ختم نبوت

www.KitaboSunnat.com

استاذ الحدیث غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ختمِ نبوّت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

المكتبة الرحمانية

۹۹-...بے ماڈل ٹاؤن-لاہور

نمبر ....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

استاذ الحدیث غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب نام

ختم نبوت

تالیف

استاذ الحدیث غلام مصطفی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

اشاعت ------------------------------- جنوری 2018ء

طبع

بیت السلام پرنٹنگ پریس

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

Tel: +92-42-37361371, 37320422 Mob: +92-321-9350001, 0320-6666123

bait.us.salam1@gmail.com www.bait-us-salam.com facebook.com/baitussalambookstor

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

1	فہرست	5
2	حرفِ خامہ	8
3	عقیدۂ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں	16
4	قرآن کریم اور ختم نبوت	17
5	عقیدۂ ختم نبوت احادیث کی روشنی میں	28
6	آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین	58
7	سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	59
8	سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	60
9	سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا	61
10	سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	62
11	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ	62
12	سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما	62
13	سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	63
14	سیدنا عبداللہ بن غزوان رضی اللہ عنہ	64
15	فہم امت	64
16	امام آجری رحمہ اللہ	64

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17	علامہ ابن حزم رحمہ اللہ	65
18	قاضی عیاض رحمہ اللہ	68
19	علامہ قرطبی رحمہ اللہ	68
20	اجماع امت	70
21	وحی منقطع ہو چکی!	79
22	سچے خواب نبوت کا جزو ہیں	84
23	سچے خواب نبوت کا جزو ہونے کا مفہوم و معنی	86
24	ختم نبوت اور قیصر و کسریٰ کی ہلاکت	98
25	امتی نبی	101
26	ایک اشتباہ	108
27	خاتم کا معنی	110
28	انتباہ!	120
29	کیا خاتم فضیلت کے معنی میں ہے؟	121
30	مسئلہ ایک لفظ کے استثنا کا	124
31	عاقب کا معنی	127
32	مقفی کا معنی	134
33	آخری اینٹ	139
34	ہر صدی میں مجدد	144
35	مہر نبوت	145

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

36	عقیدہ ختم نبوت پر وارد اعتراضات کا جائزہ	147
37	سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نبی ہونا	147
38	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان	159
39	کیا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو نبوت ملنا ممکن تھا؟	159
40	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مثال	161
41	ایک شبہ اور اس کا ازالہ	163
42	آخر الانبیا	164
43	لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ	166
44	سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے ساتھ ختم نبوت کا موازنہ	167
45	إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيٌّ	170
46	سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں	171
47	فائدہ: درمیانی وقفے سے مراد؟	172
48	بعض صوفیا اور فلاسفہ کا مذہب	173
49	امام ابن حبان رحمہ اللہ اور عقیدہ ختم نبوت	175
50	علامہ غزالی رحمہ اللہ اور ختم نبوت	181
51	ملا علی قاری رحمہ اللہ اور عقیدہ ختم نبوت	183
52	جھوٹے نبی اور اس کی تصدیق کرنے والے کا حکم	188
53	سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاتم الاولیا ہیں؟	211
54	تحریف قرآن اور عقیدہ ختم نبوت	214

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ خامہ

عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اس پر قرآن کریم، متواتر احادیث اور اجماع امت سے بہ کثرت ثبوت وشواہد موجود ہیں، قبل اس کے کہ ہم اپنے خوانندگان محترم کو اس حساس، اساسی اور اصولی بحث کے مختلف گوشہ ہائے فکر کی تہہ تک لے چلیں، چند بنیادی امور ان کے پیش نگاہ رہنے چاہییں، تا کہ بات سمجھنے میں آسانی رہے:

① قرآن کریم نے نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر تو پورے شد و مد سے کیا، لیکن آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت کا ذکر تک نہیں کیا۔

② رسول اللہ ﷺ سے پہلے جتنے انبیا مبعوث ہوئے، ہر ایک نے اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دی ہے، سیدنا عیسی علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں بشارت بایں الفاظ دی: ”میرے بعد آنے والے نبی کا نام احمد ہوگا۔“ لیکن آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ اپنے بعد کسی نبی کی بعثت کے بارے میں خبر نہیں دی، بلکہ فرمایا: ”میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ البتہ جھوٹے مدعیان نبوت کے بارے میں امت کو خبردار ضرور کیا ہے۔

③ قرآن مجید نے قیامت سے قبل وقوع پذیر ہونے والے اہم واقعات کا ذکر کیا ہے، اصول دین سے پردہ کشائی کی ہے، کسی ایسے اصول کو نظر انداز نہیں کیا، جس پر دین و دنیا کی فلاح وصلاح اور امت کی ہدایت موقوف ہو، علامات قیامت، دخان، دابۃ الارض اور یاجوج و ماجوج کے خروج کا ذکر شرح وبسط سے کیا ہے، لیکن آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت کا تذکرہ نہیں کیا، بلکہ محمد ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ احادیث مبارکہ میں نزول عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی رحمہ اللہ کے ظہور، خلفا حق کہ مجددین امت تک کا ذکر ہوا ہے، پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ یہ سب نسبتاً غیر اہم معاملات تو ذکر کر دیئے جائیں، مگر رسول اللہ ﷺ کے بعد وجود نبوت جیسا اہم اور مہتم بالشان معاملہ بیان ہی نہ کیا گیا ہو؟ بلکہ لَا نَبِيَّ بَعْدِي کی تصریح فرما کر آگاہ کر دیا گیا ہو کہ اب کسی نبی کی قطعاً کوئی گنجائش باقی نہیں۔

⑤ اسلاف امت، صحابہ وتابعین کا اجماع بھی اس بات سے انکاری ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے، زبیر بن عدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: اِصْبِرُوا، فَإِنَّهٗ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ، حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”ہم نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حجاج بن یوسف کے سخت گیر رویے کی شکایت کی، تو انہوں نے فرمایا: صبر کیجیے، اب آپ پر ہر آنے والا دور گزرے دور کی نسبت زیادہ برا ہوگا، یہاں تک کہ آپ اپنے رب سے جا ملیں گے، یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔“ (صحيح البخاري: 7068)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہ سمجھایا ہے کہ جو شخص زمانہ نبوت کے جتنا قریب ہوگا، دین میں اتنا ہی بہتر ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ بہتر ہوں گے، ان کا دینی علم وفہم بھی بہتر ہوگا، اسی لئے زمانہ نبوی اور بعد کے تین زمانوں کو خیر القرون کہا گیا ہے، خیر کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں نے دین کا جو معنی ومفہوم سمجھا، وہی حق اور سچ ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ (179ھ) فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ حَقًّا عَلَى مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَقَارٌ وَسَكِينَةٌ وَخَشْيَةٌ، وَأَنْ يَكُونَ مُتَّبِعًا لِأَثَرِ مَنْ مَضٰى قَبْلَهُ.

”دین کے طالب علم میں وقار، سکینت اور خوف خدا کا ہونا لازم ہے، نیز یہ کہ وہ اسلاف کے فہم کا پیرو ہو۔“

(الجامع لأخلاق الرّاوي وآداب السّامع للخطيب : 156/1، وسندهٗ حسنٌ)

علامہ شاطبی رحمہ اللہ (790ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَذَرَ الْحَذَرَ مِنْ مُّخَالَفَةِ الْأَوَّلِينَ! فَلَوْ كَانَ ثَمَّ فَضْلٌ مَّا لَكَانَ الْأَوَّلُونَ أَحَقَّ بِهٖ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

... أَنْ لَّا يَثْبُتَ عَنِ الْأَوَّلِينَ أَنَّهُمْ عَمِلُوا بِهٖ عَلٰى حَالٍ؛ فَهُوَ أَشَدُّ مِمَّا قَبْلَهُ، وَالْأَدِلَّةُ الْمُتَقَدِّمَةُ جَارِيَةٌ هُنَا بِالْأَوْلٰى، وَمَا تَوَهَّمَهُ الْمُتَأَخِّرُونَ مِنْ أَنَّهُ دَلِيلٌ عَلٰى مَا زَعَمُوا لَيْسَ بِدَلِيلٍ عَلَيْهِ أَلْبَتَّةَ؛ إِذْ لَوْ كَانَ دَلِيلًا عَلَيْهِ؛ لَمْ يَعْزُبْ عَنْ فَهْمِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ ثُمَّ يَفْهَمُهُ هٰؤُلَاءِ، فَعَمَلُ الْأَوَّلِينَ كَيْفَ كَانَ مُصَادِمٌ لِمُقْتَضٰى هٰذَا الْمَفْهُومِ وَمُعَارِضٌ لَّهُ، وَلَوْ كَانَ تَرْكَ الْعَمَلِ؛ فَمَا عَمِلَ بِهِ الْمُتَأَخِّرُونَ مِنْ هٰذَا الْقِسْمِ مُخَالِفٌ لِإِجْمَاعِ الْأَوَّلِينَ، وَكُلُّ مَنْ خَالَفَ الْإِجْمَاعَ؛ فَهُوَ مُخْطِئٌ، وَأُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ، فَمَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنْ فِعْلٍ أَوْ تَرْكٍ؛ فَهُوَ السُّنَّةُ وَالْأَمْرُ الْمُعْتَبَرُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَهُوَ الْهُدٰى، وَلَيْسَ ثَمَّ إِلَّا صَوَابٌ أَوْ خَطَأٌ؛ فَكُلُّ مَنْ خَالَفَ السَّلَفَ الْأَوَّلِينَ فَهُوَ عَلٰى خَطَأٍ، وَهٰذَا كَافٍ.

''اسلاف کی مخالفت سے بچ جایئے، اسلاف مخالف رائے میں اگر فضیلت ہوتی، تو ضرور وہ اس رائے کو اختیار کر لیتے۔

...جو کام متقدمین سے کسی طور ثابت نہ ہو، اس کا نہ کرنا ہی اولیٰ ہے، متاخرین، سلف سے ہٹ کر جس بات کو دلیل خیال کر لیتے ہیں، وہ سرے سے دلیل ہوتی ہی نہیں ہے، کیوں کہ وہ اگر دلیل ہوتی، تو صحابہ و تابعین کے فہم سے کبھی مخفی نہ رہتی۔ سلف کا عمل کسی نص کے اصل مدعا سے معارض بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ سلف نے جو عمل نہ کیا ہو، متاخرین وہ عمل کریں گے تو اس سے اجماع کی مخالفت لازم آئے گی اور اجماع کا ہر مخالف خطا پر ہوتا ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کبھی بھی گمراہی پر متفق نہیں ہو سکتی۔ اسلاف نے جس کام کو سر انجام دیا ہے یا جس سے رک گئے ہیں، وہی معتبر سنت اور راہ ہدایت ہے، ہر عمل میں درستی اور خطا کا احتمال ہوتا ہے، لیکن سلف کے مخالف عمل کے خطا ہونے میں کوئی شبہ ہی نہیں ہے۔''

(المُوافقات في أصول الأحكام :3/280-281)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمَقْصُودُ أَنَّ مِثْلَ هٰؤُلَاءِ اعْتَقَدُوا رَأْيًا ثُمَّ حَمَلُوا أَلْفَاظَ الْقُرْآنِ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لَهُمْ سَلَفٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ وَّلَا مِنْ أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ لَا فِي رَأْيِهِمْ وَلَا فِي تَفْسِيرِهِمْ وَمَا مِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَفْسِيرٍ مِّنْ تَفَاسِيرِهِمُ الْبَاطِلَةِ إِلَّا وَبُطْلَانُهُ يَظْهَرُ مِنْ وُّجُوهٍ كَثِيرَةٍ .

''مقصود یہ ہے کہ اس طرح کے لوگ پہلے ایک رائے قائم کرتے ہیں، پھر اس پر قرآن کے الفاظ منطبق کر دیتے ہیں، حالاں کہ ان سے پہلے صحابہ، تابعین اور ائمہ مسلمین نے نہ یہ بات کہی ہوتی ہے اور نہ ایسی تفسیر کی ہوتی ہے، ان لوگوں کی تفاسیر کا بطلان کئی وجوہ سے ظاہر و باہر ہے۔''

(مجموع الفتاوی :13/358)

علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ (744ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَجُوزُ إِحْدَاثُ تَأْوِيلٍ فِي آيَةٍ أَوْ سُنَّةٍ لَّمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ السَّلَفِ وَلَا عَرَفُوهُ وَلَا بَيَّنُوهُ لِلْأُمَّةِ، فَإِنَّ هٰذَا يَتَضَمَّنُ أَنَّهُمْ جَهِلُوا الْحَقَّ فِي هٰذَا وَضَلُّوا عَنْهُ، وَاهْتَدٰى إِلَيْهِ هٰذَا الْمُعْتَرِضُ الْمُسْتَأْخِرُ، فَكَيْفَ إِذَا كَانَ التَّأْوِيلُ يُخَالِفُ تَأْوِيلَهُمْ وَيُنَاقِضُهُ، وَبُطْلَانُ هٰذَا التَّأْوِيلِ أَظْهَرُ مِنْ أَنْ يُّطْنَبَ فِي رَدِّهٖ، وَإِنَّمَا نُنَبِّهُ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّنْبِيهِ .

''جائز نہیں کہ کسی آیت کی تفسیر یا سنت کی تفہیم میں ایسی رائے کا انتخاب کیا جائے، جو رائے سلف کے زمانے میں نہ ملتی ہو، نہ انہوں نے امت کے لئے اسے بیان کیا ہو۔ اس رائے کو درست ماننے کا مطلب ہے کہ سلف حق کو سمجھ نہیں پائے، وہ گمراہ رہ گئے اور بعد میں آنے والا معترض ہدایت پا گیا، سلف کی مخالف تفسیر کا بطلان واضح ہے، اسے قبول نہیں کیا جا سکتا، نہ اس کے تفصیلی رد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہے، لیکن ہم یہاں تنبیہ کر دینا چاہتے ہیں۔''

(الصّارم المُنكي في الرّد على السُّبكي : 318)

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ اور لَا نَبِيَّ بَعْدِي کا ایسا معنی ومفہوم غیر معتبر ہوگا، جو ائمہ اسلام کے متفقہ فہم کے خلاف ہو، کوئی وجہ ہی نہیں کہ اسے قبول کیا جائے۔

﴿٦﴾ قیامت کے نزدیک جب عیسی علیہ السلام کا نزول ہو گا تو آپ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اتباع کریں گے، حالاں کہ وہ اللہ کے سچے نبی ہیں، اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی بعثت ممکن نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوئ نبوت درحقیقت اللہ، رسول اور قرآن سے استہزا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (التوبة : 65)

''(نبی!) کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ استہزا کرتے تھے؟ عذر پیش نہ کرو، تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔''

ثابت ہوا کہ جو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرے، وہ جھوٹا ہے، کیوں کہ اس کے پاس اپنے دعوی پر کوئی دلیل نہیں، وہ قرآن وحدیث اور اجماع امت کے مخالف ہے، اس سے نبوت کی دلیل نہیں مانگی جائے گی، وہ کافر، مرتد، کذاب اور دجال ہے، ہاں لوگوں پر اس کا دجل وفریب واضح کرنے کے لئے کہا جائے گا کہ اپنی نبوت پر دلیل پیش کرو۔ بطور فائدہ یاد رہے کہ انبیا کی عطر بیز دعوت اور متنبی کی بدبودار دعوت میں مشرقین کا بعد ہوتا ہے، یہ بات نہایت آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے اور واقفان حال سمجھ لیتے ہیں۔

شریعت اسلامیہ میں امتی نبی یا ظلی وبروزی نبی کا کوئی تصور نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری نبی ہیں، جیسا کہ قرآن، حدیث، سلف صالحین اور ائمہ لغت کے متفقہ فہم سے ثابت ہے۔فرمایا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

”میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

نیز فرمایا:

إِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ۔ ”بلاشبہ میں ہی آخری نبی ہوں۔“

ان احادیث میں خاتم النّبیین کی تفسیر لَا نَبِيَّ بَعْدِي اور آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ کے الفاظ سے کی گئی ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا مطلق انکار ہے، کوئی نبی نہیں، ظلی نہ بروزی۔ آپ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، اب کسی پر وحی نبوت نہیں آسکتی۔

خاتم النبیین کا یہ مطلب صریح باطل ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس پر نبوت کی مہر لگا دیں، وہ امتی نبی ہوگا۔ نصوص قرآن وسنت، اجماع امت، علمائے امت اور ائمہ لغت کسی نے اس لفظ کا یہ معنی بیان نہیں کیا، اب اگر کوئی یہ معنی بیان کرتا ہے تو مطلب ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام اور تمام امت کو اس معنی کا ادراک نہیں ہوسکا اور ان صاحب کو ہو گیا ہے، لیکن:

ایں خیال است ومحال است وجنوں

علامہ غزالی رحمہ اللہ (505ھ) لکھتے ہیں:

”اجماع امت نے اس لفظ لَا نَبِيَّ بَعْدِي اور دیگر دلائل سے یہ بات سمجھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد کسی بھی دور میں نبوت یا رسالت کے امکان کی کلی نفی کر دی ہے۔ اس میں کوئی تاویل یا تخصیص نہیں کی جاسکتی، اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر اجماع کا منکر ہے۔" (الاقتصاد في الاعتقاد : 137)

اللہ کریم کا انتہائی فضل و کرم ہے کہ اس نے اس ذرہ ناچیز کو محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے دلکش یواقیت و جواہر کو لفظوں میں پرولنے کی توفیق بخشی، جس پہ جتنا شکر سپاس بجا لایا جائے، کم ہے۔ ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے تلمیذ ارشد، ابوالوفا محمد حماد اثری ﷾ کا شکریہ ادا نہ کروں، جنہوں نے اس کاوش میں لحظہ بہ لحظہ میرا ہاتھ بٹایا، اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی صلاحیتوں کا پاسبان ہو۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو شرف قبولت عطا فرمائے اور بھولی بھٹکی مخلوق کے لئے ہدایت کا باعث بنائے۔ آمین!

الداعی الی الخیر

(استاذ الحدیث) غلام مصطفی ظہیر امن پوری

0300-5482125

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے انبیا بھیجنے کا وعدہ کیا تھا، وہ پورا کر دیا ہے، محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کی نبوت قیامت تک لئے ہے، آپ کے بعد کوئی ظلی یا بروزی نبی نہیں آسکتا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُ قَدْ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ رَسُولَهُ مُحَمَّدًا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَلَا رَسُولَ بَلْ هُوَ الْمُعَقِّبُ لِجَمِيعِهِمْ .

''اللہ نے انسانوں کی طرف اپنے رسول محمد ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا، آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے، نہ رسول، آپ سب انبیا کے آخر میں آئے ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر :70/3)

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (792ھ) لکھتے ہیں:

فَالْوَاجِبُ اتِّبَاعُ الْمُرْسَلِينَ، وَاتِّبَاعُ مَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، وَ قَدْ خَتَمَهُمُ اللَّهُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَهُ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ، وَجَعَلَ كِتَابَهُ مُهَيْمِنًا عَلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ كُتُبِ السَّمَاءِ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ، وَجَعَلَ دَعْوَتَهُ عَامَّةً لِجَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ : الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، بَاقِيَةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَانْقَطَعَتْ بِهِ حُجَّةُ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ، وَقَدْ بَيَّنَ اللَّهُ بِهِ كُلَّ شَيْءٍ .

''رسولوں اوران پر نازل کی گئی کتابوں کا اتباع واجب ہے، اللہ نے رسولوں کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سلسلہ محمد ﷺ پر ختم کر دیا ہے اور آپ ﷺ کو آخری نبی بنایا ہے، آپ ﷺ کی کتاب کو دوسری کتب سماویہ پر گواہ بنایا ہے۔ آپ ﷺ پر کتاب وحکمت کا نزول کیا ہے، آپ ﷺ کی دعوت کو قیامت تک تمام جن وانس کے لئے عام کیا ہے۔ آپ ﷺ کے ذریعے اللہ نے بندوں کی حجت پوری کر دی، جو اللہ کے ذمہ تھی اور آپ ﷺ کے ذریعے ہر چیز کو بیان کر دیا ہے۔"

(شرح العقيدة الطّحاوية : ص 73)

قرآن کریم اور ختم نبوت:

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (سبأ : 28)

" ہم نے آپ کو تمام انسانیت کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

❂ قاضی عیاض (544ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهُ أُرْسِلَ كَافَّةً لِلنَّاسِ وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى حَمْلِ هٰذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِهِ.

"بلاشبہ نبی کریم ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے مبعوث کیا گیا۔ امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر محمول ہے۔" (الشفا :2/271)

یہ ایک کلیہ ہے کہ نبی کریم ﷺ تا قیامت تمام انسانیت کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں، اس کا واضح مطلب ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام طبری رحمہ اللہ (310ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

يَقُولُ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ : وَمَآ أَرْسَلْنَاكَ يَا مُحَمَّدُ، إِلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُشْرِكِينَ بِاللّٰهِ مِنْ قَوْمِكَ خَاصَّةً، وَلٰكِنَّا أَرْسَلْنَاكَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ أَجْمَعِينَ؛ الْعَرَبِ مِنْهُمْ وَالْعَجَمِ، وَالْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، بَشِيرًا مَّنْ أَطَاعَكَ، وَنَذِيرًا مَّنْ كَذَّبَكَ، وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ كَذٰلِكَ إِلٰى جَمِيعِ الْبَشَرِ.

”فرمان باری تعالیٰ ہے کہ اے محمد (ﷺ)! ہم نے آپ کو صرف مشرکین قریش کی طرف ہی نہیں، بلکہ عرب وعجم، گوروں، کالوں اور پوری انسانیت کی طرف مبعوث کیا ہے، اپنی اطاعت کرنے والوں کو خوشخبری دیجیے اور جھٹلانے والوں کو ڈرائیے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔“ (تفسير الطّبري : 19/288، ط هجر)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

لَمَّا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا إِلٰى جَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ جِنِّهِمْ وَإِنْسِهِمْ، عَرَبِهِمْ وَعَجَمِهِمْ، وَهُوَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، كَانَ مِنْ نِّعْمَةِ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ، وَمِنْ تَمَامِ حُجَّتِهٖ عَلٰى خَلْقِهٖ أَنْ تَكُونَ آيَاتُ نُبُوَّتِهٖ وَبَرَاهِينُ رِسَالَتِهٖ مَعْلُومَةً لِّكُلِّ الْخَلْقِ الَّذِينَ بُعِثَ إِلَيْهِمْ.

”محمد ﷺ جن وانس اور عرب وعجم سب کے لیے رسول اور خاتم الانبیا بن کر تشریف لائے ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، یہ اللہ کا اپنے بندوں پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام ہے۔ اس نے آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل و براہین بیان کر کے تمام مخلوق پر حجت تمام کر دی ہے۔'' (الحواب الصّحيح : 405/5)

نیز فرماتے ہیں:

لَا بُدَّ فِي الْإِيمَانِ مِنْ أَنْ تُؤْمِنَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَأَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ إِلَى جَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ؛ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، خَلْقِهِ، فِي تَبْلِيغِ أَمْرِهِ وَنَهْيِهِ، وَوَعْدِهِ وَوَعِيدِهِ، وَحَلَالِهِ وَحَرَامِهِ، فَالْحَلَالُ مَا أَحَلَّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَالدِّينُ مَا شَرَعَهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنِ اعْتَقَدَ أَنَّ لِأَحَدٍ مِّنَ الْأَوْلِيَاءِ طَرِيقًا إِلَى اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ مُتَابَعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَهُوَ كَافِرٌ مِّنْ أَوْلِيَاءِ الشَّيْطَانِ.

''مومن ہونے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ محمد ﷺ کے خاتم الانبیا ہونے کا عقیدہ رکھیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام جنوں اور انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا، تا کہ اس کے اوامر و نواہی، وعد و وعید اور حلال و حرام ان تک پہنچا دیں۔ چنانچہ حلال وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا اور دین وہی ہے، جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع کیا ہو۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کسی ولی کے پاس محمد ﷺ کی اطاعت کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا کوئی راستہ ہے، وہ کافر ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کا دوست ہے۔“

(الفُرقان بين أولياء الرّحمان وأولياء الشّيطان، ص : 21)

۲ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿قُلْ يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾

(الأعراف:158)

”(نبی!) کہہ دیجئے کہ میں آپ سب کے لئے اللہ کا رسول ہوں۔“

۞ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

يَقُولُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ وَرَسُولِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلْ يَا مُحَمَّدُ : يَاأَيُّهَا النَّاسُ، وَهٰذَا خِطَابٌ لِلْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ، وَالْعَرَبِيِّ وَالْعَجَمِيِّ، إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا، أَيْ جَمِيعُكُمْ، وَهٰذَا مِنْ شَرَفِهٖ وَعَظَمَتِهٖ أَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَأَنَّهٗ مَبْعُوثٌ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً.

”اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور رسول محمد ﷺ سے فرماتا ہے: محمد (ﷺ)! فرما دیجیے کہ لوگو! میں آپ سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ یہ خطاب سرخ وسیاہ اور عربی وعجمی سب کے لیے ہے۔ یہ آپ ﷺ کا شرف اور عظمت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔“

(تفسير ابن كثير : 489/3، ت سلامة)

۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ (الأحزاب: 40)

”محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔“

مفسر ابن عطیہ رحمہ اللہ (541ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ عِنْدَ جَمَاعَةِ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ خَلَفًا وَّسَلَفًا مُّتَلَقَّاةٌ عَلَى الْعُمُومِ التَّامِّ مُقْتَضِيَةٌ نَّصًّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”علمائے سلف وخلف کے نزدیک یہ الفاظ عام ہیں اور واضح نص ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (تفسير ابن عطية : 388/4)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (310ھ) لکھتے ہیں:

خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، الَّذِي خَتَمَ النُّبُوَّةَ فَطُبِعَ عَلَيْهَا، فَلَا تُفْتَحُ لِأَحَدٍ بَّعْدَهُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ.

”نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ نے نبوت ختم کر دی، اس پر مہر لگا دی گئی ہے، اب قیامت تک کسی کے لئے کھولی نہیں جائے گی۔“

(تفسير الطّبري : 121/19)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ : ﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ كَقَوْلِهِ : ﴿اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (الْأَنْعَامِ : 124) فَهٰذِهِ الْآيَةُ نَصٌّ فِي أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَإِذَا كَانَ لَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَبِيَّ بَعْدَهٗ فَلَا رَسُولَ بَعْدَهٗ بِطَرِيقِ الْأَوْلٰى وَالْأَحْرٰى؛ لِأَنَّ مَقَامَ الرِّسَالَةِ أَخَصُّ مِنْ مَّقَامِ النُّبُوَّةِ، فَإِنَّ كُلَّ رَسُولٍ نَبِيٌّ، وَلَا يَنْعَكِسُ، وَبِذٰلِكَ وَرَدَتِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيثِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ.

"فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا﴾ "لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔" بھی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾ "اللہ بخوبی جانتا ہے کہ رسالت کسے سونپے؟" کی طرح ہے۔ یہ آیت نص ہے کہ جناب محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، تو آپ کے بعد کوئی رسول کیسے ہوسکتا ہے، مقام رسالت اور مقام نبوت میں عموم وخصوص مطلق ہے، ہر رسول نبی ہوتا ہے، لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ مسئلہ ختم نبوت پر رسول اللہ ﷺ سے متواتر احادیث موجود ہیں، جو صحابہ کی ایک جماعت نے بیان کی ہیں۔"

(تفسیر ابن کثیر : 428/6)

محمد ﷺ کی نبوت ورسالت عام ہے، آپ کا دین جامع، عام فہم اور ہر قسم کے رد وبدل سے محفوظ ہے، آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا گیا ہے، جس کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اس آیت کریمہ میں اللہ نے اپنی صفت علم کا ذکر کیا ہے، اس میں ایک لطیف نکتہ ہے، اللہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ قیامت تک کے لیے وحی کی جتنی ضرورت تھی، وہ ہمارے علم میں ہے اور اس کا بیان ہم نے تنصیصا وتعلیلا محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کر دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''خاتم'' کا لفظ دو طرح پڑھا جاتا ہے:

(1) ایک تاء کے کسرہ کے ساتھ، اس میں دو معانی کا احتمال ہے:

ا۔ اسم فاعل ہو، تو ''خاتم'' کا معنی ہوگا: ''ختم کرنے والا''

۲۔ اسم آلہ خلاف قیاس ہو، جس کا معنی ہوگا: ''ختم کا آلہ'' یعنی آپ کے ساتھ نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ (310ھ) لکھتے ہیں:

بِكَسْرِ التَّاءِ خَاتِمُ النَّبِيِّينَ، بِمَعْنٰى أَنَّهُ خَتَمَ النَّبِيِّينَ.

''تاء کے کسرہ سے خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔'' (تفسير الطّبري : 22/12، 13)

(2) لفظ خاتم اگر تاء کے فتحہ سے پڑھیں، تو اسم آلہ کے معنی میں ہوگا، تب اس کے دو معنی ہوں گے:

ا۔ آخر، یعنی آخری نبی، سب سے پیچھے آنے والے۔

۲۔ آپ ﷺ بمنزلہ مہر ہیں۔ اب نبوت پر مہر لگا دی گئی ہے۔

خاتم کے معنی مہر کے ہوں یا آخر کے یا ختم کرنے والے کے، ہر صورت میں اس کا مفہوم یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ اس میں نبوت کی کوئی تخصیص نہیں کہ وہ اصلی ہو یا ظلی و بروزی، تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔ بالفرض اگر غیر تشریعی نبوت کا وجود ہو، تو وہ بھی ختم ہے۔ اگر اس کا وجود ہی نہیں، تو وہ پہلے سے ہی معدوم ہے، پھر اس کے ختم ہونے کا کوئی معنی نہیں۔ احادیث صحیحہ اور اجماع امت اس معنی کی تائید کرتا ہے۔ (ختم نبوت از محدث گوندلوی، ص 17۔18)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی کہے کہ خاتم النبیین میں الف لام استغراق کے لیے نہیں، بلکہ ایسا الف لام ہے، جیسے ﴿وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ﴾ میں ہے۔ یہ الف لام استغراقی نہیں، کیوں کہ سارے نبی قتل نہیں ہوئے۔

تو عرض ہے کہ جمع مذکر سالم پر اگر الف لام آئے، تو دراصل وہ جمیع افراد کے لیے ہی ہوتا ہے، جیسے رب العالمین کا معنی ہے: سارے جہانوں کا رب۔

اگر قرینہ پایا جائے، تو اس سے بعض افراد مراد لیے جا سکتے ہیں، آیت ﴿وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ﴾ میں تین قرینے ہیں، جن سے لفظ ''النبیین'' کی تخصیص ہو جاتی ہے:

① لفظ قتل، کیونکہ قرآن مجید میں بعض نبیوں کے قتل کا ذکر ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ﴾ ''ایک فریق کو تم قتل کرتے تھے۔''

حقیقت بھی یہی ہے کہ بعض نبی قتل ہوئے ہیں۔ یہ قرینہ حسی اور پہلا لفظی ہے۔

② یہود کا فاعل ہونا، کیوں کہ یہود صرف انہی نبیوں کو قتل کر سکتے تھے، جو نبی ان میں مبعوث ہوئے۔

③ بعض انبیا کے غیر مقتول ہونے کا ذکر۔

یہ تین قرائن دلالت کرتے ہیں کہ یہاں بعض نبی مراد ہیں، جب کہ ''خاتم النبیین'' میں بعض انبیا مراد لینے کا کوئی قرینہ نہیں، یہاں تمام انبیا ہی مراد ہیں۔

ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ اب جو نبوت کا مدعی ہو یا محمد ﷺ کے بعد نبی کا پیدا ہونا ممکن سمجھے، وہ بالاتفاق کافر ہے۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (456ھ) لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا مَنْ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ فُلَانٌ لِإِنْسَانٍ بِعَيْنِهِ أَوْ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحِلُّ فِي جِسْمٍ مِّنْ أَجْسَامِ خَلْقِهِ أَوْ إِنَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا غَيْرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ لَا يَخْتَلِفُ اثْنَانِ فِي تَكْفِيرِهِ لِصِحَّةِ قِيَامِ الْحُجَّةِ بِكُلِّ هٰذَا عَلٰى كُلِّ أَحَدٍ .

”جو کہے کہ اللہ فلاں شخص کے روپ میں ہے یا کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے یا کہے کہ محمد ﷺ کے بعد سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے علاوہ کوئی اور نبی بھی آ سکتا ہے، تو اس کے کفر میں (اہل اسلام میں سے) دو انسانوں کا بھی اختلاف نہیں، کیوں کہ ان تمام عقائد کی حجت ہر شخص پر قائم ہو چکی ہے۔“ (الفِصَل في المِلَل والأهواء والنِّحَل : 3/139)

قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

كَذٰلِكَ مَنِ ادَّعٰى نُبُوَّةَ أَحَدٍ مَّعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْدَهُ كَالْعِيسَوِيَّةِ مِنَ الْيَهُودِ الْقَائِلِينَ بِتَخْصِيصِ رِسَالَتِهِ إِلَى الْعَرَبِ وَكَالْخُرَّمِيَّةِ الْقَائِلِينَ بِتَوَاتُرِ الرُّسُلِ وَكَأَكْثَرِ الرَّافِضَةِ الْقَائِلِينَ بِمُشَارَكَةِ عَلِيٍّ فِي الرِّسَالَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهُ فَكَذٰلِكَ كُلُّ إِمَامٍ عِنْدَ هٰؤُلَاءِ يَقُومُ مَقَامَهُ فِي النُّبُوَّةِ وَالْحُجَّةِ وَكَالْبَزِيغِيَّةِ وَالْبَيَانِيَّةِ مِنْهُمُ الْقَائِلِينَ بِنُبُوَّةِ بَزِيغٍ وَبَيَانٍ وَأَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ أَوْ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ لِنَفْسِهِ أَوْ جَوَّزَ اكْتِسَابَهَا وَالْبُلُوغَ بِصَفَاءِ الْقَلْبِ إِلٰى مَرْتَبَتِهَا كَالْفَلَاسِفَةِ وَغُلَاةِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُتَصَوِّفَةِ وَكَذٰلِكَ مَنِ ادَّعٰى مِنْهُم أَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ يَدَّعِ النُّبُوَّةَ أَوْ أَنَّهُ يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَيُعَانِقُ الْحُورَ الْعِيْنِ فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُم كُفَّارٌ مُّكَذِّبُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ أَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَأَخْبَرَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَأَنَّهُ أُرْسِلَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى حَمْلِ هٰذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَأَنَّ مَفْهُومَهُ الْمُرَادَ بِهٖ دُونَ تَأْوِيلٍ وَّلَا تَخْصِيصٍ فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِ هٰؤُلَاءِ الطَّوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعًا إِجْمَاعًا وَّسَمْعًا.

”اسی طرح جو شخص نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں یا اس کے بعد نبوت میں کسی کو شریک قرار دے، وہ کافر ہے۔ یہود کا عیسویہ فرقہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت خطۂ عرب کے ساتھ خاص ہے۔ فرقہ خرمیہ کہتا ہے کہ رسول متواتر آتے رہیں گے۔ روافض کی اکثریت کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کی رسالت میں شریک ہیں، اسی طرح ان کے نزدیک ان کا ہر امام نبوت و حجت میں نبی کریم ﷺ کے قائم مقام ہے۔ بزیغیہ اور بیانیہ فرقے بزیغ اور بیان نامی اشخاص کی نبوت کے قائل ہیں یہ سب لوگ کافر ہیں۔ اسی طرح وہ بھی کافر ہے جس نے خود نبوت کا دعوی کیا یا فلاسفہ اور غالی صوفیوں کی طرح دل کی صفائی سے نبوت کے اکتساب اور نبوت کے مرتبہ تک پہنچنے کو جائز سمجھا، وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو نبوت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعی نہ ہو مگر خود پر وحی کے نزول کا دعوی کرتا ہو، یا کہتا ہو کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے، جنت میں داخل ہوتا ہے اور اس کے پھل کھاتا ہے اور حور عین سے معانقہ کرتا ہے، اس قسم کے نظریات رکھنے والے تمام لوگ کافر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں، حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ پوری انسانیت کی طرف مبعوث ہیں۔ یہ کلام اپنے ظاہری معنی پر محمول ہوگا، اس پر امت کا اجماع ہے۔ اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں۔ پس مذکورہ بالا فرقوں کے کفر میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اجماع اور قرآن و سنت کے دلائل سے یہ لوگ دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔"

(الشِّفا بتعريف حقوق المُصطفٰى : 2/285، 286)

علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ (1270ھ) لکھتے ہیں:

كَوْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَأَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ، فَيُكَفَّرُ مُدَّعِي خِلَافِهٖ وَيُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ.

"جناب محمد ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان عقائد میں سے ہے، جنہیں قرآن نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے، سنت نے واشگاف کیا ہے اور امت نے اس پر اتفاق کیا ہے، لہٰذا اس کے خلاف دعوی کرنے والا کافر قرار دیا جائے گا اور اگر اس دعوے پر اصرار کرے، تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔"

(رُوح المَعاني : 22/32، 39)

نوٹ: لفظ خاتم پر مفصل بحث آئندہ اوراق میں لکھی جائے گی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ ختمِ نبوت احادیث کی روشنی میں

متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ أَخْبَرَ تَعَالٰی فِي كِتَابِهٖ وَرَسُولُهٗ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، لِيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعٰی هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهٗ، فَهُوَ كَذَّابٌ، أَفَّاكٌ، دَجَّالٌ، ضَالٌّ، مُضِلٌّ.

”اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے متواتر احادیث میں بتلایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، مقصد ہمیں یہ سمجھانا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا، جھوٹا، مفتری اور دجال ہے، وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔“ (تفسير ابن كثير : 6/430)

1 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ، وَإِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ، فَيَكْثُرُونَ.

”بنی اسرائیل کی سیاست انبیا علیہم السلام کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہوتا، تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا، مگر (سن لیجئے) میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفا ہوں گے اور بکثرت ہوں گے۔“

(صحيح البخاري : 3455، صحيح مسلم : 1842)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا، فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

”کسی نے ایک حسین وجمیل گھر بنایا، لیکن ایک کھدرے میں اینٹ بھر جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے اردگرد گھومتے، اس کی عمدگی پر حیرت کا اظہار کرتے اور کہتے کہ اینٹ کی جگہ پُر کیوں نہ کر دی گئی؟ یہی مثال قصر نبوت کی ہے، اس کی آخری اینٹ میں ہوں اور پہلی اینٹیں سابقہ انبیا ہیں، میرے بعد نبوت کا سلسلہ ختم اور میں خاتم النبیین ہوں۔“

(صحيح البخاري: 3535، صحيح مسلم: 22/2286)

3 سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

”وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں، میں نے آکر انبیا کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا۔“

(صحيح مسلم: 2287)

ایک روایت میں ہے:

أَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، خُتِمَ بِيَ الْأَنْبِيَاءُ.

”وہ اینٹ کی جگہ میں ہوں، انبیا کا سلسلہ مجھ پر ختم ہو گیا ہے۔“

(مسند الطيالسي: 1894، وسندهٗ صحيحٌ كالشمس وضوحاً)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ عراقی رحمہ اللہ (806ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا كَوْنُهُ خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّونَ فَمَعْنَاهُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَبْعَثُ بَعْدَهُ نَبِيًّا.

''نبی کریم ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہونے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں کرے گا۔'' (طرح التثریب : 112/2)

علامہ احمد قسطلانی رحمہ اللہ (923ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ تَشْرِيفِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَتْمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ بِهِ، وَإِكْمَالُ الدِّينِ الْحَنِيفِ لَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، وَرَسُولُهُ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ، أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، لِيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعٰى هٰذَا الْمَقَامَ بَعْدَهُ فَهُوَ كَذَّابٌ أَفَّاكٌ دَجَّالٌ ضَالٌّ مُضِلٌّ، وَلَوْ تَحَذَّقَ وَتَشَعْبَذَ، وَأَتٰى بِأَنْوَاعِ السِّحْرِ وَالطَّلَاسِمِ وَالنِّيْرَنْجِيَاتِ، فَكُلُّهَا مُحَالٌ وَّضَلَالَةٌ عِنْدَ أُولِي الْأَلْبَابِ، وَلَا يَقْدَحُ فِي هٰذَا نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَهُ، لِأَنَّهُ إِذَا نَزَلَ كَانَ عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهَاجِهِ، مَعَ أَنَّ الْمُرَادَ : أَنَّهُ آخِرُ مَنْ نُبِّئَ . قَالَ أَبُو حَيَّانَ : وَمَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَّا تَنْقَطِعُ، أَوْ إِلٰى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ، فَهُوَ زِنْدِيقٌ يَّجِبُ قَتْلُهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''اللہ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا، یہ اللہ کی طرف سے آپ کے لئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعزاز ہے اور دین حنیف کی تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے متواتر احادیث میں بتلایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، مقصد ہمیں یہ سمجھانا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا، جھوٹا، مفتری اور دجال ہے، وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ اب وہ ہزار شعبدہ بازیاں کرے، قسم ہا قسم کے جادو، طلسم اور جھاڑ پھونک کرے، اسے کذاب ودجال ہی سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اہل عقل وخرد کے نزدیک محمد ﷺ کے بعد نبوت کا وجود ناممکن ہے۔ ختم نبوت کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخری انسان ہیں جن پر وحی نازل ہوئی۔ اور ہاں! سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول سے ختم نبوت کے عقیدے پر زد نہیں آتی، کیوں کہ وہ آپ ﷺ کے دین اور منہج پر نازل ہوں گے۔ ابو حیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو شخص نبوت کو ایک کسبی امر قرار دے کر جاری سمجھتا ہے یا ولی کو نبی سے افضل سمجھتا ہے، وہ زندیق واجب القتل ہے، واللہ اعلم۔"

(المَواهب اللّدنيّة : 546/2)

4 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ، أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَّمَسْجِدًا وَّأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ .

"مجھے چھ چیزوں میں انبیا علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے۔ جامع کلمات عطا کیے گئے ہیں، رعب کے ساتھ میری نصرت کی گئی ہے، میں (اور میری امت)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری زمین پر کہیں بھی نماز ادا کر سکتے ہیں اور اس سے تیمم کر سکتے، میں پوری دنیا کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور مجھ پر انبیا کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔" (صحیح مسلم : 522)

5 سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

"میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے کفر کو ختم کیا جائے گا، میں حاشر ہوں کہ میرے بعد حشر برپا ہوگا، میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(صحيح البخاري :3532، صحيح مسلم : 2354، واللّفظ له)

امام سفیان بن عیینہ کی متابعت صحیح بخاری (4896) میں شعیب بن ابی حمزہ صحیح مسلم (2354) میں یونس بن یزید ایلی اور امام مالک (1400/2، صحیح بخاری:3532) نے کی ہے، نیز امام سفیان بن عیینہ نے مسند حمیدی (565) اور امام زہری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری (4896) میں سماع کی تصریح کی ہے۔

دوسرے یہ کہ بخاری و مسلم کی تمام مدلس روایات سماع پر محمول ہیں۔

6 سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً، فَقَالَ : أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ اپنے مبارک نام ہمیں بتایا کرتے تھے، فرماتے: میں محمد ہوں، میں مقفی (سب سے پیچھے آنے والا، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو) ہوں، میں حاشر ہوں، میں توبہ اور رحمت والا نبی ہوں۔“

(صحيح مسلم: 126/1355)

یہ حدیث اس عقیدے پر دلیل ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت برپا ہو جائے گی، لیکن آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) لکھتے ہیں:

... إِشَارَةً إِلٰى أَنَّهُ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَّلَا شَرِيعَةٌ فَلَمَّا كَانَ لَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّتِهِ لِأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ نُسِبَ الْحَشْرُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ يَقَعُ عَقِبَهُ.

”اس حدیث میں اشارہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی یا شریعت نہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو ظاہر ہے کہ آپ کے بعد کوئی امت بھی نہیں ہوگی، آپ کے بعد تو حشر برپا ہوگا، اسی لئے حشر کی نسبت آپ کی طرف کی گئی ہے۔“ (فتح الباري شرح صحيح البخاري: 557/6)

7 سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

”میری امت میں تیس بڑے کذاب پیدا ہوں گے اور وہ سب نبوت کا دعوی کریں گے، لیکن میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(مسند الإمام أحمد: 278/5، سنن أبي داوٗد: 4252، سنن الترمذي: 2219،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ماجه : 3952، المستدرك للحاكم : 450/4، وسندهٗ صحیح، وأصله في مسلم : 1920، 2889)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

یہ حدیث نص صریح ہے کہ ''خاتم النبیین'' ''لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے معنی میں ہے۔

8 سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ .

''قیامت سے قبل کذاب لوگ آئیں گے، ان سے بچ رہئے گا۔''

(صحيح مسلم : 1822)

9 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِّنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ رَسُولُ اللّٰهِ .

''جب تک تیس بڑے دجال اور کذاب نبوت کا دعوی نہیں کریں گے، قیامت قائم نہیں ہوگی۔'' (صحيح البخاري : 3609)

10 سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ .

''قیامت سے پہلے کذاب آئیں گے۔''

(مسند البزّار (كشف الأستار) : 3374، وسندهٗ حسنٌ)

11 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً رسالت و نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، اب میرے بعد کوئی رسول ہے، نہ ہی کوئی نبی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 53/11، مسند الإمام أحمد : 268/3، ح : 13860، سنن الترمذي : 2272، مسند أبي يعلى نقلا عن تخريج أحاديث الكشّاف للزيلعي : 136/2، المستدرك للحاكم : 391/3، اتّحاف المهرة لابن حجر : 1809 وسندهٗ صحيحٌ)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح غریب'' اور امام حاکم رحمہ اللہ نے امام مسلم کی شرط پر ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

(ا) مختار بن فلفل جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں، صحیح مسلم کے راوی ہیں۔

امام یحییٰ بن معین (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: 310/8) امام عجلی (تاریخ الثقات: 45/15) امام یعقوب بن سفیان (المعرفۃ والتاریخ: 151/3) امام احمد بن حنبل (سوالات الاثرم: 83) امام ابن حبان (الثقات: 429/5) امام ابن شاہین (تاریخ اسماء الثقات: 95/13) اور حافظ ذہبی (الکاشف: 248/2) وغیرہم رحمہم اللہ نے ''ثقہ'' کہا ہے۔

امام ابوعوانہ رحمہ اللہ (303) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1715) وغیرہ نے ان کی احادیث کی تصحیح کر کے توثیق ضمنی کر دی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ کی ان پر يُخْطِئُ كَثِيرًا کی جرح اس حدیث پہ منطبق نہیں کی جا سکتی، کیوں کہ جمہور نے اس سند کی توثیق کی ہے، امام مسلم رحمہ اللہ مختار عن انس کی سند سے اپنی صحیح میں روایات لائے ہیں، کسی ثقہ امام نے اس حدیث پر کلام نہیں کیا اور اس حدیث کا مضمون دوسری بیسیوں احادیث سے ثابت ہے۔

تنبیہ:

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَكَلَّمَ فِيهِ السُّلَيْمَانِيُّ فَعَدَّهُ فِي رُوَاةِ الْمَنَاكِيرِ عَنْ أَنَسٍ.

''حافظ سلیمانی رحمہ اللہ نے مختار بن فلفل پر جرح کی ہے اور انہیں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منکر روایات بیان کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔''

(تهذيب التهذيب :609/10)

لیکن کبار ائمہ متقدمین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے، ان پر تضعیف کا ادنی کلمہ بھی ثابت نہیں، حافظ سلیمانی متاخر ہیں اور ان کی جرح جمہور ائمہ متقدمین کے فیصلے سے ہٹ کر ہے، لہذا غیر مسموع ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رَأَيْتُ لِلسُّلَيْمَانِيِّ كِتَاباً فِيهِ حَطٌّ عَلَى كِبَارٍ، فَلَا يُسْمَعُ مِنْهُ مَا شَذَّ فِيهِ.

''میں نے سلیمانی رحمہ اللہ کی کتاب دیکھی، اس میں کبار ائمہ پر بھی جرح کی گئی ہے، لہٰذا ان کی شاذ جرح کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 202/17)

(ب) عبد الواحد بن زیاد عبدی صحاح ستہ کے راوی ہیں، امام یحییٰ بن معین (تاریخ الدارمی:52) امام عجلی، امام ابن حبان وغیرہم رحمہم اللہ نے انہیں ''ثقہ'' کہا ہے۔ امام یحییٰ بن معین کا لَيْسَ بِشَيْءٍ کہنا ثابت نہیں۔ اگر ثابت بھی ہو جائے، تو یحییٰ بن معین رحمہ اللہ سمیت جمہور ائمہ کی توثیق کے مقابلہ میں مرجوح ہوگا۔ دوسرے یہ کہ عبد الواحد بن زیاد کی متابعت مصنف ابن ابی شیبہ میں عبد اللہ بن ادریس نے کر رکھی ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مُتْقِنًا ضَابِطًا. ''یہ متقن اور ضابط تھا۔''

(مشاهير علماء الأمصار : 252/1)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (463ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعُوا لَا خِلَافَ بَيْنَهُمْ أَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زِيَادٍ ثِقَةٌ .

''محدثین کا اجماع ہے کہ عبد الواحد بن زیاد ثقہ تھا۔''

(تهذيب التهذيب لابن حجر : 435/6)

حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

عَبْدُ الْوَاحِدِ ثِقَةٌ، وَلَمْ يُعْتَلَّ عَلَيْهِ بِقَادِحٍ .

''عبد الواحد ثقہ ہیں، کسی علت کی بنا پر انہیں مجروح قرار نہیں دیا گیا۔''

(بيان الوهم والإيهام :328/5)

(ج) عفان بن مسلم صحاح ستہ کے راوی ہیں، بالاتفاق ثقہ ہیں۔ امام ابوخیثمہ زہیر بن حرب اور امام یحییٰ بن معین رحمہما اللہ کا ان کے متعلق أَنْكَرْنَا کہنا مضر نہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَدْ قَالَ أَبُو خَيْثَمَةَ : أَنْكَرْنَا عَفَّانَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِأَيَّامٍ . قُلْتُ : هٰذَا التَّغَيُّرُ هُوَ مِنْ تَغَيُّرِ مَرَضِ الْمَوْتِ، وَمَا ضَرَّهُ، لِأَنَّهُ مَا حَدَّثَ فِيهِ بِخَطَأٍ .

''ابوخیثمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے عفان بن مسلم رحمہ اللہ کی موت سے کچھ دن پہلے ان سے روایت لینا ترک کر دی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ انہوں نے مرض الموت کی وجہ سے عفان سے روایت لینا چھوڑ دی تھی، یہ جرح عفان کے لئے مضر نہیں، کیوں کہ انہوں نے مرض الموت میں روایت بیان ہی نہیں کی کہ اس سے خطا کا احتمال ہوتا۔'' (ميزان الاعتدال :82/3)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ اس روایت میں عفان بن مسلم کی متابعت امام ابن ابی شیبہ اور امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ (امالی ابن بشران:223) نے کی ہے۔ لہذا نکارت کی جرح عبث ہے۔

12 سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ.

”لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔“

(المعجم الكبير للطّبراني : 8/115، ح : 7535، السّنة لابن أبي عاصم : 1095، وسندهٗ صحيحٌ)

13 سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے بارے میں خطبہ دیا اور فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ عَلَى الْأَرْضِ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَهٗ أُمَّتَهٗ، وَأَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، فَإِنْ يَّخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنْ يَّخْرُجْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهٖ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَإِنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ قِلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَيَعِيثُ يَمِينًا وَّيَعِيثُ شِمَالًا، فَيَا عِبَادَ اللّٰهِ، اثْبُتُوا فَإِنَّهٗ يَبْدَأُ فَيَقُولُ: أَنَا نَبِيٌّ، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثَنِّي فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، وَلَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتّٰى تَمُوتُوا، وَإِنَّهٗ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّهٗ مَكْتُوبٌ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِي وَجْهِهِ.

”لوگو! روئے زمین پر فتنہ دجال سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں۔ ہر نبی نے اپنی امت کو اس فتنہ سے ڈرایا ہے۔ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو، وہ ضرور آئے گا، اگر وہ میری زندگی میں آ گیا، تو میں ہر مسلمان کی طرف سے اس کا حریف ہوں گا اور اگر میرے بعد آئے، تو ہر آدمی اپنے تئیں اس کا حریف ہے۔ اللہ میری طرف سے ہر مسلمان پر نگہبان ہے۔ وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا اور چہار سو فساد برپا کر دے گا، اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، وہ سب سے پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، جبکہ آپ مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے، دجال کانا ہوگا، جب کہ آپ کا رب ایسا نہیں ہے، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھ لے گا۔ آپ میں سے جو بھی اسے ملے، اس کے منہ پر تھوک دے۔“

(السّنة لابن أبي عاصم : 391، وسندهٗ حسنٌ)

14 سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوبٌ لَّخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ، وَبِشَارَةُ عِيسٰى بِي، وَالرُّؤْيَا الَّتِي رَأَتْ أُمِّي، وَكَذٰلِكَ أُمَّهَاتُ النَّبِيِّينَ يَرَيْنَ، أَنَّهَا رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ تْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ.

''آدم علیہ السلام ابھی اپنی مٹی میں پروئے گئے تھے کہ مجھے اللہ نے خاتم النبیین لکھ دیا تھا، میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کا خواب ہوں، میری پیدائش کے ایام میں انہوں نے خواب دیکھا کہ ان سے ایک روشنی پھوٹی ہے اور اس نے شام کے محلات کو منور کر دیا ہے، انبیا کی مائیں ایسے ہی خواب دیکھتی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 127/4، تفسير الطّبري: 566/1، 87/28، واللّفظ لهٗ، تفسير ابن أبي حاتم: 1264، طبقات ابن سعد: 1/148-149، تاريخ المدينة لعمر بن شبة: 636/2، المعرفة والتّاريخ ليعقوب بن سفيان: 345/2، المعجم الكبير للطّبراني: 252/18، مسند الشّاميين للطّبراني: 1939، المستدرك للحاكم: 418/2، دلائل النّبوة للبيهقي: 80/1، 389-390، 130/2، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6404) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' بھی کہا ہے۔ (سير أعلام النّبلاء: 47/1)

15 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

''میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (نبوی) آخری مسجد ہے۔''

(صحيح مسلم: 1394/507)

16 سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ : أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُّوسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

”غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (مدینہ میں) اپنا جانشین مقرر کیا، انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: کیا آپ کو یہ امتیاز خوش نہیں آتا کہ میرے ساتھ آپ کی وہی نسبت ہو، جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔“

(صحيح البخاري :3706، صحيح مسلم : 2404، واللّفظ لهٗ)

صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں:

أَنَّهٗ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي . ”میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔“

17 سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُّوسٰى، إِلَّا أَنَّهٗ لَيْسَ نَبِيٌّ بَّعْدِي .

”آپ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے، جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 369/6، 438، السّنن الكبرى للنّسائي : 8143، مسند إسحاق : 2139، السّنة لابن أبي عاصم : 1346، المعجم الكبير للطّبراني : 146/24، مصنّف ابن أبي شيبة : 12/60ـ61، وسندهٗ صحيحٌ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَرِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، وَهِيَ ثِقَةٌ.

"اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے اور امام احمد والی روایت کے سارے راوی صحیح بخاری کے ہیں، سوائے فاطمہ بنت علی کے اور وہ ثقہ ہیں۔" (مَجمع الزّوائد : 9/109)

18 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرَى لَهُ.

"میرے بعد نبوت ختم ہو جائے گی اور مبشرات باقی رہیں گے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: نیک خواب، جو آدمی خود دیکھتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اور آدمی دیکھتا ہے۔"

(زوائد مسند أحمد : 6/129، مسند البزّار : 2118، وسندهٗ حسنٌ)

19 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوا : وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

"نبوت ختم ہو چکی اب صرف مبشرات باقی ہیں، صحابہ نے عرض کیا: مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: نیک خواب۔" (صحیح البخاري : 6990)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20 سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشَّرَاتُ، قِيْلَ: وَمَا الْمُبَشَّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرٰى لَهٗ.

''نبوت ختم ہوگئی ہے، میرے بعد نبوت نہیں، مبشرات ہیں، پوچھا گیا: مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: نیک خواب، جو آدمی خود دیکھتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اور آدمی دیکھتا ہے۔''

(مسند البزّار: 2121، المعجم الكبير للطّبراني: 3051، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ، وَرِجَالُ الطَّبَرَانِيِّ ثِقَاتٌ.

''اسے طبرانی اور بزار رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے، طبرانی کے راوی ثقہ ہیں۔''

(مَجمع الزّوائد: 173/7)

اس حدیث کو امام بزار رحمہ اللہ نے مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن معلمی رحمہ اللہ (1386ھ) لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ الرُّؤْيَا لَا تَصْلُحُ لِلْحُجَّةِ، وَإِنَّمَا هِيَ تَبْشِيرٌ وَّتَنْبِيهٌ، وَتَصْلُحُ لِلْاِسْتِئْنَاسِ بِهَا إِذَا وَافَقَتْ حُجَّةً شَرْعِيَّةً صَحِيحَةً.

''اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ (امتی کا) خواب حجت (شرعی) نہیں ہوتا، وہ محض بشارت اور تنبیہ ہوتا ہے، لیکن اگر وہ خواب دلائل شرعیہ کی موافقت میں آئے تو اطمینان قلب کا فائدہ دیتا ہے۔''

(التّنكيل بما في تأنيب الكوثري من الأباطيل: 242/2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21 سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرٰى لَهُ.

''لوگو! مبشرات نبوت ختم ہو چکے، ان میں سے بھی صرف نیک خواب باقی ہیں، جو ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا کوئی دوسرا اس کے بارے میں دیکھتا ہے۔''

(صحيح مسلم : 479)

22 سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ، وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ.

''نبوت ختم ہو گئی ہے اور مبشرات باقی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 381/6، مسند الحميدي : 351، سنن ابن ماجه : 3896، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (فتح الباری لابن حجر: 375/12) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (6047) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

حافظ بوصیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ.

''یہ سند صحیح ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں۔'' (مصباح الزّجاجة : 154/4)

ابو یزید مکی ''حسن الحدیث'' ہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ، امام عجلی رحمہ اللہ نے ان کی توثیق کی ہے۔

23 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے بعد پوچھا کرتے تھے: کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟ اور پھر فرماتے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُ لَيْسَ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ .

''یقیناً میرے بعد نبوت باقی نہیں، البتہ نیک خواب باقی ہیں۔''

(موطأ الإمام مالك : 956/2، مسند الإمام أحمد : 325/2، سنن أبي داوٗد : 5017، المستدرك للحاكم : 390/4۔391، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6048) اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

24 ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ، قَالَ : قِيلَ : وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟، قَالَ : الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ، أَوْ قَالَ : الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ .

''میرے بعد نبوت باقی نہیں رہی، صرف مبشرات باقی ہیں، عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! مبشرات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اچھے خواب، یا فرمایا: نیک خواب۔'' (مسند الإمام أحمد : 454/5، وسندهٗ صحيحٌ)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ صرف مبشرات باقی رہیں گے، مبشرات مسلمانوں کے نیک خوابوں کو کہتے ہیں۔

25 سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔''

(سنن التّرمذي : 3686، مسند الإمام أحمد : 154/4، المعجم الكبير للطّبراني : 180/17، المستدرك للحاكم : 85/3، وسندهٗ حسنٌ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔

(إتحاف المَهرة لابن حجر: 224/11، ح: 13924)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ثَابِتٌ عَنْهُ.

''یہ مشرح بن ہاعان سے ثابت ہے۔'' (منهاج السّنة: 6/69)

مشرح بن ہاعان کو امام یحیٰ بن معین، امام یعقوب بن سفیان فسوی، امام عجلی، امام ابن عدی اور امام ابن حبان سمیت جمہور محدثین کرام رحمہم اللہ نے ثقہ کہا ہے۔

انہیں حافظ ذہبی رحمہ اللہ (الکاشف: 3 / 129) نے ثقہ کہا ہے۔ نیز صدوق بھی کہا ہے۔ (میزان الاعتدال: 4 / 117)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اس حدیث کے بارے پوچھا گیا، تو فرمایا:

اِضْرِبْ عَلَيْهِ؛ فَإِنَّهٗ عِنْدِي مُنْكَرٌ.

''اسے چھوڑ یے، میرے نزدیک یہ منکر ہے۔''

(المُنتخَب من عِلَل الخلّال، ص 189)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَحَادِيْثَ مَنَاكِيرَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا ... وَالصَّوَابُ فِي أَمْرِهٖ تَرْكُ مَا انْفَرَدَ مِنَ الرِّوَايَاتِ وَالْاِعْتِبَارُ بِمَا وَافَقَ الثِّقَاتَ.

''مشرح نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے (چند) منکر روایات بیان کی ہیں، جن کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متابعت نہیں ہوئی۔... راجح یہ ہے کہ اس کی منفرد روایات چھوڑ دی جائیں اور ثقات کے موافق روایات لے لی جائیں۔'' (کتاب المجروحین :3/28)

اس روایت میں مشرح بن ہاعان اگرچہ منفرد ہے، لیکن ثقات کی مخالفت نہیں کی، لہذا اس کی یہ روایت قبول کی جائے گی، یہ بھی ملحوظ رہے کہ مشرع کی منفرد روایات پر نکارت کی جرح امام ابن حبان نے کی ہے اور انہوں نے ہی مشرع کی اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کی یہ روایت منکر نہیں۔

امام احمد بن حنبل سے اس پر منکر کی جرح ملتی ہے، تو گزارش ہے کہ:

① ممکن ہے، انہوں نے اس کی کسی خاص سند کو منکر کہا ہو، کیوں کہ اس کی بعض ضعیف سندیں بھی موجود ہیں۔

② اگر اسی سند کو منکر کہا ہے تو جمہور محدثین اور ثقہ دلائل کے مخالف ان کا یہ موقف درست نہیں۔ واللہ اعلم!

حافظ عراقی رحمہ اللہ (806ھ) فرماتے ہیں:

''حدیث: لَوْ لَمْ أُبْعَثْ لَبُعِثْتَ يَا عُمَرُ منکر ہے۔ جب کہ حدیث: لَوْ كَانَ بعدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ معروف ہے۔''

(المُغني عن حمل الأسفار في الأسفار، ص 1054)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی تشریعی یا غیر تشریعی نبی نہیں آئے گا۔ اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی نہیں ہوئے تو اور کون ہوسکتا ہے؟

26 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں، جن سے کلام کیا جاتا تھا، حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر میری امت میں سے ایسا کوئی ہوا، تو وہ عمر بن خطاب ہوں گے۔'' (صحيح البخاري : 3689)

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَّكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ .

''پہلی امتوں میں مُحَدَّث ہو گزرے ہیں، اگر میری امت میں ایسا کوئی ہوا، تو عمر ہوں گے۔''

(صحيح البخاري : 3689، ورواه مسلم : 2398 وغيره من حديث عائشة)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت کے الفاظ ہیں:

مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَفِي أُمَّتِهِ مُعَلَّمٌ أَوْ مُعَلَّمَانِ، فَإِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِّنْهُمْ، فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

''کوئی نبی ایسا نہیں گزرا، جس کی امت میں ایک دو معلَّم نہ ہوئے ہوں۔ اگر میری امت میں کوئی معلَّم ہوا، تو وہ عمر بن خطاب ہوں گے۔''

(السّنة لابن أبي عاصم : 1297، وسندهٗ حسنٌ)

عبدالرحمٰن بن ابی الزناد ''موثق، حسن الحدیث'' ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ، وَتَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُهُمْ بِمَا لَا يَقْدَحُ فِيهِ .

''یہ جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں، بعض نے ان پر کلام کیا ہے، جو موجب قدح نہیں۔'' (نتائج الأفكار : 304)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ ''مُحَدَّث''، ''مُکَلَّم'' اور ''مُعَلَّم'' کا ایک ہی مطلب ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر اس امت میں کوئی ''مُحَدَّث''، ''مُکَلَّم'' اور ''مُعَلَّم'' ہوتا، تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے، اس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ محدث ہونے کا شرف حاصل نہ کر سکے، تو پھر کوئی اور بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

27 اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ : صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ : لَا أَدْرِي، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، لَوْ عَاشَ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا .

''میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم کا جنازہ پڑھا تھا؟ فرمایا: معلوم نہیں، ابراہیم پر اللہ کی رحمت ہو۔ وہ اگر زندہ ہوتے، تو سچے نبی ہوتے۔''

(مسند الإمام أحمد :3/280ـ281، طبقات ابن سعد : 1/140، وسندهٗ حسنٌ)

28 اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے عرض کیا:

رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَّكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهٗ، وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ .

''کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کو دیکھا ہے؟ فرمایا: وہ بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی، تو آپ کا وہ صاحبزادہ زندہ رہتا، لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(صحيح البخاري : 6194، سنن ابن ماجه : 1510، المعجم الأوسط للطّبراني : 6638، تاريخ ابن عساكر : 135/3)

یہ روایات کھلے لفظوں بتا رہی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا ہوتی تو ابراہیم بن محمد ﷺ زندہ رہتے، ان کی فوتیدگی بتاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت مل ہی نہیں سکتی۔ نبی اکرم ﷺ کے بعد جو بھی مدعیٔ نبوت ہوگا، وہ مفتری اور کذاب ودجال ہوگا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا دَجَّالًا، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ .

”قیامت سے قبل تیس کذاب اور دجال پیدا ہوں گے، ہر ایک نبوت کا دعویدار ہوگا۔“ (دلائل النّبوة للبيهقي : 480/6، صحيحٌ)

نیز فرمایا:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا، دَجَّالًا، كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى رَسُولِهٖ .

”جب تک تیس (نامور) کذاب اور دجال پیدا نہیں ہوں گے، قیامت قائم نہیں ہوگی، ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ باندھے گا۔“

(سنن أبي داوٗد : 4334، وسندهٗ حسنٌ)

29 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ شفاعت کبری کے لئے انبیا کے پاس جائیں، عیسی علیہ السلام کے پاس بھی جائیں گے، ان سے کہیں گے: عیسیٰ! اپنے رب سے ہمارے فیصلے کی سفارش کریں، وہ فرمائیں گے کہ اس وقت میں آپ کے کام نہیں آسکتا، ایسا کریں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

''محمد ﷺ کے پاس جائیں، وہ آخری نبی ہیں۔''

وہ آج موجود ہیں، ان کے پہلے اور بعد کے گناہ معاف کر دیے گئے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام پوچھیں گے، ایک برتن میں سامان رکھ کر اس پہ مہر لگا دی گئی ہو، تو کیا مہر توڑے بغیر برتن کے سامان تک رسائی ممکن ہے؟ لوگ کہیں گے، نہیں، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے:

إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

''یقیناً محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 248/3، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بڑی پیاری مثال دے کر بات سمجھائی ہے کہ جس طرح مہر توڑے بغیر سامان کا حصول ممکن نہیں، اسی طرح اس کام کے لیے مہر والی ہستی کے پاس جانا ہوگا، جو کہ آخری نبی ہیں۔

دوسری روایت میں ہے:

يَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ : يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ .

''لوگ محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے محمد (ﷺ)! آپ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیا ہیں۔''

(صحيح البخاري: 4712، صحيح مسلم: 194)

30 سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

أَبَيْتُمْ، فَوَاللّٰهِ! إِنِّي لَأَنَا الْحَاشِرُ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَأَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى، آمَنْتُمْ أَوْ كَذَّبْتُمْ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہودیو! تم نے (لا الٰہ الا اللہ کا) انکار کیا ہے۔ اللہ کی قسم! تم مجھ پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ، میں حاشر ہوں، (یعنی میرے بعد حشر برپا ہوگا)، میں عاقب ہوں (میرے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا)، میں نبی مصطفیٰ ہوں۔''

(مسند الإمام أحمد :6/25، ح : 24484، وسندہٗ حسنٌ)

31 سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ وَاللّٰهِ! لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا، آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ.

''اللہ کی قسم! اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک تیس کذاب پیدا نہیں ہوں گے، ان میں آخری کذاب کانا دجال ہوگا۔''

(مسند الإمام أحمد : 16/5، العجم الكبير للطّبراني : 6797، 6798، 6799، المستدرك للحاكم : 1/329، 330، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1397)، امام ابن حبان رحمہ اللہ (2856) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس حدیث کو امام ابوداؤد (1184)، امام نسائی (1484) اور امام ترمذی رحمہ اللہ (562) نے اسی سند سے مختصراً روایت کیا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن صحیح'' بھی کہا ہے۔

ثعلبہ بن عباد ''حسن الحدیث'' ہیں۔ امام ابن خزیمہ، امام ابن حبان، امام ترمذی اور امام حاکم رحمہ اللہ نے حدیث کی تصحیح کر کے اس کی توثیق کی ہے، لہٰذا اسے ''مجہول'' کہنا درست نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

32 سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.

”پہلے انبیا علیہم السلام صرف اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے، لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔“

(صحيح البخاري: 335، صحيح مسلم: 521)

صحیح مسلم (521/ 3) میں ہے:

كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلٰى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ.

”پہلے انبیا کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا جاتا تھا، لیکن مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔“

33 سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهٖ؛ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ.

”اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس امت کا جو بھی یہودی و نصرانی میرا پیغام سنے اور میری تعلیمات پر ایمان لائے بغیر مر جائے، وہ جہنمی ہے۔“ (صحيح مسلم: 153)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ،

www.KitaboSunnat.com

أَيْ مَنْ هُوَ مَوْجُودٌ فِي زَمَنِي وَبَعْدِي إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَكُلُّهُمْ يَجِبُ عَلَيْهِمُ الدُّخُولُ فِي طَاعَتِهِ، وَإِنَّمَا ذَكَرَ الْيَهُودِيَّ وَالنَّصْرَانِيَّ تَنْبِيهًا عَلٰى مَنْ سِوَاهُمَا، وَذٰلِكَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى لَهُمْ كِتَابٌ، فَإِذَا كَانَ هٰذَا شَأْنَهُمْ مَعَ أَنَّ لَهُمْ كِتَابًا؛ فَغَيْرُهُمْ مِمَّنْ لَّا كِتَابَ لَهُ أَوْلٰى .

''فرمان رسول ﷺ: ''اس امت کا جو بھی فرد میرا پیغام سنے گا'' سے مراد یہ ہے کہ میری اطاعت قیامت تک کے لئے سب پر واجب ہے، وہ میرے زمانے کے لوگ ہوں یا میرے بعد آئیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہود ونصاری کا ذکر کیا، حالاں کہ یہود ونصاری کے پاس اپنی کتاب موجود ہے، دراصل آپ سمجھانا چاہتے تھے کہ اگر یہود ونصاری اہل کتاب ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کے مکلّف ہیں تو وہ لوگ جن کے پاس کتابیں نہیں ہیں، بالاولی آپ ﷺ پر ایمان لانے کے مکلّف ہوں گے۔''

(شرح صحیح مسلم : 2/188_189)

34 جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ .

''میری بعثت اور قیامت کے درمیان اتنا فاصلہ ہے، جتنا ان دو انگلیوں میں ہے۔''

(صحیح مسلم : 867)

35 سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَسْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَلَيْسَتْ مِنِّي إِنِّي بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ نَسْتَبِقُ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”میرا اور دنیا کا باہمی ربط کچھ ایسا ہے کہ ادھر میری بعثت ہوئی اور ادھر قیامت قائم ہوئی۔“

(تاريخ ابن عساكر :334/9، المختارة للضّياء : 1542، وسندهٗ صحيحٌ)

مقصود یہ ہے کہ میرے اور قیامت کے درمیان اب اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ (354ھ) فرماتے ہیں:

أَرَادَ بِهٖ أَنِّي بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّكُونَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ آخَرُ، لِأَنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أُمَّتِي تَقُومُ السَّاعَةُ .

”رسول اللہ ﷺ کی مراد یہ ہے کہ میری بعثت اور قیامت ایسے ہی ہے، جیسے انگشت شہادت اور بڑی انگلی۔ چنانچہ میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں، میں آخری نبی ہوں اور میری امت پر ہی قیامت قائم ہوگی۔“

(صحيح ابن حِبّان : 15/11)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا قَوْلُهٗ : بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، فَمَعْنَاهُ أَنَا النَّبِيُّ الْأَخِيرُ فَلَا يَلِينِي نَبِيٌّ آخَرُ، وَإِنَّمَا تَلِينِي الْقِيَامَةُ كَمَا تَلِي السَّبَّابَةُ الْوُسْطٰى وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا إِصْبَعٌ أُخْرٰى، وَهٰذَا لَا يُوجِبُ أَنْ يَّكُونَ لَهٗ عِلْمٌ بِالسَّاعَةِ نَفْسِهَا وَهِيَ مَعَ ذٰلِكَ كَائِنَةٌ لِأَنَّ أَشْرَاطَهَا مُتَتَابِعَةٌ، وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ الْأَشْرَاطَ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ : ﴿فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا﴾ (محمد : 18) أَيْ دَنَتْ، وَأَوَّلُهَا النَّبِيُّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ نَبِيُّ آخِرِ الزَّمَانِ، وَقَدْ بُعِثَ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِيَامَةِ نَبِيٌّ .

''رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں''میری بعثت اور قیامت کے درمیان اتنا سا فاصلہ باقی ہے، جتنا ان دو انگلیوں میں ہے۔''یعنی میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔میرے بعد قیامت ہی آئے گی، جیسے انگشت شہادت اور بڑی انگلی کے درمیان کوئی انگلی نہیں ہوتی اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی نبی نہیں۔قیامت کی خبر دینے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ ﷺ کے پاس قیامت کا علم تھا،مطلب یہ ہے کہ قیامت نے تو آنا ہی ہے اور اس کی نشانیاں لامحالہ ظاہر ہونی ہیں،جیسا کہ اللہ نے فرمایا:''قیامت کی نشانیاں قریب ہیں۔''تو ان میں سے پہلی نشانی آخرالزماں نبی ﷺ ہیں۔ اب آپ کی بعثت ہو چکی،اس کے بعد قیامت تو آئے گی،کوئی نبی نہیں۔''

(التذكرة في أحوال الموتى وأمور الآخرة : 1219)

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (795ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ فُسِّرَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ، وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى بِقُرْبِ زَمَانِهِ مِنَ السَّاعَةِ، كَقُرْبِ السَّبَّابَةِ مِنَ الْوُسْطَى، وَبِأَنَّ زَمَنَ بِعْثَتِهِ تَعْقُبُهُ السَّاعَةُ مِنْ غَيْرِ تَخَلُّلِ نَبِيٍّ آخَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّاعَةِ .

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''میری بعثت اور قیامت میں اتنا سا فاصلہ باقی ہے، جتنا ان دو انگلیوں کے درمیان ہے۔''اس کی مراد یہ ہے کہ میرا زمانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت سے اتنی قربت رکھتا ہے، جیسے انگشت شہادت اور بڑی انگلی اور نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد قیامت ہی آئے گی، درمیان میں کوئی نبی نہیں پیدا نہیں ہوگا۔" (فتح الباري شرح صحيح البخاري : 355/4)

36 سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ .

"میں نے نبی کریم ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا، وہ کبوتر کے انڈے کی مانند تھی۔"

(صحيح البخاری : 5670، صحيح مسلم : 2345)

37 سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَحْمَدُ وَالْعَاقِبُ وَالْمَاحِي وَالْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي، وَالْعَاقِبُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ .

"میرے کئی نام ہیں، میں محمد، احمد، عاقب، ماحی، حاشر (ﷺ) ہوں، حاشر اسے کہتے ہیں، جس کے بعد حشر قائم ہو اور عاقب کا معنی آخری نبی ہے۔"

(مسند البزّار : 3413، وسندهٗ صحيحٌ)

امام بزار رحمہ اللہ نے اس کی سند کو "صحیح" کہا ہے۔

38 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتّٰى يُعْبَدَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”قیامت سے ذرا پہلے مجھے تلوار دے کر بھیجا گیا ہے، جب تک صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت نہ ہونے لگے، تلوار چلتی رہے گی۔ میرا رزق نیزوں کے سائے میں رکھا گیا ہے۔ ذلت اور رسوائی میری شریعت کے مخالف کا مقدر ہے، جو جس قوم کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے، وہ ان میں سے ہوتا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 50/2، وسندهٗ حسنٌ)

39 سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي.

”میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(التّاريخ الكبير للبخاري : 4/2، وسندهٗ حسنٌ)

40 سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، وَلَا فَخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَّمُشَفَّعٍ وَّلَا فَخْرَ.

”میں سید المرسلین، خاتم النبیین اور پہلا شافع و مشفع ہوں، یہ بات میں از روئے فخر نہیں کہتا (بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں)۔“

(الأوائل لابن أبي عاصم : 87، واللّفظ لهٗ، المُعجم الأوسط للطّبراني : 170، التّاريخ الكبير للبخاري : 286/4، دلائل النّبوة للبيهقي : 480/5، وسندهٗ صحيحٌ)

آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

ضروری ہے کہ رازدانان رموز شریعت اور عارفان علوم نبوت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی آرا اور ان کا عقیدہ بیان کر دیا جائے، وہ لوگ جنہوں نے شریعت کا جام جہاں نما صاحب شریعت کے ہاتھوں سے لے کر غٹک لیا تھا، شریعت کی چاندی جن کے سراپوں میں اتر کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں کافوری کر گئی تھی۔ وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کے براہ راست شاگرد رہے، رسول خدا نے انہیں اسلام کے چمن کا گلچیں نامزد کیا، انہیں تبلیغ شریعت کا چارج دیا گیا، یہ چارج اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ اسلام کا ہر عقیدہ و عمل انہیں ذی حشم ہستیوں سے لیا جائے گا، کسی دوسرے سے نہیں۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ کی کس بات کا کیا معنی اور کیا مفہوم ہے۔ ان کی آرا ملاحظہ ہوں:

۱ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

ختم نبوت کے حوالے سے نبوت کے ان وارثین نے کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں اور اس کے بارے میں ان کا عقیدہ کیا تھا؟ اس پر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ پڑھ لیجیے، جو انہوں نے مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروؤں کے متعلق کیا۔ مسیلمہ کی طرف فوج روانہ کی گئی، اس سے جنگ ہوئی اور بالآخر مسیلمہ کو قتل کر دیا گیا، جھوٹے مدعی نبوت کو قتل کرنے کا یہ فیصلہ صحابہ کے اجماع نے کیا تھا، کوئی صحابی اس فیصلے کی مخالفت کرتا نظر نہیں آیا، سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ، قُلْتُ : لَأَخْرُجَنَّ إِلٰى مُسَيْلِمَةَ، لَعَلِّي أَقْتُلَهُ فَأُكَافِئَ بِهٖ حَمْزَةَ، قَالَ : فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهٖ مَا كَانَ، قَالَ : فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ، كَأَنَّهٗ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ : فَرَمَيْتُهٗ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ : وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهٖ.

”مسیلمہ کذاب کے فتنہ نے زور پکڑا، تو میرے دل میں خیال آیا کہ مسیلمہ کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قتل کر دوں گا، تا کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا بوجھ میرے سر سے اتر جائے۔
میں اس سے جنگ کرنے والے لشکر میں شامل ہو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دیوار کے شگاف میں کھڑا ہے، یہ خاکستری اونٹ کی طرح گندم گوں تھا اور اس کے بال پراگندہ تھے۔ میں نے نیزہ اس کے سینے کے پار کر دیا، پھر ایک انصاری نے تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔'' (صحيح البخاري :4072)

اس واقعہ پر تدبر کیجیے، تو سمجھ آتی ہے کہ ختم نبوت کے عقیدہ پر اختلاف کی گنجائش ہی موجود نہیں، چہ جائیکہ کسی نبی کی آمد کا امکان ہو۔

صحابہ کے مجموعی تعامل کے بعد بعض صحابہ کے اقوال بھی نقل کیے جاتے ہیں تا کہ کسی قسم کا ابہام باقی نہ رہے۔

۲ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّا إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ إِذْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذْ يَنْزِلُ الْوَحْيُ، وَإِذْ يُنْبِئُنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ، أَلَا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ وَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ.

''لوگو! نبی ﷺ کے ہوتے ہم آپ کی کیفیت جان لیتے تھے، کیوں کہ تب وحی نازل ہوتی تھی اور اللہ ہمیں آپ کی خبر دے دیا کرتا تھا۔ خبردار! نبی ﷺ دنیا سے چلے گئے اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔''

(مسند الإمام أحمد :41/1، وسندهٗ حسنٌ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ فرمایا:

إِنَّ أُنَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ .

”رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں انسانوں کے معاملات بذریعہ وحی کھول دیئے جاتے تھے، مگر اب وحی منقطع ہو چکی ہے۔“

(صحيح البخاري: 2641)

۳ سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا:

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا:

اِنْطَلِقْ بِنَا إِلٰى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا، كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ، فَقَالَا لَهَا : مَا يُبْكِيكِ؟ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : مَا أَبْكِي أَنْ لَّا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّرَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ، فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ، فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا .

”ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس چلتے ہیں، رسول اللہ ﷺ بھی ان کے پاس جایا کرتے تھے، جب ام ایمن رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، تو وہ رونے لگیں: عرض کیا: روتی کیوں ہیں؟ اللہ کے ہاں جو ہے، وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے بہتر ہے، کہنے لگیں: جانتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اللہ کے ہاں بہت بہتر ہے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روتی مگر اس لیے ہوں کہ آسمان سے وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا، یہ سن کر سیدنا عمر اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما کے دیدے بھی نم ہو گئے۔" (صحیح مسلم : 2454)

۴ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ .

"بے شک رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں۔" (صحیح مسلم : 1394)

۵ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ بَقِيَ لَكَانَ نَبِيًّا وَّلٰكِنْ لَّمْ يَكُنْ لِيَبْقٰى لِأَنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ .

"ابراہیم رضی اللہ عنہ اگر زندہ رہتے، تو نبی ہوتے، لیکن انہیں زندہ رہنا ہی نہیں تھا، کیوں کہ آپ ﷺ آخر الزمان پیغمبر ہیں۔"

(تاریخ ابن عساکر : 135/3، وسندہٗ حسنٌ)

۶ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما:

اسماعیل بن ابی خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے عرض کیا:

رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : مَاتَ صَغِيرًا، وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَّكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهٗ، وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کے بیٹے ابراہیم کو دیکھا ہے؟ فرمایا: وہ بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی گنجائش ہوتی، تو آپ کا وہ صاحبزادہ زندہ رہتا، لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(صحيح البخاري : 6194، سنن ابن ماجه : 1510، المعجم الأوسط للطّبراني : 6638، تاريخ ابن عساكر : 135/3)

7 سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

آپ فرمایا کرتے تھے:

”درود میں اچھے الفاظ کا انتخاب کریں، کیا معلوم وہ نبی ﷺ پر پیش کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمیں وہ الفاظ سکھا دیجیے۔ فرمایا: تو پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ، وَرَحْمَتَكَ، وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا، يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ.

اے اللہ! تو سید المرسلین، امام المتقین اور خاتم النبیین، جناب محمد ﷺ پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، جو تیرے بندے، رسول، امام الخیر، قائد الخیر اور رسولِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت ہیں۔ یا اللہ! انہیں مقامِ محمود پر فائز فرما، جس پر اولین و آخرین رشک کریں۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل پر اس طرح رحمت فرما، جس طرح ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر فرمائی تھی، بلاشبہ تُو ہی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل کو اس طرح برکت دے، جیسے تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت دی، بلاشبہ تُو ہی قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

(سنن ابن ماجه : 906؛ المعجم الكبير للطّبراني : 115/9؛ ح : 8594؛ مسند الشّاشي : 611؛ الدّعوات الكبير للبيهقي : 177، وسندهٗ صحيحٌ)

۸ سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ:

سیدنا عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا:

إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ .

”سلسلہ نبوت اب ختم ہو چکا ہے۔“ (صحيح مسلم : 2967)

فہم امت

قرآن وسنت کی نصوص سے علمائے امت نے کیا سمجھا ہے، ملاحظہ کیجئے:

۱ امام آجری رحمہ اللہ (360ھ):

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ مَا خَتَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءَ وَجَعَلَهٗ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ .

”محمد ﷺ کی ختم نبوت یعنی آپ کے سب سے آخری نبی ہونے کا بیان۔“

(الشّريعة : 1471/3)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (456ھ):

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَدْ صَحَّ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَقْلِ الْكَوَافِّ الَّتِي نَقَلَتْ نُبُوَّتَهُ وَأَعْلَامَهُ وَكِتَابَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ إِلَّا مَا جَاءَ تِ الْأَخْبَارُ الصِّحَاحُ مِنْ نُّزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي بُعِثَ إِلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَادَّعَى الْيَهُودُ قَتْلَهُ وَصَلْبَهُ فَوَجَبَ الْإِقْرَارُ بِهٰذِهِ الْجُمْلَةِ وَصَحَّ أَنَّ وُجُودَ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِلٌ.

”جس طرح نبی کریم ﷺ کی نبوت، آپ ﷺ کا نام اور آپ ﷺ کی کتاب تواتر سے ثابت ہے، اسی طرح آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا بھی تواتر سے ثابت ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کی احادیث ثابت ہیں، یہ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے اور یہود کا دعوی ہے کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل کر دیا تھا۔ ان تمام باتوں کا اقرار واجب ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا وجود باطل ہے۔“

(الفِصَل في المِلَل والأهواء والنِّحَل : 68/1)

مزید فرماتے ہیں:

هٰذَا مَعَ سَمَاعِهِمْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ وَقَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا نَبِيَّ بَعْدِي، فَكَيْفَ يَسْتَجِيزُهُ مُسْلِمٌ أَنْ يُّثْبِتَ بَعْدَهُ عَلَيْهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السَّلَامُ نَبِيًّا فِي الْأَرْضِ، حَاشَا مَا اسْتَثْنَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمُسْنَدَةِ الثَّابِتَةِ فِي نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ.

''اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ ''لیکن آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔'' اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں'' بعض لوگ یہ فرامین سننے کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کے منافی باتیں کرتے ہیں، کوئی مسلمان بھلا کیسے رسول اللہ ﷺ کے بعد روئے زمین پر کسی نبی کا اثبات کر سکتا ہے، البتہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، ان کا استثناء رسول اللہ ﷺ نے صحیح احادیث میں فرما دیا ہے۔''

(الفِصل في المِلَل والأهواء والنّحل : 4/138)

نیز فرماتے ہیں:

قَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ﴾ (التوبة: 65-66)، فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ كُفَّارٌ بِالنَّصِّ، وَصَحَّ الْإِجْمَاعُ عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَنْ جَحَدَ شَيْئًا صَحَّ عِنْدَنَا بِالْإِجْمَاعِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى بِهٖ؛ فَقَدْ كَفَرَ، وَصَحَّ بِالنَّصِّ أَنَّ كُلَّ مَنِ اسْتَهْزَأَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى، أَوْ بِمَلَكٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، أَوْ بِنَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، أَو بِآيَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ، أَوْ بِفَرِيضَةٍ مِّنْ فَرَائِضِ الدِّينِ، فَهِيَ كُلُّهَا آيَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى، بَعْدَ بُلُوغِ الْحُجَّةِ إِلَيْهِ؛

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَهُوَ كَافِرٌ، وَمَنْ قَالَ بِنَبِيٍّ بَعْدَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، أَوْ جَحَدَ شَيْئًا صَحَّ عِنْدَهُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ، فَهُوَ كَافِرٌ، لِأَنَّهُ لَمْ يَحْكُمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَصْمِهِ.

''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَبِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ○ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (التوبة: 65-66) '' (اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کہ کیا اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ تم استہزا کرتے ہو؟ عذر پیش نہ کرو، یقیناً تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔'' یہ سب لوگ نص کی بنا پر کافر ہیں۔ جس نے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کا انکار کیا، جن پر امت کا اجماع ہے، تو وہ شخص بالاتفاق کافر ہے۔ اسی طرح نص سے یہ بات ثابت ہے کہ جس شخص پر حجت قائم ہو چکی ہو، وہ اللہ کا، کسی فرشتے کا، کسی نبی، آیت یا دین کے کسی فریضہ کا مذاق اڑاتا ہے، تو کافر ہے۔ کیونکہ یہ تمام شعائر اللہ اور دین کی علامات ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبی ماننا بھی کفر ہے اور کسی حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے ثابت مان کر اس کا انکار کرنے والا بھی کافر ہے۔ کیوں کہ اس نے اپنے اور مخالف کے مابین نبی ﷺ کو فیصل وحاکم تسلیم نہیں کیا۔'' (الفِصَل في المِلَل والأهواء والنِّحل: 142/3)

واضح رہے کہ سیدنا عیسی بن مریم علیہ السلام کی بعثت بحیثیت ''نبی'' صرف بنی اسرائیل کی طرف ہوئی ہے، البتہ ہماری امت میں وہ بحیثیت ''مجدد دین'' آئیں گے اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اتباع کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ):

آپ لکھتے ہیں:

أَمَّكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ وَهٰذَا كَلَامٌ حَسَنٌ؛ لِأَنَّ عِيسٰى لَيْسَ يَأْتِي لِأَهْلِ الْأَرْضِ رَسُولًا وَّلَا نَبِيًّا مَّبْعُوثًا، وَلَا بِشَرِيعَةٍ جَدِيدَةٍ؛ لِأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَشَرِيعَتَهٗ نَاسِخَةٌ لِّجَمِيعِ الشَّرَائِعِ رَاسِخَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّمَا يَحْكُمُ عِيسٰى بِهَا.

”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کتاب اللہ اور سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق امامت کروائیں گے، یہ ایک خوب صورت کلام ہے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اہل زمین کے لئے نبی یا رسول کی حیثیت سے نہیں آئیں گے، نہ ہی وہ کوئی نئی شریعت لائیں گے، وہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوں گے، کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے تمام شریعتوں کی ناسخ ہے۔“

(إكمال المُعلِم بفوائد صحيح مسلم: 473/1)

۴ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ):

علامہ قرطبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ بِنُزُولِ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْتَفِعُ التَّكْلِيفُ، لِئَلَّا يَكُونَ رَسُولًا إِلٰى أَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، يَأْمُرُهُمْ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَنْهَاهُمْ، وَهٰذَا أَمْرٌ مَّرْدُودٌ بِالْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَبِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾، وَقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «لَا نَبِيَّ بَعْدِي»، وَقَوْلِهِ: «وَأَنَا الْعَاقِبُ» (صحيح البخاري: 3532، صحيح مسلم: 2354)، يُرِيدُ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَخَاتِمَهُمْ، وَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَوَهَّمَ أَنَّ عِيسٰى يَنْزِلُ نَبِيًّا بِشَرِيعَةٍ مُتَجَدِّدَةٍ، وَغَيْرِ شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ إِذَا نَزَلَ؛ فَإِنَّهُ يَكُونُ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَتْبَاعِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”بعض لوگ کہتے ہیں عیسی علیہ السلام کی آمد کے بعد لوگ شریعت کے مکلف نہیں رہیں گے، اس زمانے کے لوگ شریعت پر عمل کریں گے تو اس سے لازم آئے گا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام ان کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں اور انہیں اللہ کے اوامر و نواہی سے خبردار کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک مردود اور باطل نظریہ ہے، عیسی علیہ السلام کو ایک نئی شریعت کا پیشرو سمجھنا ہی غلط ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پڑھیں، اللہ کا فرمان ملاحظہ ہو: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ نیز فرمایا ”میں سب سے آخر میں آنے والا نبی ہوں۔“ ان احادیث کے ہوتے یہ خیال ہی نہیں کیا جا سکتا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کوئی نئی شریعت لے کر نازل ہوں گے، بلکہ وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بن کر نازل ہوں گے۔“

(التذکرة بأحوال الموتٰی وأمور الآخرة: 792/2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماع امت

قرآن، سنت، اجماع صحابہ، فہم سلف کے بیان کے بعد ذیل میں اجماع امت سے مزید گواہیاں پیش کی جارہی ہیں، تاکہ یہ مسئلہ خوب نکھر جائے اور شک کی گنجائش باقی نہ رہے۔

بس اتنا سمجھ لیجئے کہ تاریخ کے دریچے میں کوئی ایک مسلمان ایسا نظر نہیں آتا، جو یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کی گنجائش یا امکان باقی ہے۔

یہ شریعت آخری شریعت ہے، اس کا نبی آخری نبی ہے، نہ اس کے بعد کوئی شریعت ہے، نہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی۔ اس کے بعد قیامت ہے، اس کے بعد حشر برپا ہوگا۔

البتہ اس سے پہلے تیس کذاب آئیں گے، جو نبوت کا دعوی کریں گے اور کہیں گے: لوگو! آؤ، ہماری پیروی کرو اور مسلمان ان کے جھوٹ کو جان لیں گے، دلیل مانگنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئے گی کہ بدیہیات کو دلیل سے ثابت نہیں کیا جاتا، وہ اپنا آپ خود ظاہر کر دیتی ہیں اور عقیدہ ختم نبوت مسلمان کی سرشت اور حسیات میں داخل کر دیا گیا ہے، ایک مسلمان کے پاس کوئی دلیل نہ ہو، تو بھی وہ تصور نہیں کر سکتا کہ محمد ﷺ کے بعد کسی کو نبی تسلیم کر لے۔ ؏

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر

اٹھتے نہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

لیکن یہاں تو دلائل کے انبار ہیں، نصوص کے پہاڑ ہیں اور اجماع امت کے نور افگن، ضوفشاں ستارے ہمہ وقت و ہمہ لحظہ جگمگا اور تمتما رہے ہیں کہ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أُمَّةَ بَعْدَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ تفتازانی رحمہ اللہ (793ھ) کہتے ہیں:

مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الْمُجْتَهِدُونَ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي عَصْرٍ عَلٰى أَمْرٍ فَهٰذَا مِنْ خَوَاصِّ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَلَا وَحْيَ بَعْدَهُ.

''مجتہدین امت کا کسی معاملہ پر کسی بھی زمانہ میں اجماع کر لینا، امت محمدیہ ﷺ کا خاصہ ہے، نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد وحی منقطع ہو چکی ہے۔''

(شرح التلویح علی التوضیح: 100/2)

(1) علامہ ابو حامد غزالی رحمہ اللہ (505ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْأُمَّةَ فَهِمَتْ بِالْإِجْمَاعِ مِنْ هٰذَا اللَّفْظِ وَمِنْ قَرَائِنِ أَحْوَالِهِ أَنَّهُ أَفْهَمَ عَدَمَ نَبِيٍّ بَعْدَهُ أَبَدًا وَّعَدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ أَبَدًا وَّأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ تَأْوِيلٌ وَّلَا تَخْصِيصٌ، فَمُنْكِرُ هٰذَا لَا يَكُونُ إِلَّا مُنْكِرَ الْإِجْمَاعِ.

''امت کے اجماع نے لفظ لَا نَبِيَّ بَعْدِي اور دوسرے قرائن سے یہ بات سمجھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد کسی بھی دور میں نبوت یا رسالت کے امکان کے کلی نفی کی ہے۔ اس میں کوئی تاویل یا تخصیص نہیں کی جا سکتی، اس کا منکر اجماع کا منکر ہے۔'' (الاقتصاد في الاعتقاد: 137)

(2) مفسر ابن عطیہ رحمہ اللہ (542ھ) لکھتے ہیں:

هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ عِنْدَ جَمَاعَةِ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ خَلَفًا وَّسَلَفًا مُتَلَقَّاةٌ عَلٰى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعُمُومِ التَّامِّ مُقْتَضِيَةٌ نَصًّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"علمائے امت سلف وخلف کے نزدیک یہ الفاظ عام ہیں اور نص ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔" (تفسير ابن عطية : 388/4)

﴿۳﴾ قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) بیان کرتے ہیں:

نُزُولُ عِيسَى الْمَسِيحِ وَقَتْلُهُ الدَّجَّالَ حَقٌّ صَحِيحٌ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ؛ لِصَحِيحِ الْآثَارِ الْوَارِدَةِ فِي ذٰلِكَ؛ وَلِأَنَّهُ لَمْ يَرِدْ مَا يُبْطِلُهُ وَيُضَعِّفُهُ، خِلَافًا لِبَعْضِ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْجَهْمِيَّةِ، وَمَنْ رَأَى رَأْيَهُمْ مِنْ إِنْكَارِ ذٰلِكَ، وَزَعْمِهِمْ أَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، وَقَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَإِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى ذٰلِكَ وَعَلٰى أَنَّ شَرِيعَةَ الْإِسْلَامِ بَاقِيَةٌ غَيْرُ مَنْسُوخَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَرُدُّ هٰذِهِ الْأَحَادِيثَ، وَلَيْسَ كَمَا زَعَمُوهُ؛ فَإِنَّهُ لَمْ يَرِدْ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَأْتِي بِنَسْخِ شَرِيعَةٍ وَّلَا تَجْدِيدِ أَمْرِ نُبُوَّةٍ وَّرِسَالَةٍ، بَلْ جَاءَتْ بِأَنَّهُ حَكَمٌ مُّقْسِطٌ، يَجِيءُ بِمَا يُجَدِّدُ مَا تَغَيَّرَ مِنَ الْإِسْلَامِ، وَبِصَلَاحِ الْأُمُورِ وَالْعَدْلِ، وَكَسْرِ الصَّلِيبِ، وَقَتْلِ الْخِنْزِيرِ، أَنَّ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”سیدنا عیسی علیہ السلام کا نزول اور ان کے ہاتھوں دجال کا قتل، نصوص شرعیہ سے ثابت ہے اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے، اس کے ضعیف یا باطل ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ جہمیہ اور بعض معتزلہ کہتے ہیں کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول کی احادیث، قرآنی آیت کے خلاف ہیں، عقیدہ ختم نبوت اور شریعت محمدیہ کے تا قیامت باقی رہنے والے عقیدے پر اجماع کے بھی خلاف ہیں، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کے بھی خلاف ہیں، فرمایا: ”میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ لیکن جہمیہ کے یہ اعتراضات باطل ہیں، کیوں کہ سیدنا عیسی علیہ السلام بطور ناسخ شریعت اور نئے نبی کے نہیں آئیں گے، بلکہ حاکم و عادل بن کر آئیں گے، اسلام کے جو امور تبدیل کئے جا رہے ہوں گے، ان کی اصلاح کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، جب کہ مسلمانوں کا امام انہی میں سے ہوگا، جیسا کہ نبی کریم ﷺ فرما گئے ہیں۔“

(إكمال المُعْلِم بفوائد مسلم : 493/8)

④ مفسر قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ رُوِيَ مِنْ طَرِيقِ التَّوَاتُرِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّحْتَمِلَ تَأْوِيلًا بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : لَا نَبِيَّ بَعْدِي .

”فرمان نبوی: ”میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ کے متواتر ہونے پر امت کا اجماع ہے، اس میں کسی قسم کی تاویل کا احتمال نہیں۔“ (تفسير القرطبي : 29/11)

⑤ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) فرماتے ہیں:

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ فَعَصَمَ اللّٰهُ أُمَّتَهُ أَنْ تَجْتَمِعَ عَلٰى ضَلَالَةٍ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''محمد ﷺ خاتم الانبیا ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، اللہ نے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اس بات سے محفوظ رکھا ہے کہ وہ گمراہی پر متفق ہو جائے۔''

(مجموع الفتاوی: 3/368، 27/329)

مزید لکھتے ہیں:

إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَقَدْ جَمَعَ اللّٰهُ فِي شَرِيعَتِهِ مَا فَرَّقَهُ شَرَائِعُ مَنْ قَبْلَهُ مِنَ الْكَمَالِ؛ إِذْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ فَكَمُلَ بِهِ الْأَمْرُ كَمَا كَمُلَ بِهِ الدِّينُ فَكِتَابُهُ أَفْضَلُ الْكُتُبِ وَشَرْعُهُ أَفْضَلُ الشَّرَائِعِ وَمِنْهَاجُهُ أَفْضَلُ الْمَنَاهِجِ وَأُمَّتُهُ خَيْرُ الْأُمَمِ وَقَدْ عَصَمَهَا اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِهِ فَلَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ؛ وَلٰكِنْ يَكُونُ عِنْدَ بَعْضِهَا مِنَ الْعِلْمِ وَالْفَهْمِ مَا لَيْسَ عِنْدَ بَعْضٍ.

''رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ آپ کی شریعت میں اللہ نے کمال کی وہ تمام خوبیاں جمع کر دی ہیں جو پہلی شریعتوں میں متفرق تھیں، کیونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ کے آنے سے جہاں دین مکمل ہوا، وہاں کارِ نبوت بھی مکمل ہو گیا۔ آپ ﷺ کی کتاب تمام کتابوں سے، آپ کی شریعت تمام شریعتوں سے اور آپ کا منہج تمام مناہج سے افضل ہے، نیز آپ ﷺ کی امت تمام امتوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت کو اس لحاظ سے معصوم بنایا ہے کہ کبھی بھی وہ گمراہی پر جمع نہیں ہو گی۔ اس امت کے بعض لوگوں کے پاس ایسا علم وفہم ہو گا، جو دوسر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس نہیں ہوگا۔'' (مجموع الفتاوی :159/33)

۶ علامہ ابن الوزیر رحمہ اللہ (840ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْأُمَّةَ أَجْمَعَتْ عَلَى انْقِطَاعِ الْوَحْيِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ لَا طَرِيقَ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ إِلٰى مُعَارَضَةِ مَا جَاءَ بِهٖ فَمَنِ ادَّعٰى ذٰلِكَ وَجَوَّزَ تَغْيِيرَ شَيْءٍ مِّنَ الشَّرِيعَةِ بِذٰلِكَ، فَكَافِرٌ بِالْإِجْمَاعِ .

''امت کا اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے اور آپ ﷺ کی شریعت سے معارضہ کی گنجائش باقی نہیں رہی، اب جو اس قسم کا دعوی کرتا ہے یا شریعت کے کسی جز میں تغیر وتبدل کی بات کرتا ہے، تو وہ بالاجماع کافر ہے۔'' (إيثار الحق : 72)

۷ علامہ طحطاوی رحمہ اللہ (1231ھ) لکھتے ہیں:

وَيُشْتَرَطُ لِصِحَّةِ الْإِيْمَانِ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْرِفَةُ اسْمِهٖ إِذْ لَا تَتِمُّ الْمَعْرِفَةُ إِلَّا بِهٖ وَكَوْنِهٖ بَشَرًا مِّنَ الْعَرَبِ وَكَوْنِهٖ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اتِّفَاقًا لِّوُرُودِ ذٰلِكَ الْقَوَاطِعِ الْمُتَوَاتِرَةِ .

''متواتر اور قطعی الدلالہ نصوص کی بنا پر صحت ایمان کے لئے شرط ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اسم گرامی کا علم ہو، کیوں کہ نام کے بغیر معرفت ہوتی ہی نہیں۔ نیز یہ جاننا بھی شرط ہے کہ آپ ﷺ بشر ہیں، آپ کا تعلق عرب سے ہے اور آپ بالاتفاق خاتم النبیین ہیں۔'' (حاشية الطّحطاوي، ص 10)

۸ علامہ ابن عاشور رحمہ اللہ (1393ھ) لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْآيَةُ نَصٌّ فِي أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ فِي الْبَشَرِ، لِأَنَّ النَّبِيِّينَ عَامٌّ، فَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ هُوَ خَاتَمُهُمْ فِي صِفَةِ النُّبُوءَةِ، وَلَا يُعَكِّرُ عَلٰى نَصِّيَّةِ الْآيَةِ أَنَّ الْعُمُومَ دَلَالَتُهُ عَلَى الْأَفْرَادِ ظَنِّيَّةٌ لِأَنَّ ذٰلِكَ لِاحْتِمَالِ وُجُودِ مُخَصِّصٍ، وَقَدْ تَحَقَّقْنَا عَدَمَ الْمُخَصِّصِ بِالْاِسْتِقْرَاءِ. وَقَدْ أَجْمَعَ الصَّحَابَةُ عَلٰى أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَعُرِفَ ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَ بَيْنَهُمْ وَفِي الْأَجْيَالِ مِنْ بَعْدِهِمْ وَلِذٰلِكَ لَمْ يَتَرَدَّدُوا فِي تَكْفِيرِ مُسَيْلِمَةَ وَالْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ فَصَارَ مَعْلُومًا مِنَ الدِّينِ بِالضَّرُورَةِ فَمَنْ أَنْكَرَهُ، فَهُوَ كَافِرٌ خَارِجٌ عَنِ الْإِسْلَامِ وَلَوْ كَانَ مُعْتَرِفًا بِأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ لِلنَّاسِ كُلِّهِمْ. وَهٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْإِجْمَاعِ مُوجِبُ الْعِلْمِ الضَّرُورِيِّ كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ جَمِيعُ عُلَمَاءِنَا.

''یہ آیت رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر نص ہے، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، النبیین کا لفظ تمام انبیا کے لئے بولا گیا ہے اور خاتم کا معنی ہے صفت نبوت کو ختم کرنے والا، یہ کہہ کر کہ عموم کی اپنے افراد پر دلالت ظنی ہوتی ہے، اس عقیدے کو گدلانے کی کوشش کرنا بالکل غلط ہے، عموم کی دلالت اپنے تمام افراد پر منطبق ہوتی ہے، جب تک کہ کسی کی تخصیص نہ کردی جائے، نصوص شریعت میں استقرا سے معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملے میں کسی کی تخصیص نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گئی۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا خاتم الرسل والانبیا ہونے پر صحابہ کا اجماع ہے، یہ اس زمانے میں اور بعد کے زمانوں میں تواتر سے ثابت ہے۔ اسی لیے صحابہ نے مسیلمہ اور اسود عنسی کی تکفیر میں ذرا بھی توقف سے کام نہیں لیا، یہ ضروریات دین سے ہے۔ جو اس کا انکار کرے گا کافر ہوگا، بھلے وہ محمد ﷺ کو تمام انسانوں کا نبی مانتا ہو۔ اجماع کی یہ قسم علم یقینی کا فائدہ دیتی ہے، جیسا کہ ہمارے تمام علما نے بتایا ہے۔'' (التحرير والتنوير : 45/22)

۹ علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ (1182ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَشَرِيعَتُهُ بَاقِيَةٌ إِلٰى آخِرِ الدُّنْيَا وَهٰذَا أَمْرٌ مُّجْمَعٌ عَلَيْهِ وَأَمَّا نُزُولُ عِيسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الزَّمَانِ، فَهُوَ يَنْزِلُ مُتَّبِعًا لِّشَرِيْعَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَبْعُوثٍ .

''رسول اللہ ﷺ خاتم الرسل والنبیین ہیں اور آپ کی شریعت دنیا کے اختتام تک باقی رہے گی، اس پر اجماع ہے۔ سیدنا عیسی علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی شریعت کے متبع بن کر نازل ہوں گے، نہ کہ مبعوث ہو کر۔''

(التنوير شرح الجامع الصغير : 466/3)

۱۰ علامہ ابن باز رحمہ اللہ (1420ھ) فرماتے ہیں:

لَمَّا كَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ رَسُولًا عَامًّا إِلٰى جَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ اقْتَضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ أَنْ تَكُونَ شَرِيعَتُهُ أَوْفَى الشَّرَائِعِ وَأَكْمَلَهَا وَأَتَمَّهَا انْتِظَامًا لِّمَصَالِحِ الْعِبَادِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ، فَهُوَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﴾ وَتَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيثُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِأَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَهٰذَا أَمْرٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَمَعْلُومٌ بِالضُّرُورَةِ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ، وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهُ فَهُوَ كَافِرٌ كَاذِبٌ يُّسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ كَافِرًا.

''چونکہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور تمام جن و انس کی طرف رسول ہیں، اس لیے حکمت الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی شریعت انسانوں کی معاشی واقتصادی مصلحتوں کی تنظیم میں تمام شرائع سے کامل ترین ہو۔ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، اللہ فرماتے ہیں: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ ''محمد (ﷺ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔'' اسی طرح آپ کا خاتم النبیین ہونا، متواتر احادیث سے ثابت ہے، الحمد اللہ یہ اجماعی مسئلہ ہے اور ضروریات دین میں سے ہے۔ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا کافر اور جھوٹا ہے، اس سے توبہ کروائی جائے گی، توبہ کر لے تو ٹھیک، ورنہ اس کافر کو قتل کردیا جائے گا۔''

(مجموع فتاوی ابن باز: 2/222۔223)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی منقطع ہو چکی!:

ختم نبوت کی بحث میں یہ بات بداہۃً معلوم ہو جاتی ہے کہ جب نبوت ہی باقی نہ رہی، تو وحی کہاں باقی رہے گی، نبوت کے بعد وحی کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے، اسی لئے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:

أَلَا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ وَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ .

"خبردار! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے اور وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔"

(مسند الإمام أحمد :41/1، وسندهٗ حسنٌ)

مزید فرمایا:

إِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ .

"وحی منقطع ہو چکی ہے۔" (صحيح البخاري :2641)

سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا سے جب پوچھا گیا کہ آپ روتی کیوں ہیں تو فرمایا اس لئے روتی ہوں کہ، آسمان سے سلسلہ وحی منقطع ہو چکا ہے۔ (صحيح مسلم : 2454)

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (456ھ) لکھتے ہیں:

اِتَّفَقُوا أَنَّهٗ مُذْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَكَمُلَ الدِّينُ وَاسْتَقَرَّ وَأَنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَّزِيدَ شَيْئًا مِّنْ رَّأْيِهٖ بِغَيْرِ اسْتِدْلَالٍ مِّنْهُ وَلَا أَنْ يَّنْقُصَ مِنْهُ شَيْئًا، وَلَا أَنْ يُّبْدِلَ شَيْئًا مَّكَانَ شَيْءٍ وَّلَا أَنْ يُّحْدِثَ شَرِيعَةً وَّأَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَافِرٌ .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہے، دین مکمل ہو چکا ہے، اس کے بعد اب کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی رائے سے دین میں کمی بیشی کرے، کسی حکم کو تبدیل کرے یا کوئی نئی شریعت کھڑی کر دے، ایسا کرنے والا کافر ہے۔''

(مَراتِب الإجماع: 174)

مزید لکھتے ہیں:

إِذْ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ بِمَوْتِهِ وَمَنْ أَجَازَ ذٰلِكَ، فَقَدْ أَجَازَ كَوْنَ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ وَمَنْ أَجَازَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ وَحَلَّ دَمُهُ وَمَالُهُ .

''رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، جو وحی کے امکان کو درست سمجھتا ہے، وہ نبوت کے امکان کو درست سمجھتا ہے اور جو نبوت کے امکان کو درست سمجھے، وہ کافر ہے، اس کا خون اور مال حلال ہے۔''

(الإحكام في أصول الأحكام: 79/4)

ایک مقام پر صریح الفاظ میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے بعد تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں:

نَسَخَ عَزَّ وَجَلَّ بِمِلَّتِهِ كُلَّ مِلَّةٍ وَّأَلْزَمَ أَهْلَ الْأَرْضِ جِنَّهُمْ وَإِنْسَهُمْ اتِّبَاعَ شَرِيعَتِهِ الَّتِي بَعَثَهُ بِهَا وَلَا يَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ سِوَاهَا؛ وَأَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَانَبِيَّ بَعْدَهُ .

''نبی کریم ﷺ کی ملت کے ساتھ اللہ نے تمام ملتوں کو منسوخ کر دیا ہے اور جن وانس پر لازم قرار دیا ہے کہ وہ اس شریعت پر عمل کریں جس پر رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی ہے، اللہ اس شریعت کے علاوہ کوئی شریعت قبول نہیں کرتا۔ محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

(المحلّى : 28/1)

نیز لکھتے ہیں:

إِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مُذْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْهَانُ ذٰلِكَ أَنَّ الْوَحْيَ لَا يَكُونُ إِلَّا إِلٰى نَبِيٍّ، وَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب : 40).

"رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ وحی صرف نبی کی طرف آتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب : 40) "محمد ﷺ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن آپ ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔" (المحلّى : 46/1)

دوسری جگہ رقم طراز ہیں:

اَلنُّبُوَّةُ هِيَ الْوَحْيُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِأَنْ يَّعْلَمَ الْمُوحٰى إِلَيْهِ بِأَمْرٍ مَّا يَعْلَمُهُ لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ قَبْلُ، وَالرِّسَالَةُ هِيَ النُّبُوَّةُ وَزِيَادَةٌ، وَهِيَ بَعْثَتُهُ إِلٰى خَلْقٍ مَّا بِأَمْرٍ مَّا، هٰذَا مَا لَا خِلَافَ فِيهِ وَالْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ قَدْ مَاتَ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَاكِيًا عَنِ الْخَضِرِ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي﴾ (الكهف:82) فَصَحَّتْ نُبُوَّتُهُ، وَقَالَ تَعَالَى:

﴿وَلَكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب : 40).

''نبوت اس وحی کا نام ہے، جو اللہ اپنے بندے کی طرف بھیج کر اسے وہ بات بتاتا ہے، جسے وہ پہلے نہیں جانتا ہوتا۔ رسالت نبوت سے ایک زائد وصف کا نام ہے، وہ زائد وصف یہ ہے کہ رسول ایک نئی شریعت لاتا ہے، اس بات میں کوئی اختلاف نہیں۔ خضر علیہ السلام نبی ہیں اور وفات پا چکے ہیں، محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اللہ رب العزت نے خضر علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے خضر علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ''یہ کام میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا۔'' اس سے ان کا نبی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: محمد ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔'' (المحلّى :71/1)

علامہ ماوردی رحمہ اللہ (450ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُ خُصَّ بِانْتِهَاءِ الْوَحْيِ وَخَتْمِ النُّبُوَّةِ حَتَّى لَا يَنْزِلَ بَعْدَهُ وَحْيٌ وَّلَا يُبْعَثَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ فَصَارَ خَاتَمًا لِّلنُّبُوَّةِ مَبْعُوثًا إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً حَتَّى بُعِثَ إِلَى الْإِنْسِ وَالْجِنِّ.

''نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ کے بعد وحی اور نبوت ختم ہوگئی، آپ کے بعد وحی کا نزول نہیں ہوگا، آپ خاتم النبیین اور تمام مخلوقات حتی کہ جن وانس کی طرف مبعوث ہوئے ہیں۔'' (الحاوي الكبير : 9/9)

اے امت محمد! خبردار کسی دھوکہ باز کے دھوکہ میں نہ آیئے، کسی کی خیانت، کسی کی چرب زبانی اور کسی جھوٹے کی دلکش تعبیریں تمہارے دلوں میں تشکیک کا بدنما داغ نقش نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے پائیں۔ کائنات کا ہر بچہ اسی فطرت پہ جنم لیتا ہے کہ اگر اسے قوت گویائی ملے اور پوچھا جائے کہ مَنْ نَبِیُّكَ؟ تو اس کی زبان پہ یہی نعرہ ہوگا کہ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچے خواب نبوت کا جزو ہیں

① سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ .

”مومن کے خواب نبوت کا چھبیسواں جزء ہیں۔“

(التّمهيد لابن عبد البر : 282/1، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَسَنُ الْإِسْنَادِ . ”اس کی سند حسن ہے۔“

② سیدنا ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ .

”مومن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک ہے۔“

(مسند الإمام أحمد : 10/4، 11، سنن التّرمذي : 2278، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (6049) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ .

”مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں جزو ہے۔“

(صحيح مسلم : 2263)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ .

”مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزء ہے۔“

(صحیح البخاري : 6988، صحیح مسلم : 2263)

﴿٥﴾ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ .

”سچے خواب نبوت کا سترواں جزو ہیں۔“

(صحیح مسلم : 2265)

﴿٦﴾ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ، رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ .

”جب قیامت قریب ہوگی، تو مومنوں کو سچے خواب آئیں گے، مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہوتا ہے اور جو نبوت کا جزو ہو، وہ جھوٹ نہیں ہوتا۔“

(صحیح البخاري :7017، صحیح مسلم : 2263)

صحیح مسلم کے الفاظ ہیں:

إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ، وَأَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا .

”جب قیامت قریب ہوگی، تو مسلمان کے خواب جھوٹے نہیں ہوں گے، جو جتنا سچا ہوگا، اتنے اسے سچے خواب آئیں گے۔“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچے خواب نبوت کا جزو ہونے کا مفہوم و معنی:

وحی غیب کی خبریں معلوم کرنے کا ایک ذریعہ تھا، نبوت ختم ہونے سے وہ منقطع ہو چکا ہے، اب صرف سچے خواب باقی ہیں، اس سے دو چیزیں معلوم ہوتی ہیں، پہلی یہ کہ اب وحی کا نزول نہیں ہوگا، دوسری یہ کہ اب نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا، یعنی ظلی و بروزی نبوت وغیرہ کا اگر وجود تھا بھی، تو نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد باقی نہیں رہا۔

نیک خواب نبوت کا جزو ہیں۔ اس بارے میں وارد احادیث باہم مختلف ہیں، علمائے امت نے ان احادیث کی تطبیق اور معنی و مفہوم کچھ اس طور بیان کیا ہے۔

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (463ھ) لکھتے ہیں:

اِخْتِلَافُ آثَارِ هٰذَا الْبَابِ فِي عَدَدِ أَجْزَاءِ الرُّؤْيَا مِنَ النُّبُوَّةِ لَيْسَ ذٰلِكَ عِنْدِي بِاخْتِلَافِ تَضَادٍّ وَتَدَافُعٍ وَّاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّهُ يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنْ بَّعْضِ مَنْ يَّرَاهَا عَلٰى سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا أَوْ خَمْسَةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا أَوْ أَرْبَعَةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا أَوْ خَمْسِينَ جُزْءًا أَوْ سَبْعِينَ جُزْءًا عَلٰى حَسَبِ مَا يَكُونُ الَّذِي يَرَاهَا مِنْ صِدْقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَالدِّينِ الْمَتِينِ وَحُسْنِ الْيَقِينِ فَعَلٰى قَدْرِ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيمَا وَصَفْنَا تَكُونُ الرُّؤْيَا مِنْهُمْ عَلَى الْأَجْزَاءِ الْمُخْتَلِفَةِ الْعَدَدِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ فَمَنْ خَلَصَتْ لَهٗ نِيَّتُهٗ فِي عِبَادَةِ رَبِّهٖ وَيَقِينِهٖ وَصِدْقِ حَدِيثِهٖ كَانَتْ رُؤْيَاهُ أَصْدَقَ وَإِلَى النُّبُوَّةِ أَقْرَبَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”خواب کے اجزائے نبوت ہونے کی تعداد اگرچہ مختلف ہے، تاہم اس میں تضاد نہیں، واللہ اعلم! کیوں کہ بعض خواب چھیالیسواں اور بعض پنتالیسواں بعض چوالیسواں اور بعض پچیسواں یا سترواں جزو ہو سکتے ہیں۔ یہ خواب دیکھنے والے کے حسب حال ہوتا ہے، وہ کتنا سچا، امانت دار، متدین اور عقیدے میں پختہ ہے۔ جیسی کسی کی کیفیت ہے، ویسا اس کے خواب کا معاملہ ہے۔ واللہ اعلم، جو خلوص نیت کے ساتھ اپنے رب کی عبادت کرتا ہو، ایمان میں پختہ اور قول میں سچا ہو اس کے خواب زیادہ سچے اور نبوت کے زیادہ قریب ہیں۔“

(التّمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد : 283/1)

حافظ خطابی رحمہ اللہ (388ھ) لکھتے ہیں:

لَيْسَ مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ النُّبُوَّةَ تَتَجَزَّأُ وَلَا أَنَّ مَنْ جَمَعَ هٰذِهِ الْخِلَالَ كَانَ فِيهِ جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ مُكْتَسَبَةٌ وَّلَا مُجْتَلَبَةٌ بِالْأَسْبَابِ، وَإِنَّمَا هِيَ كَرَامَةٌ مِّنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَخُصُوصِيَّةٌ لِّمَنْ أَرَادَ إِكْرَامَهُ بِهَا مِنْ عِبَادِهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَاتِهِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ النُّبُوَّةُ بِمَوْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ وَجْهٌ آخَرُ وَهُوَ أَنْ يَّكُونَ مَعْنَى النُّبُوَّةِ هٰهُنَا مَا جَاءَ تْ بِهِ النُّبُوَّةُ وَدَعَتْ إِلَيْهِ الْأَنْبِيَاءُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ، يُرِيدُ أَنَّ هٰذِهِ الْخِلَالَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا مِّمَّا جَاءَ تْ بِهِ النُّبُوَّاتُ وَدَعَا إِلَيْهِ الْأَنْبِيَاءُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

”حدیث کا یہ معنی نہیں کہ نبوت ٹکڑوں میں منقسم ہو جاتی ہے اور نہ ہی یہ مطلب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جو ان خصائل کو جمع کر لے، اسے کسبی یا سببی نبوت حاصل ہو جائے گی۔ نبوت اللہ کی مرضی پر منحصر ہے، وہ جس پر چاہے کرم کردے اور نبوت عطا کردے، اللہ بخوبی جانتا ہے کہ کسے رسالت عطا کرنی ہے؟ اور نبی کریم ﷺ کی وفات حسرت آیات کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ نبوت کا معنی نبوی تعلیمات اور انبیا کی دعوت سے بھی کیا جا سکتا ہے، تب اس حدیث کا معنی ہوگا کہ نیک خواب نبوت کی تعلیمات اور انبیائے کرام کی دعوت کے پچیس اجزا میں سے ایک جز ہیں۔'' (معالم السّنن : 107/4)

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (449ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُ يَجِبُ أَنْ نَّعْلَمَ مَا مَعْنٰى كَوْنِ الرُّؤْيَا جُزْءً ا مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فَلَوْ كَانَتْ جُزْءً ا مِّنْ أَلْفِ جُزْءٍ مِّنْهَا لَكَانَ ذٰلِكَ كَثِيرًا فَنَقُولُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقِ : إِنَّ لَفْظَ النُّبُوَّةِ مَأْخُوذٌ مِّنَ النَّبَإِ وَالْإِنْبَاءُ، وَهُوَ الْإِعْلَامُ فِي اللُّغَةِ وَالْمَعْنٰى أَنَّ الرُّؤْيَا إِنْبَاءٌ صَادِقٌ مِّنَ اللّٰهِ، لَا كَذِبٌ فِيهِ كَمَا أَنَّ مَعْنَى النُّبُوَّةِ الْإِنْبَاءُ الصَّادِقُ مِنَ اللّٰهِ الَّذِي لَايَجُوزُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ فَتَشَابَهَتِ الرُّؤْيَا النُّبُوَّةَ فِي صِدْقِ الْخَبَرِ عَنِ الْغَيْبِ.

''نبوت کا ہزارواں جزو ہونا بھی بہت بڑی بات ہے، تو آخر کیوں خواب کو نبوت کا جزو قرار دیا گیا، ضروری ہے کہ اس کے مفہوم کا ادراک کیا جائے، ملاحظہ کیجئے: نبوت کا لفظ خبر دینے سے ماخوذ ہے، معنی اس کا یہ ہے کہ خواب اللہ کی طرف سے سچی خبر ہے، اس میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ نبوت اللہ کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے سچی خبر ہے، یہ جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ تو یہاں خواب کو نبوت سے تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ شبہ خبر کی سچائی ہے۔'' (شرح صحیح البخاري : 517/9)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (597ھ) لکھتے ہیں:

رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَلِهٰذَا الْحَدِيثِ وَجْهَانِ : أَحَدُهُمَا : أَنَّ النُّبُوَّةَ لَمَّا كَانَتْ تَتَضَمَّنُ اطِّلَاعًا عَلٰى أُمُورٍ يَّظْهَرُ تَحْقِيقُهَا فِيمَا بَعْدُ، وَقَعَ التَّشْبِيهُ لِرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ بِهَا، وَالثَّانِي : أَنَّهٗ لَمَّا كَانَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ ثَبَتَتْ نُبُوَّتُهُمْ بِمُجَرَّدِ الْوَحْيِ فِي النَّوْمِ، وَجَمَاعَةٌ أُخْرٰى ابْتَدَءُوا بِالْوَحْيِ فِي الْمَنَامِ ثُمَّ رَقُّوا إِلَى الْوَحْيِ وَالْيَقَظَةِ، حَسَنَ التَّشْبِيهِ، فَإِنْ قِيلَ : فَمَا وَجْهُ حَصْرِهَا بِسِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ؟ فَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيَ فِي النُّبُوَّةِ ثَلَاثًا وَّعِشْرِينَ سَنَةً، أَقَامَ مِنْهَا بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَكَانَ يُوحٰى إِلَيْهِ فِي مَنَامِهٖ فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَّهِيَ نِصْفُ سَنَةٍ، فَصَارَتْ هٰذِهِ الْمُدَّةُ جُزْءًا مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنْ أَيَّامِ نُبُوَّتِهٖ وَقَدْ تَوَاطَأَ عَلٰى رِوَايَةِ هٰذَا اللَّفْظِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ، وَأَخْرَجَ فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ عُبَادَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَدْ رَوٰى مُسْلِمٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ، فَعَلٰى هٰذَا تَكُونُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ مُخْتَلِفَةً، فَأَدْنَاهَا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا وَّأَعْلَاهَا مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ، وَقَالَ ابْنُ جَرِيرٍ : فَأَمَّا قَوْلُهُ : مِنْ سَبْعِينَ، فَعَامٌّ فِي كُلِّ رُؤْيَا صَالِحَةٍ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ، بِأَيِّ أَحْوَالِهٖ كَانَ وَعَلٰى أَيِّ حَالٍ رَّآهَا، وَأَمَّا جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ فَحَالَةُ مَنْ يَّكُونُ مِنْ أَهْلِ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي السَّبُرَاتِ، وَالصَّبْرُ عَلَى الْمَكْرُوهَاتِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، قَالَ : وَقَدْ رُوِيَ : جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءًا، وَذٰلِكَ لِمَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَحْوَالِ .

''مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزء ہے۔اس حدیث کے دو معنی ہیں۔ نبوت میں ایسے امور کی خبر ہوتی ہے، جنہوں نے بعد میں وقوع پذیر ہونا ہوتا ہے، چنانچہ مومن کے خواب کو بھی اسی سے تشبیہ دی گئی ہے۔تشبیہ کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض انبیا کی نبوت کا ثبوت یہ تھا کہ نیند میں ان کو اللہ کی طرف سے وحی ہوئی اور بعض انبیا کو نبوت سے پہلے سچے خواب آتے رہے، پھر انہیں حالت بیداری میں وحی ہونے لگی۔ یہاں سوال اٹھتا ہے کہ آخر چھیالیسواں جز کہنے کا کیا مقصد؟ بعض علمانے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا عرصہ تیئس سال پر محیط ہے۔ تیرہ برس مکہ میں گزرے اور نبوت کے ابتداء میں چھ ماہ تک آپ ﷺ کو خواب آتے رہے، تو یہ مدت نبوت کے تیئس برس کا چھیالیسواں حصہ بنتی ہے۔ یہ چھیالیسویں جز والی حدیث صحیحین میں صحابہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام کی ایک جماعت، سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ صحیح مسلم کی سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت کے الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ خواب نبوت کا سترواں جز ہے۔ اس حدیث کے مطابق مومن کے خواب کی مختلف کیفیات ہوتی ہیں۔ خواب کی ادنی کیفیت 70 واں جز اور اعلیٰ کیفیت چھیالیسواں جز ہے۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ 70 واں جز عام ہے، یہ وہ خواب ہے، جو ہر مسلمان دیکھتا ہے، وہ کسی بھی حالت وکیف میں ہو۔ جب کہ چھیالیسواں جز ان لوگوں کے لئے ہے، جو سخت سردی میں اچھی طرح وضو کرتے ہیں، مکروہات پر صبر کرتے ہیں اور نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی روایت ہوا کہ خواب پنتالیسواں جز ہے، اسے بھی مختلف احوال وکیف پر محمول کیجئے۔'' (كشف المُشكِل من حديث الصّحيحين : 77/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ : لَمَّا كَانَتِ النُّبُوَّةُ تَتَضَمَّنُ اطِّلَاعًا عَلٰى أُمُورٍ يَّظْهَرُ تَحْقِيقُهَا فِيمَا بَعْدُ، وَقَعَ تَشْبِيهُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ بِهَا .

''ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبوت میں ایسے امور کی خبر ہوتی ہے، جنہوں نے بعد میں وقوع پذیر ہونا ہوتا ہے، مومن کے خواب کو بھی اسی سے تشبیہ دی گئی ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 367/12)

مزید لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ التِّينِ : مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ الْوَحْيَ يَنْقَطِعُ بِمَوْتِي وَلَا يَبْقٰى مَا يُعْلَمُ مِنْهُ مَا سَيَكُونُ إِلَّا الرُّؤْيَا .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بقول ابن تین، اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ میری وفات کے ساتھ ہی وحی منقطع ہو جائے گی اور آئندہ کی خبریں صرف خواب کے ذریعے ہی بتائی جا سکیں گی۔“ (فتح الباري شرح صحيح البخاري : 376/12)

نیز فرماتے ہیں:

اَلرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ وَإِنْ كَانَتْ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ فَهِيَ بِاعْتِبَارِ صِدْقِهَا لَا غَيْرُ وَإِلَّا لَسَاغَ لِصَاحِبِهَا أَنْ يُسَمّٰى نَبِيًّا .

”سچے خواب کو نبوت کا جز کہنے کی وجہ مشابہت سچائی ہے، کوئی اور نہیں، وگرنہ تو سچا خواب دیکھنے والا نبی کہلاتا۔“

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 20/1)

مزید لکھتے ہیں:

قَوْلُهٗ : لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ....

وَظَاهِرُ الِاسْتِثْنَاءِ مَعَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ أَنَّ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ أَنَّ الرُّؤْيَا نُبُوَّةٌ وَّلَيْسَ كَذٰلِكَ لِمَا تَقَدَّمَ أَنَّ الْمُرَادَ تَشْبِيهُ أَمْرِ الرُّؤْيَا بِالنُّبُوَّةِ أَوْ لِأَنَّ جُزْءَ الشَّيْءِ لَا يَسْتَلْزِمُ ثُبُوتَ وَصْفِهٖ لَهٗ كَمَنْ قَالَ : أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَافِعًا صَوْتَهٗ لَا يُسَمّٰى مُؤَذِّنًا وَلَا يُقَالُ : إِنَّهٗ أَذَّنَ وَإِنْ كَانَتْ جُزْءًا مِنَ الْأَذَانِ وَكَذَا لَوْ قَرَأَ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ قَائِمٌ لَّا يُسَمّٰى مُصَلِّيًا وَّإِنْ كَانَتِ الْقِرَاءَةُ جُزْءًا مِّنَ الصَّلَاةِ وَيُؤَيِّدُهٗ حَدِيثُ أُمِّ كُرْزٍ ... قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ، أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ ....

وَلِأَبِي يَعْلٰى مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَّفَعَهُ إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ وَلَا نَبِيَّ وَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلٰكِنْ بَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا : وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالَ : رُؤْيَا الْمُسْلِمِينَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ.

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نبوت سے صرف سچے خواب باقی رہ گئے ہیں۔''

یہاں استثنا کے ظاہری الفاظ سے اشتباہ ہوتا ہے کہ سچے خواب کو نبوت کہا گیا ہے، حالاں کہ ایسا نہیں ہے۔ خواب کو نبوت کے ایک جز سے تشبیہ دی گئی ہے اور کسی چیز کے جز کے حصول سے اس چیز کا حصول لازم نہیں آتا، جیسے اگر کوئی بلند آواز سے لا الہ الا اللہ کہے تو اسے موذن نہیں کہا جائے گا، حالاں کہ یہ کلمہ اذان کا ایک جز ہے۔ اسی طرح کوئی قرآن کی آیت پڑھے، تو اسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے نماز پڑھی ہے۔ حالاں کہ قرآن کی آیت پڑھنا نماز کا جز ہے۔۔۔

اس مفہوم کی تائید سیدہ ام کرز رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ہوتی ہے، بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: نبوت ختم ہو چکی اور اب صرف مبشرات باقی ہیں، اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، جب کہ امام ابن خزیمہ و امام ابن حبان نے صحیح قرار دیا ہے۔

مسند ابی یعلی میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: ''رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی میرے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں، مبشرات البتہ باقی ہیں، صحابہ نے عرض کیا: مبشرات سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا ایک جزو ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 375/12)

مزید فرماتے ہیں:

قَالَ الْخَطَّابِيُّ : قِيلَ : مَعْنَاهُ أَنَّ الرُّؤْيَا تَجِيءُ عَلٰى مُوَافَقَةِ النُّبُوَّةِ لَا أَنَّهَا جُزْءٌ بَاقٍ مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَقِيلَ : الْمَعْنٰى أَنَّهَا جُزْءٌ مِّنْ عِلْمِ النُّبُوَّةِ لِأَنَّ النُّبُوَّةَ وَإِنِ انْقَطَعَتْ فَعِلْمُهَا بَاقٍ .

''حافظ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض کے مطابق خواب علم نبوت کی موافقت میں آتے ہیں، یہ نبوت کا جز نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ خواب علم نبوت کا ایک جز ہیں، کیوں کہ نبوت تو ختم ہو چکی لیکن اس کا علم باقی ہے۔''

(فتح الباري :363/12)

حافظ عراقی رحمہ اللہ (806ھ) لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الرُّؤْيَا إِنْ كَانَتْ لِنَبِيٍّ فَهِيَ وَحْيٌ وَّإِنْ كَانَتْ لِغَيْرِهٖ فَلَيْسَتْ وَحْيًا، وَأَمَّا قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : إِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، فَإِنَّهٗ سَمّٰى مَا يَقَعُ لِغَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ مِنَ الرُّؤْيَا مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ عَلٰى طَرِيقِ التَّشْبِيهِ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ النُّبُوَّةِ لٰكِنَّهَا تُشْبِهُهَا فِي صُورَتِهَا وَصِحَّتِهَا .

''یاد رکھیے کہ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے، غیر نبی کا خواب وحی نہیں ہوتا۔ رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ سچے خواب مبشرات نبوت سے ہیں، تو یہ تشبیہ ہے، خواب نبوت تو نہیں، لیکن اپنی صورت اور سچائی میں نبوت کے مشابہ ضرور ہیں۔“

(طرح التثریب : 183/4)

ابوزرعہ ابن عراقی رحمہ اللہ (826ھ) لکھتے ہیں:

لَا يُتَخَيَّلُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رُؤْيَا الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فَإِنَّ الرُّؤْيَا إِنَّمَا هِيَ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فِي حَقِّ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَيْسَتْ فِي حَقِّ غَيْرِهِمْ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ وَلَا يُمْكِنُ أَنْ يَّحْصُلَ لِغَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ جُزْءٌ مِّنَ النُّبُوَّةِ وَإِنَّمَا الْمَعْنٰى أَنَّ الرُّؤْيَا الْوَاقِعَةَ لِلصَّالِحِ تُشْبِهُ الرُّؤْيَا الْوَاقِعَةَ لِلْأَنْبِيَاءِ الَّتِي هِيَ فِي حَقِّهِمْ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فَأَطْلَقَ أَنَّهَا مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ عَلٰى طَرِيقِ التَّشْبِيهِ، قَالَ الْخَطَّابِيُّ : وَإِنَّمَا كَانَتْ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ فِي الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ دُونَ غَيْرِهِمْ لِأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ يُوحٰى إِلَيْهِمْ فِي مَنَامِهِمْ كَمَا يُوحٰى إِلَيْهِمْ فِي الْيَقَظَةِ، ثُمَّ قَالَ : وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَاهُ أَنَّ الرُّؤْيَا تَجِيءُ عَلٰى مُوَافَقَةِ النُّبُوَّةِ لَا أَنَّهَا جُزْءٌ بَاقٍ مِّنَ النُّبُوَّةِ، وَقَالَ آخَرُ : مَعْنَاهُ إِنَّهَا جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ وَعِلْمُ النُّبُوَّةِ بَاقٍ وَّالنُّبُوَّةُ غَيْرُ بَاقِيَةٍ

”اس سے یہ دلیل نہیں لی جاسکتی کہ سچے خواب نبوت کا کوئی جزو ہیں، انبیا کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق میں تو یقیناً ایسا ہی ہے، لیکن سب کے لئے ایسا نہیں اور نہ یہ ممکن ہے کہ غیر نبی کو نبوت کا کوئی جز حاصل ہو جائے۔ مطلب یہ ہے کہ نیک آدمی کے خواب انبیا کے خوابوں کے مشابہ ہوتے ہیں، تو یہاں تشبیہ بیان کی گئی ہے۔ خطابی کہتے ہیں کہ یہ خواب انبیا کے لئے تو نبوت کا جز ہوتے ہیں غیر انبیا کے لئے نہیں۔ انبیا کو نیند میں بھی اسی طرح وحی کی جاتی ہے جس طرح حالت بیداری میں کی جاتی ہے۔ اسی لئے بعض علما کہتے ہیں کہ خواب نبوت کی موافقت میں آتے ہیں، انہیں بذاتہ نبوت کا جز نہیں کہا جا سکتا۔ بعض علما نے کہا ہے کہ خواب علم نبوت کا جز ہیں اور نبوت کا علم باقی ہے، جبکہ نبوت باقی نہیں ہے۔"

(طرح التّثریب : 214/8)

علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (804ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ : إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، يَعْنِي بَعْدَهٗ، وَكَذَا رَوٰى مُفَسَّرًا : لَيْسَ يَبْقٰى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، يُرِيدُ أَنَّ الْوَحْيَ يَنْقَطِعُ بِمَوْتِهٖ، فَلَا يَبْقٰى مَا يُعْلَمُ أَنَّهٗ سَيَكُونُ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد نبوت باقی نہ رہے گی، البتہ سچے خواب باقی رہیں گے۔ مراد یہ تھی کہ وحی آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی ختم ہو جائے گی اور آئندہ کی باتیں جاننے کا صرف ایک ذریعہ ہوگا، اچھے خواب۔"

(التّوضیح شرح الجامع الصّحیح : 147/32)

علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (804ھ) لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْنٰی «اِقْتَرَبَ الزَّمَانُ» فِيهِ أَقْوَالٌ : إِذَا دَنَا قِيَامُ السَّاعَةِ، قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ : مَعْنَاهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، إِذَا اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ، وَقُبِضَ أَكْثَرُ الْعِلْمِ، وَدُرِسَتْ مَعَالِمُ الدِّيَانَةِ بِالْهَرْجِ وَالْفِتْنَةِ، فَكَانَ النَّاسُ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ يَحْتَاجُونَ إِلٰى مُذَكِّرٍ وَّمُجَدِّدٍ لِّمَا دُرِسَ مِنَ الدِّينِ، كَمَا كَانَتِ الْأُمَمُ قَبْلَنَا تَذْكُرُ بِالنُّبُوَّةِ، فَلَمَّا كَانَ نَبِيُّنَا عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ خَاتَمَ الرُّسُلِ وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الزَّمَانِ مَا يُشْبِهُ الْفَتْرَةَ عُوِّضُوا بِمَا مُنِعَ مِنَ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ بِالرُّؤْيَا الصَّادِقَةِ الَّتِي هِيَ جُزْءٌ مِّنْ كَذَا الْآتِيَةِ بِالتَّبْشِيرِ وَالْإِنْذَارِ.

''میرے مطابق اِقْتَرَبَ الزَّمَانُ'' کا معنی قرب قیامت ہے۔ابن بطال اس کا معنی یہ بیان کرتے ہیں: جب قیامت قریب آجائے گی اور علم کا کثیر حصہ اٹھا لیا جائے گا، ہرج (قتل) اور فتنہ کی وجہ سے دیانت کے نشان مٹ جائیں گے، لوگ فترۃ (انقطاع وحی) کی کیفیت میں ہوں گے، جن کو ایک واعظ اور دین کے مٹائے ہوئے نشانات کو ایک مجدد کی ضرورت ہوگی، پہلی امتوں کی طرف ایک نبی بھیج دیا جاتا تھا، لیکن ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اور نبوت کے بعد قریب الفترۃ زمانے میں سچے خوابوں کا آپشن باقی رکھا گیا جو کہ بشارت دینے اور ڈرانے کے لئے نبوت کا ایک جز ہیں۔''

(التّوضیح شرح الجامع الصّحیح : 204-203/32)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت اور قیصر و کسریٰ کی ہلاکت

قیصر و کسری کی حکومت کا ختم ہو جانا معجزات نبوت سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق ایک پیشین گوئی فرمائی اور وہ پوری ہو گئی، ملاحظہ ہو:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى، فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

”کسری کی ہلاکت کے بعد کوئی کسری اور قیصر کی ہلاکت کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، آپ قیصر و کسریٰ کے خزانے اللہ کی راہ میں ضرور خرچ کریں گے۔“

(صحيح البخاري : 3818، صحيح مسلم : 2918)

حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الشَّافِعِيُّ وَسَائِرُ الْعُلَمَاءِ : مَعْنَاهُ لَايَكُونُ كِسْرٰى بِالْعِرَاقِ وَلَا قَيْصَرُ بِالشَّامِ كَمَا كَانَ فِي زَمَنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِانْقِطَاعِ مُلْكِهِمَا فِي هٰذَيْنِ الْإِقْلِيمَيْنِ فَكَانَ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا كِسْرٰى فَانْقَطَعَ مُلْكُهٗ وَزَالَ بِالْكُلِّيَّةِ مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ وَتَمَزَّقَ مُلْكُهٗ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّاضْمَحَلَّ بِدَعْوَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا قَيْصَرُ فَانْهَزَمَ مِنَ الشَّامِ وَدَخَلَ أَقَاصِي بِلَادِهٖ فَافْتَتَحَ الْمُسْلِمُونَ بِلَادَهُمَا وَاسْتَقَرَّتْ لِلْمُسْلِمِينَ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَأَنْفَقَ الْمُسْلِمُونَ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا أَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهٖ مُعْجِزَاتٌ ظَاهِرَةٌ.

''امام شافعی رحمہ اللہ اور دیگر تمام علما اس حدیث کا معنی یوں بیان کرتے ہیں کہ عراق میں کسری اور شام میں قیصر دوبارہ اتنا عروج حاصل نہیں کر سکیں گے، جتنا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دو خطوں میں قیصر و کسری کی بادشاہت ڈھے جانے کی خبر دی تھی۔ یوں کسری کی بادشاہت تو بالکلیہ ختم ہوگئی، اس کا وجود ہی باقی نہ رہا اور قیصر شام سے شکست خوردہ دور دراز کچھ علاقوں میں سمٹ کر رہ گیا، مسلمانوں نے ان ملکوں کو فتح کیا اور وہاں اسلامی حکومت قائم کی۔ پھر فرمان نبوی کے عین مطابق انہوں نے قیصر و کسریٰ کے خزانے راہ خدا میں خرچ کر دیے، یہ نبی ﷺ کے واضح معجزات ہیں۔''

(شرح مسلم : 43/18)

علامہ ابو زرعہ ابن العراقی رحمہ اللہ (824ھ) لکھتے ہیں:

مِمَّا انْقَرَضَ، وَلَمْ يَعُدْ بَقَاءُ اسْمِ قَيْصَرَ لِأَنَّ مُلُوكَ الرُّومِ لَا يُسَمَّوْنَ الْآنَ بِالْأَقَاصِرَةِ، وَذَهَبَ ذٰلِكَ الِاسْمُ عَنْ مُّلْكِهِمْ فَصَدَقَ أَنَّهٗ لَا قَيْصَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْأَوَّلِ، وَظَهَرَ بِذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهٗ : لَا كِسْرٰى عَلٰى ظَاهِرِهٖ مُطْلَقًا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قیصر کی سلطنت جب ٹوٹ گئی، تو قیصر کا نام ختم ہو گیا، روم کے بادشاہ اب قیصر نہیں کہلاتے، ان کے بادشاہوں کا یہ لقب مٹ کے رہ گیا اور رسول ﷺ کا فرمان سچ ثابت ہوا کہ اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسریٰ کے بارے میں آپ کا فرمان ظاہر پر ہی محمول تھا۔"

(طرح التثریب : 252/7)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتی نبی

دین اسلام میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی امتی نبی یا خلیفہ نبی کی بعثت کا کوئی تصور نہیں ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَكَبُرَا عَلَيَّ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا، فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا، صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ.

”خواب میں میرے پاس زمین کے خزینے لائے گئے، پھر دو سونے کے کڑے میری ہتھیلیوں پہ رکھ دیے گئے، یہ مجھ پر بھاری ہوئے تو اللہ نے وحی کی کہ ان پر پھونک دیجیے، میں نے پھونک دیا، تو وہ اڑ گئے، ان کی تعبیر میں نے اپنی زندگی میں موجود دو کذابوں سے کی، ایک صنعاء کا اور دوسرا یمامہ کا رہائشی ہوگا۔“ (صحیح البخاري: 4374، صحیح مسلم: 2274)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ : لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ، مَا رَأَيْتُ، وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكَ أُرَى الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا أُرِيتُ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي، أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ .

"رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کے ساتھ مدینہ آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد مجھے نبی بنا دیں، تو میں ان کی اطاعت کر لیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس گئے، سیدنا ثابت بن قیس آپ کے ساتھ تھے، آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ نے مسیلمہ سے کہا: میں تجھے یہ چھڑی بھی نہیں دوں گا، یقیناً تیرے متعلق اللہ کا فیصلہ ضرور پورا ہوگا۔ اگر تو نے میری اطاعت نہ کی، تو اللہ تجھے برباد کر دے گا۔ میں نے تیرے متعلق ایک خواب دیکھا تھا، وہ پورا ہو کر رہے گا۔ اب تیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید باتوں کا جواب ثابت بن قیس دیں گے، یہ کہہ کر آپ ﷺ وہاں سے واپس چلے آئے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ان خوابوں کے متعلق سوال کیا، تو مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ خواب یہ ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں دو کڑے دیکھے، مجھے یہ بوجھل محسوس ہوئے۔ پھر نیند میں مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونکوں، میں نے ان پر پھونک دیا، وہ اڑ گئے۔ ان کی تعبیر میں نے دو کذابوں سے کی ہے، جو میرے بعد پر پرزے نکالیں گے، ان میں ایک اسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ ہے۔" (صحيح البخاري :4373، صحيح مسلم : 2273)

صحیح بخاری (4378) میں الفاظ ہیں:

فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ : إِنْ شِئْتَ خَلَّيْتَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْأَمْرِ، ثُمَّ جَعَلْتَهُ لَنَا بَعْدَكَ .

"مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اگر آپ اپنے بعد نبوت میرے حوالے کر دیں، تو میں فی الوقت نبوت کا دعوی نہیں کرتا۔"

سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ : آنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ : قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ، قَالَ : فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ : فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ، قُلْتُ : لَأَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيْلِمَةَ، لَعَلِّي أَقْتُلَهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ : فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ، كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ : فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ : وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهِ.

''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تو آپ نے پوچھا: آپ وحشی ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا: حمزہ کو قتل آپ نے کیا تھا؟ عرض کیا: جی! آپ کو صحیح خبر پہنچی ہے۔ فرمایا: آپ میرے سامنے آنے سے اجتناب کیجئے گا، میں وہاں سے چلا آیا، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب کے فتنہ نے زور پکڑا، تو دل میں خیال آیا کہ مسیلمہ کو میں قتل کروں گا، تا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا بوجھ میرے سر سے اتر جائے۔ میں اس سے جنگ کرنے والے لشکر میں شامل ہو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دیوار کے شگاف میں کھڑا ہے، جو خاکستری اونٹ کی طرح گندم گوں تھا اور اس کے بال پراگندہ تھے۔ میں نے اسے دیکھا، تو اپنا نیزہ اس کے سینے میں پیوست کر دیا اور اس کا سینہ پیٹھ تک چر گیا، پھر ایک انصاری نے تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔''

(صحيح البخاري :4072)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ مُسَيْلِمَةَ بَعَثَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا ابْنُ أُثَالِ بْنِ حُجْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَشْهَدَانِ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ؟، قَالَا : نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ، لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَفْدًا قَتَلْتُكُمَا .

''مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی بھیجے، ایک اثال بن حجر تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: محمد ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے ہو؟ کہنے لگے: ہم مسیلمہ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں، اگر میں قاصدوں کا قتل روا رکھتا تو، تمہیں قتل کر دیتا۔'' (مسند أبي يعلى : 5097، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

(مَجمع الزّوائد : 314/5)

سیدنا نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ، قَالَ لِلرَّسُولَيْنِ : فَمَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا؟ قَالَا : نَقُولُ كَمَا قَالَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا .

''رسول اللہ ﷺ نے جب مسیلمہ کا خط پڑھا، تو آپ نے قاصدوں سے پوچھا، آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ کہنے لگے: وہی جو خط میں لکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے قانون میں قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا، وگرنہ میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔''

(مسند الإمام أحمد :487/3، سنن أبي داود :2761، وسندهٗ حسنٌ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

(العلل الكبير للترمذي : 715)

امام حاکم رحمہ اللہ (143/2، 52/3) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر "صحیح" کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

صحیح بخاری (4379) میں ہے کہ اسود عنسی کو بھی قتل کر دیا گیا تھا۔

محل استشہاد:

ان احادیث پر تدبر کیجئے! مسیلمہ کذاب نبی کریم ﷺ سے کہتا ہے کہ میں آپ کا مطیع بن جاتا ہوں، بشرطیکہ آپ کے بعد نبوت میرے پاس ہو گی، لیکن آپ ﷺ اسے ایک چھڑی دینے کو بھی تیار نہیں ہوتے۔

یہ اس نے ارادہ ظاہر کیا تھا، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے کچھ نہیں کہا، وگرنہ اسے قتل کر دیا جاتا، بعد میں جب اس نے دو قاصد بھیجے، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا کہ اگر قاصد قتل نہ کرنے کا قانون آڑے نہ آتا، تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔

اس حدیث سے امتی نبی کے وجود کی بھی نفی ہوتی ہے، کیوں کہ مسیلمہ نے کہا تھا، میں آپ کا تبع بن جاتا ہوں، بشرطیکہ آپ کے بعد مجھے نبوت ملے، یعنی وہ امتی بننے کو تیار تھا، لیکن اس کے باوجود نبی ﷺ نے اسے نبوت عطا نہیں کی، بلکہ کذاب قرار دے کر واضح کر دیا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ وہ آپ کے بعد نبوت کی بات کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ اسے عطا نہیں کرتے، بلکہ کذاب قرار دیتے ہیں، یعنی آپ ﷺ اپنے عمل سے لَا نَبِيَّ بَعْدِي والی حدیث کا معنی متعین کر رہے ہیں، سمجھا رہے ہیں کہ اس حدیث کو اپنے ظاہری معنی پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا جائے گا، اس کا کوئی دوسرا معنی نہیں کیا جائے گا۔ اجماع امت بھی اسی معنی کا موید ہے، نہ کہ کسی دوسرے معنی کا۔ فافہم! فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ يُؤْمِنُونَ﴾ (الجاثية : 6)

''اللہ کی کتاب اور اس کی آیات کے بعد کس پر ایمان لاؤ گے۔''

مذکورہ صدر احادیث پر ایک اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب تو نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں نبوت کا دعوی کر چکے تھے، چنانچہ یہ کہنا کیوں کر درست ہے کہ میرے بعد وہ نبوت کا دعوی کریں گے۔ جواب یہ ہے کہ بَعْدِي کا معنی یہاں یہ ہے کہ میرے دعوی نبوت کے بعد لوگ نبوت کا دعوی کریں گے، یہ معنی نہیں کہ میری وفات کے بعد لوگ نبوت کا دعوی کریں گے۔ یہ بات ہر وہ شخص سمجھ سکتا ہے، جس کا فہم حدیث و کار محدثین سے ادنی سا بھی مَس ہو، اس معنی پر قرائن یہ ہیں:

① آپ ﷺ نے مسیلمہ سے کہا تھا کہ مجھے تیرے متعلق خبر دے دی گئی ہے، یعنی آپ ﷺ کو بذریعہ وحی بتا دیا گیا تھا کہ اب یہ شخص نبوت کا دعوی کرے گا۔

② پھر رسول اللہ ﷺ کے دور ہی میں انہوں نے نبوت کا دعوی کر دیا تھا، آپ ﷺ نے اسی لئے فرمایا تھا:

أَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا، صَاحِبَ صَنْعَاءَ، وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ .

''میں نے ان دو کڑوں کی تعبیر صنعاء اور یمامہ کے دو جھوٹوں سے کی ہے۔''

اس سے واضح ہوتا ہے کہ بَعْدِي سے مراد وہاں یہ تھی کہ میرے دعوی نبوت کے بعد جو دو لوگ نبوت کا دعوی کریں گے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اشتباہ:

قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ قَدْ ظَهَرَ، فَلَوْ عُدَّ مَنْ تَنَبَّأَ مِنْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْآنِ، مِمَّنِ اشْتُهِرَ بِذٰلِكَ وَعُرِفَ وَاتَّبَعَتْهُ جَمَاعَةٌ عَلٰى ضَلَالَتِهٖ؛ لَوُجِدَ هٰذَا الْعَدَدُ فِيهِمْ وَمَنْ طَالَعَ كُتُبَ الْخَبَرِ وَالتَّارِيخِ عَرَفَ صِحَّةَ هٰذَا، فَلَوْلَا التَّطْوِيلُ لَسَرَدْنَا مِنْهُمْ هٰذَا الْعَدَدَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''یہ حدیث پوری ہو چکی ہے، رسول اللہ ﷺ کے دور سے لے کر اب تلک کے جھوٹے مدعیان نبوت کا شمار کیا جائے تو اس تعداد کو پہنچ جائیں گے، طوالت کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم ان کا ذکر کر دیتے، تاریخ کا مطالعہ کرنے والے تو یہ بات جانتے ہیں۔'' (إكمال المُعلِم :463/8)

اس عبارت سے یہ سمجھ لیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جن جھوٹے داعیان نبوت کے بارے میں بتایا تھا، ان کی تعداد پوری ہو گئی ہے، لہٰذا اب جو آئے گا وہ سچا ہی ہوگا، لیکن یہ محض ایک شبہ ہی ہے:

ایں خیال است و محال است و جنوں

کیونکہ یہ قاضی صاحب رحمہ اللہ کا خیال ہے، ممکن ہے کہ تیس نہ آئے ہوں اور انہوں نے کمزور دلائل کی بنیاد پر سمجھ لیا کہ تیس پورے ہو گئے۔

اصل یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد جو کوئی بھی نبوت کا دعوی کرے گا، جھوٹا ہے

علامہ شاطبی رحمہ اللہ (790ھ) لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَكُونَ تَجْدِيدَ وَحْيٍ بِحُكْمٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ بِالْإِجْمَاعِ.

”رسول اللہ ﷺ کے بعد تجدید وحی کا دعوی بالاجماع ممنوع ہے۔“

(الاعتصام :1/260۔261)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم کا معنی

مذکورہ بالا سطور میں ''خاتم النبیین'' کا معنی بیان کر دیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، خود رسول اللہ ﷺ نے اس کی تشریح کی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ صحابہ و تابعین وائمہ محدثین رحمہم اللہ نے بھی یہی تشریح کی ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے، لیکن اہل زیغ کا ہمیشہ سے وطیرہ رہا کہ وہ الفاظ کے معانی و مطالب میں من مانیاں کرتے آئے ہیں۔

علامہ شاطبی رحمہ اللہ (790ھ) ایک جھوٹے مدعی نبوت کے بارے میں لکھتے ہیں:

لَقَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ طَلَبَةِ ذٰلِكَ الْبَلَدِ الَّذِي احْتَلَّهٗ هٰذَا الْبَائِسُ، وَهُوَ مَالِقَةُ، آخِذًا يَنْظُرُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الأحزاب : 40)، وَهَلْ يُمْكِنُ تَأْوِيلُهٗ؟ وَجَعَلَ يَطْرُقُ إِلَيْهِ الْاِحْتِمَالَاتِ، لِيُسَوِّغَ إِمْكَانَ بَعْثِ نَبِيٍّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَقْتَلُ هٰذَا الْمُفْتَرِي عَلٰى يَدِ شَيْخِ شُيُوخِنَا أَبِي جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

''مالقہ شہر کے باسی ایک بدحال طالب علم کو میں نے سنا کہ وہ ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الأحزاب : 40)، کی تاویل کرتا تھا۔ وہ اس میں معنوی احتمالات پیدا کرتا، تاکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد امکان نبوت کا جواز نکال لے۔ پھر اس مفتری کو ہمارے استاذ الاساتذہ ابو جعفر بن زبیر رحمہ اللہ نے قتل کر دیا۔'' (الاعتصام:593/2)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی خدشہ کے پیش نظر لفظ خاتم پر مزید بحث کی جا رہی ہے، تا کہ اس کے معنی کی تمام پرتیں اتار کر اسے نتھار دیا جائے اور کوئی ملحد اس کے معنی کے بیان میں کجی نہ کر سکے۔

امام اللغہ، زجاج رحمہ اللہ (311ھ) لکھتے ہیں:

قُرِأَتْ: وَخَاتِمَ النَّبِيِّينَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ.

فَمَنْ كَسَرَ التَّاءَ فَمَعْنَاهُ خَتَمَ النَّبِيِّينَ، وَمَنْ قَرَأَ: وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ بِفَتْحِ التَّاءِ، فَمَعْنَاهُ آخِرُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''خاتم النبیین، تاء کے فتحہ (زبر) اور تاء کے کسرہ (زیر) کے ساتھ پڑھا گیا ہے، تاء کے کسرہ سے پڑھیں، تو معنی ہوگا کہ آپ ﷺ نے انبیا کا سلسلہ ختم کر دیا، اگر فتحہ کے ساتھ پڑھیں، تو معنی ہوگا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (معاني القرآن وإعرابه: 230/4)

ابو منصور ازہری رحمہ اللہ (370ھ) لکھتے ہیں:

اَلْخِتَامُ وَالْخَاتَمُ: قَوْلُكَ لِلرَّجُلِ: هُوَ كَرِيمُ الطَّابَعِ وَالطِّبَاعِ. قَالَ: وَتَفْسِيرُهُ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا شَرِبَ وَجَدَ فِي آخِرِ كَأْسِهِ رِيحَ الْمِسْكِ.

وَقَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب: 40) مَعْنَاهُ: آخِرُ النَّبِيِّينَ، وَمِنْ أَسْمَائِهِ الْعَاقِبُ أَيْضًا، مَعْنَاهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.

''الختام اور خاتم خوش طبع اور نفیس مزاج شخص کو کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جب کوئی پانی پیے، تو اپنے آخری پیالے میں کستوری کی خوش بو محسوس کرے۔ اللہ فرماتے ہیں: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب : 40) کا اس معنی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ کے اسمائے مبارکہ میں ایک نام "عاقب" بھی ہے، جس کے معنی آخری نبی کے ہیں۔" (تهذيب اللّغة : 138/7)

امام اللغۃ، ابومنصور ازہری رحمہ اللہ (370ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ: ﴿وَخَاتِمَ النَّبِيِّينَ﴾ بِالْكَسْرِ، فَمَعْنَاهُ: أَنَّهُ خَتَمَ النَّبِيِّينَ بِنَفْسِهِ، وَمَنْ قَرَأَ: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ فَمَعْنَاهُ: آخِرُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

"خاتم النبیین کسرہ کے ساتھ پڑھیں، تو معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے خود نبوت کو ختم کر دیا۔ تاء کے فتحہ کے ساتھ پڑھیں، تو معنی ہے کہ آپ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔" (معاني القراء ات : 284/2)

امام اللغۃ، ابوعلی فارسی رحمہ اللہ (377ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا قَوْلُ الْكِسَائِيِّ: خَاتِمُهُ، فَإِنَّ مَعْنَاهُ: آخِرُهُ، كَمَا كَانَ مَنْ قَرَأَ: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب: 40) كَانَ مَعْنَاهُ: آخِرَهُمْ.

"امام کسائی کے قول خاتِمُہٗ کا معنی ہے کہ وہ سب سے آخر میں ہے، جیسا کہ بعض قرا کے مطابق ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ کا معنی ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔" (الحُجّة للقراء السّبعة : 387/6)

لغوی امام، ابونصر جوہری رحمہ اللہ (398ھ) لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خَاتِمَةُ الشَّيْءِ آخِرُهُ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

''خاتمۃ الشئی کا معنی ہے کسی چیز کا آخر اور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔''

(الصّحاح تاج اللّغة وصحاح العربية : 1908/5)

امام اللغہ، ابن فارس رحمہ اللہ (395ھ) لکھتے ہیں:

خَتَمْتُ الشَّيْءَ أَخْتِمُهُ، إِذَا بَلَغْتُ آخِرَهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ.

''باب خَتَمَ کا معنی ہوتا ہے آخری ہونا اور نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔''

(مُجمَل اللّغة، ص313)

ابوعبداللہ حلیمی رحمہ اللہ (403ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا الْخَاتِمُ: فَالَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، كَمَا لَيْسَ بَعْدَ خَاتِمَةِ الْأَمْرِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَلَيْسَ بَعْدَ خَتْمِ الْكِتَابِ بَشَرٌ، وَلَا بَعْدَ خَتْمِ الْكِيْسِ إِخْرَاجُ شَيْءٍ مِنْهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''خاتم وہ ہے، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، جیسا کہ کسی چیز کے ختم ہو جانے کے بعد کچھ باقی نہیں رہتا، کتاب کے ختم ہونے کے بعد اس میں کچھ نہیں رہتا اور برتن کے خالی ہو جانے کے بعد اس سے کچھ برآمد نہیں ہو سکتا۔''

(المِنهاج في شعب الإيمان : 49/2)

علامہ ابوعمرو دانی رحمہ اللہ (444ھ) لکھتے ہیں:

فَتْحُ التَّاءِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي خُتِمَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بِهِ) الْأَنْبِيَاءُ كَمَا قَرَأَهُ عَاصِمٌ وَكَسْرُهُ عَلَى أَنَّهُ هُوَ الَّذِي خَتَمَهُمْ، فَهُوَ خَاتِمُهُمْ.

''تاء کو فتحہ دیں، تو معنی ہوگا کہ نبی کریم ﷺ کے ذریعہ انبیا کا سلسلہ ختم ہو گیا، یہ عاصم کی قرأت ہے۔ اگر تاء کو کسرہ دیں، تو معنی ہوگا کہ آپ ﷺ نے سلسلۂ نبوت کو ختم کر دیا۔'' (جامع البیان في القراءات السّبع : 1495/4)

امام اللغہ، ابن سیدہ رحمہ اللہ (458ھ) لکھتے ہیں:

خَتَمَ الشَّيْءَ يَخْتِمُهُ خَتْمًا : بَلَغَ آخِرَهُ، وَخَاتِمُ كُلِّ شَيْءٍ، وَخَاتِمَتُهُ : عَاقِبَتُهُ وَآخِرُهُ، وَخِتَامُ الْقَوْمِ، وَخَاتِمُهُمْ : آخِرُهُمْ، عَنِ اللِّحْيَانِيِّ، وَفِي التَّنْزِيلِ ﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾، أَيْ آخِرَهُمْ.

''خَتَمَ الشَّيْءَ، کا مطلب ہے: وہ چیز کے آخر تک پہنچ گیا۔ خَاتِمُ كُلِّ شَيْءٍ، وَخَاتِمَتُهُ کا مطلب ہے: ہر چیز کا آخر اور انجام کار۔ وَخِتَامُ الْقَوْمِ، وَخَاتِمُهُمْ کا مطلب ہے: آخری آدمی، قرآن مجید میں ہے: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ ''آپ ﷺ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔'' یعنی آپ آخری نبی ہیں۔''

(المُحكم والمُحيط الأعظم : 156/5)

نیز لکھتے ہیں:

أَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾، فَخَاتِمُ اسْمُ فَاعِلٍ مِّنْ خَتَمَهُمْ أَيْ صَارَ آخِرَهُمْ.

www.KitaboSunnat.com

"خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔خاتم باب خَتَمَ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔"

(المُخصّص : 231/1)

علامہ راغب اصفہانی رحمہ اللہ (502ھ) لکھتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب:40)، لِأَنَّهُ خَتَمَ النُّبُوَّةَ، أَيْ تَمَّمَهَا بِمَجِيئِهِ.

"آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، کیوں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا، یعنی آپ ﷺ کے آنے سے نبوت تمام ہوئی۔"

(المُفردات في غريب القرآن ، ص 275)

لغوی امام، ابن منظور افریقی رحمہ اللہ (711ھ) لکھتے ہیں:

خَتَمَ الشَّيْءَ يَخْتِمُهُ خَتْمًا بَلَغَ آخِرَهُ، وخَتَمَ اللّٰهُ لَهُ بِخَيْرٍ، وَخَاتِمُ كُلِّ شَيْءٍ وَّخَاتِمَتُهُ : عَاقِبَتُهُ وَآخِرُهُ، وَاخْتَتَمْتُ الشَّيْءَ نَقِيضُ افْتَتَحْتُهُ، وَخَاتِمَةُ السُّورَةِ آخِرُهَا .

"باب خَتَمَ کا معنی ہے، آخری ہونا۔ اللہ نے اس کا خاتمہ بالخیر فرمایا۔ خاتم کا معنی سب سے آخر میں آنے والا، اختتام، افتتاح کے مقابلے میں آتا ہے۔ سورت کے اختتام کا مطلب سورت کا آخر ہوتا ہے۔"

(لِسان العَرَب : 164/12)

نیز لکھتے ہیں:

مِثْلُ الْخَاتِمِ وَالْخِتَامِ قَوْلُكَ لِلرَّجُلِ : هُوَ كَرِيمُ الطَّابِعِ وَالطِّبَاعِ، قَالَ : وَتَفْسِيرُهُ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا شَرِبَ وَجَدَ آخِرَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَأْسِهِ رِيحَ الْمِسْكِ، وَخِتَامُ الْوَادِي : أَقْصَاهُ، وَخِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ وَخَاتَمُهُم : آخِرُهُمْ؛ عَنِ اللِّحْيَانِيِّ؛ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ، عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

"الختام اور خاتم، خوش طبع آدمی کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب کوئی پانی پیئے، تو اپنے آخری گھونٹ میں کستوری کی خوش بو محسوس کرے۔ خِتَامُ الْوَادِي سے مراد وادی کا آخری حصہ ہے۔ خِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُهُمْ وَخَاتَمُهُم سے مراد قوم کا آخری فرد ہے۔ لحیانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔" (لسان العرب : 164/12)

علامہ طیبی رحمہ اللہ (743ھ) لکھتے ہیں:

اَلْخَاتَمُ مِنْ خَتَمْتُ الشَّيْءَ إِذَا أَتْمَمْتُهُ وَبَلَغْتُ آخِرَهُ، وَخَاتِمَةُ الشَّيْءِ وَخِتَامُهُ : آخِرُهُ، وَمِنْهُ خَتْمُ الْقُرْآنِ، سُمِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، لِأَنَّهُ آخِرُهُمْ فِي الْبِعْثَةِ إِلَى الْخَلْقِ، وَإِنْ كَانَ فِي الْفَضْلِ أَوَّلًا.

"لغت عرب میں ایک جملہ بولا جاتا ہے: خَتَمْتُ الشَّيْءَ، جس کا مطلب ہے کہ میں نے فلاں چیز ختم کر دی اور اس کی انتہا کو پہنچ گیا، خاتم بھی اسی خاندان کا لفظ ہے۔ اسی طرح خَاتِمَةُ الشَّيْءِ وَخِتَامُهُ کا مطلب ہے: کسی چیز کا آخر، ختم قرآن بھی اسی قبیل سے ہے، یعنی قرآن مکمل ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ کا نام خاتم النبیین اسی باعث رکھا گیا کہ آپ ﷺ گو کہ فضیلت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے اول ہیں، لیکن بعثت میں سب سے آخری ہیں۔''

(شرح المشكاة للطّيبي : 3686/12)

مشہور لغوی، علامہ، ابوطاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ (817ھ) لکھتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ لِأَنَّهُ خَتَمَ النُّبُوَّةَ أَيْ تَمَّمَهَا بِمَجِيئِهِ .

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، کیوں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا، یعنی آپ کی آمد سے سلسلۂ نبوت مکمل ہو گیا۔''

(بصائر ذوي التّمييز في لطائف الكتاب العزيز : 527/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) لکھتے ہیں:

﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ أَيْ آخِرَهُمْ .

''خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہے۔'' (هدى السّاري، ص110)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (911ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، فِيهِ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، وَأَنَّ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهُ قُطِعَ بِكَذِبِهِ .

''اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ کا معنی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا قطعا جھوٹا ہو گا۔''

(الإكليل في استنباط التّنزيل : 212)

ابوالیمن علمی رحمہ اللہ (928ھ) لکھتے ہیں:

خَتَمَ النَّبِيِّينَ، فَهُوَ خَاتِمُهُمْ؛ أَيْ لَا يُنَبَّأُ نَبِيٌّ بَعْدَهُ أَبَدًا، وَإِنْ نَزَلَ عِيسٰى بَعْدَهُ، فَهُوَ مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَهُ، وَلِأَنَّهُ يَنْزِلُ بِشَرِيعَتِهِ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيُصَلِّي إِلٰى قِبْلَتِهٖ، فَكَأَنَّهٗ مِنْ أُمَّتِهٖ.

”ختم النبيين ،کامعنی خاتم النبیین ہے۔مفہوم یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی کو بھی نبوت نہیں دی جائے گی، اگر چہ سیدنا عیسی علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہوں گے، لیکن ان کو نبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مل گئی تھی، اب وہ شریعت کے پیرو بن کر تشریف لائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے، گویا ایک امتی کی طرح نازل ہوں گے۔“

(فتح الرّحمان في تفسيرالقرآن : 370/5)

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (974ھ) لکھتے ہیں:

﴿وَخَاتِمَ النَّبِيِّينَ﴾ بِكَسْرِ التَّاءِ بِمَعْنٰى أَنَّهٗ خَتَمَهُمْ أَيْ جَاءَ آخِرَهُمْ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، أَيْ لَا يَتَنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهٗ، وَنُزُولُ عِيسٰى آخِرَ الزَّمَانِ، إِنَّمَا هُوَ بِشَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَكَمًا مُّقْسِطًا، عَامِلًا بِهَا، مُصَلِّيًا إِلٰى قِبْلَتِهٖ، مُسْتَمِدًّا مِّنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ، وَبِفَتْحِهَا بِمَعْنٰى أَنَّهُمْ خُتِمُوا بِهٖ، فَهُوَ الطَّابَعُ وَالْخَاتَمُ لَهُمْ.

”﴿وَخَاتِمَ النَّبِيِّينَ﴾ اسے اگر تاء کے کسرہ سے پڑھیں، تو معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کو ختم کر دیا، آپ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی، البتہ آخر زمانے میں سیدنا عیسی علیہ السلام کا نزول ہوگا، جو شریعت مصطفوی کے پیروکار، حاکم اور عادل بن کر آئیں گے۔ امت محمدیہ کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں گے، قرآن وسنت سے استدلال کریں گے۔ اور اگر تاء کے فتحہ سے پڑھیں، تو معنی یہ ہوگا کہ ان کے بعد نبوت ختم کر دی گئی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ اس پر مہر ہیں اور اس کو ختم کرنے والے ہیں۔''

(أشرف الوسائل، ص 57)

ملا علی بن سلطان محمد، قاری، حنفی رحمہ اللہ (1014ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ كَسْرَ التَّاءِ بِمَعْنٰى أَنَّهٗ خَتَمَهُمْ، أَيْ جَاءَ آخِرَهُمْ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، أَيْ لَا يُتَنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهٗ، فَلَا يُنَافِي نُزُولَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَابِعًا لِّشَرِيعَتِهٖ، مُسْتَمِدًّا مِّنَ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ، وَأَمَّا فَتْحُ التَّاءِ؛ فَمَعْنَاهُ أَنَّهُمْ بِهٖ خُتِمُوا، فَهُوَ الطَّابَعُ وَالْخَاتَمُ لَهُمْ.

''حاصلِ کلام یہ ہے کہ تاء کے کسرہ کے ساتھ (خاتِم پڑھا جائے، تو) معنی یہ ہو گا کہ آپ ﷺ نے انبیا کا سلسلہ ختم کر دیا، یعنی آپ ﷺ ان سب کے آخر میں آئے اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اتر کر آپ ﷺ کی شریعت کے تابع ہونا اور قرآن و سنت سے استفادہ کرنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ اگر تا پر فتح (خاتَم) ہو، تو معنی ہو گا کہ آپ ﷺ کے ذریعہ انبیا کا سلسلہ ختم ہو گیا، یعنی آپ ﷺ ان کے لیے مہر ہیں۔''

(جمع الوسائل في شرح الشّمائل : 27/1)

مرتضی زبیدی رحمہ اللہ (1205ھ) لکھتے ہیں:

اَلْخَاتَمُ : آخِرُ الْقَوْمِ كَالْخَاتِمِ، وَمِنْهُ قَوْلُهٗ تَعَالٰى : ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ أَيْ آخِرَهُمْ.

''خاتِم اور خاتَم دونوں ہم معنی ہیں: ''قوم کا آخری فرد۔'' اسی سے اللہ کا یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان ہے: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ یعنی آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔"

(تاج العروس ، مادة خ ت م)

انتباہ:

بعض جگہوں پہ خاتم الشعرا، خاتم الکرام ، خاتمۃ المجاہدین، خاتمۃ الحفاظ، خاتمۃ الفقہاء، خاتمۃ المحدثین اور آخر الشعراء وغیرہ کے القاب استعمال ہوئے ہیں، اس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ خاتم اور آخر سے مراد آخری نہیں بلکہ فضیلت والا ہوتا ہے۔

لیکن یہ استدلال بالکل غلط اور لغت عرب سے ناواقفی پر دلالت کناں ہے، ہر لفظ کا ایک ظاہری معنی ہوتا ہے اور ایک مجازی۔

خاتم کا حقیقی معنی آخری ہے اور مجازاً اس میں کئی معانی داخل ہیں، اب قرائن بتائیں گے کہ مجازی معنی کب مراد لیا جائے اور حقیقی معنی کب مراد لیا جائے؟

خود رسول اللہ ﷺ نے خاتم کا حقیقی معنی مراد لیا ہے، فرمایا: لَا نَبِيَّ بَعْدِي "میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

مزید فرمایا: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ "سلسلہ نبوت ختم ہے"۔

نیز فرمایا: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ "نبوت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے"۔

رسول اللہ ﷺ کی تصریحات واضح کرتی ہیں کہ خاتم سے مراد آخری نبی ہی ہے۔

اسی طرح اجماع صحابہ، اجماع امت اور ائمہ لغت سب کہتے ہیں کہ خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہے، جس کے بعد کوئی نبی نہیں، جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔

لہذا ظلی، بروزی، امتی، خلیفہ نبی اور غیر مستقل نبی وغیرہ کی بے بنیاد اصطلاحات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن، حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔

کیا خاتم فضیلت کے معنی میں ہے؟

مفسر رازی رحمہ اللہ (606ھ) لکھتے ہیں:

عِنْدَ هٰذِهِ الدَّرَجَةِ فَازُوا بِالْخِلَعِ الْأَرْبَعَةِ، الْوُجُودِ وَالْحَيَاةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْعَقْلِ، فَالْعَقْلُ خَاتَمُ الْكُلِّ وَالْخَاتَمُ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ أَفْضَلَ أَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُولَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ كَانَ أَفْضَلَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمْ وَالْإِنْسَانُ لَمَّا كَانَ خَاتَمَ الْمَخْلُوقَاتِ الْجُسْمَانِيَّةِ كَانَ أَفْضَلَهَا.

''اس درجہ میں انسان چار صفات، وجود، حیات، قدرت اور عقل پا کر تمام مخلوقات سے فائز ہوا، عقل سب سے آخر میں ملی اور آخر میں ملنے سے لازم آتا ہے کہ وہ پہلی تمام صفات سے افضل بھی ہو، رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں، لہٰذا سب انبیا سے افضل بھی ہیں۔ انسان جسمانی مخلوقات میں سب سے آخری ہے، لہٰذا وہ سب مخلوقات جسمانیہ سے افضل بھی ہے۔''

(تفسير الرّازي : 31/22)

مفسر رازی ایک بحث کرتے ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے پہلے جمادات تھیں، پھر جمادات سے حیوانات پیدا ہوئے، جمادات میں صرف ایک صفت تھی، یعنی وجود۔ حیوانات پیدا ہوئے، تو ان میں صفت وجود تو تھی ہی، صفت حیات زائد مل گئی، لہٰذا ان میں دو صفات ہو گئیں: وجود اور حیات۔

جب ایک صفت کا اضافہ ہوا، تو یقیناً حیوانات جمادات سے افضل ہوئے۔ پھر بعض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیوانات کو قدرت بھی دے دی گئی، یہاں حیوانات دو قسموں میں تقسیم ہو گئے:

(۱) وہ، جن میں وجود اور حیات کی صفات تھیں۔

(۲) وہ، جن میں وجود و حیات کے ساتھ قدرت کی بھی صفت تھی۔

تو یقیناً دوسری قسم پہلی سے افضل ہے، کیوں کہ انہیں صفت قدرت زائد ملی ہے۔

پھر بعض حیوانات کو عقل بھی دے دی گئی۔

اب حیوانات میں صفات کے لحاظ سے تین قسمیں ہوئیں:

(۱) وجود اور حیات۔

(۲) وجود، حیات اور قدرت۔

(۳) وجود، حیات، قدرت اور عقل۔

یہاں وہ لکھتے ہیں کہ چوں کہ عقل سب سے آخر میں ملی، اسی لئے وہ سب سے افضل بھی ہے۔

صفت حیات کا اختتام عقل پر ہوا، جس کی وجہ سے عقل سب سے افضل رہی، یعنی کسی چیز کے آخر میں آنے کو اس کا افضل ہونا لازم ہے، مفسر رازی کی اگلی عبارت پر غور کیجئے:

وَالْإِنْسَانُ لَمَّا كَانَ خَاتَمَ الْمَخْلُوقَاتِ الْجُسْمَانِيَّةِ كَانَ أَفْضَلَهَا .

''جب انسان جسمانی مخلوقات میں سب سے آخر میں آیا ہے، تو لازماً وہ ان میں سب سے افضل ہے۔''

اسی طرح جب نبی کریم ﷺ انبیا علیہم السلام میں سب سے آخر میں آئے ہیں، تو یقیناً سب سے افضل بھی ہیں، تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ خاتمیت سے افضلیت لازم آتی ہے، اس کا معنی یہ نہیں کہ خاتم کا معنی افضل ہے۔ فافہم وتدبر!

خاتم کا معنی آخری ہونا، خود نبی کریم ﷺ نے کیا ہے، فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا نَبِيَّ بَعْدِي . ”میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

اہل لغت کا اجماع ہے کہ خاتم سے مراد آخری ہوتا ہے، اسی طرح امت محمدیہ کا اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، جو آپ ﷺ کے بعد کسی کے امتی نبی، ظلی نبی، بروزی نبی اور غیر مستقل نبی ہونے کا عقیدہ رکھے، وہ بالاتفاق کافر ہے۔

علامہ بکیر بن نجم الدین ناصری حنفی رحمہ اللہ (652ھ) لکھتے ہیں:

صَرَّحَ فُقَهَاءُ الْمِلَّةِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ بِكَوْنِهِ خَاتَمًا، حَسْمًا لِدَعْوَى الْمُتَنَبِّئِينَ وَالدَّجَّالِينَ، وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ مَشَايِخُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ : إِذَا ادَّعٰى أَحَدٌ بَعْدَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ النُّبُوَّةَ لَا يُقَالُ لَهُ : مَا آيَتُكَ عَلٰى مَا تَدَّعِي، بَلْ يُقَابَلُ بِالتَّكْذِيبِ وَالرَّدِّ؛ لِقِيَامِ الْأَدِلَّةِ الْقَاطِعَةِ عَلٰى أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ؛ فَثَبَتَ أَنَّ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ، فَهُوَ كَذَّابٌ دَجَّالٌ .

”فقہائے امت نے نبی ﷺ کے خاتم ہونے کی صراحت کی ہے، تاکہ دجال اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے لیے گنجائش ہی باقی نہ رہے، اسی لیے ہمارے مشائخ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعوی کرتا ہے، تو اس سے دلیل طلب نہیں کی جائے گی، بلکہ اس کا رد اور تکذیب کی جائے گی، کیوں کہ محمد ﷺ کے بعد نبوت نہ ہونے پر قطعی دلائل موجود ہیں، پس ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد نبوت کا مدعی کذاب اور دجال ہے۔“

(النور اللّامع ”ق۔ 64۔ب“)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

خاتم النبیین کا یہ معنی کرنا کہ آپ ﷺ تمام انبیا کے باپ ہیں، قرآن کی معنوی تحریف ہے، لغت عرب اور اجماع امت اس کی تائید نہیں کرتے۔

مسئلہ ایک لفظ کے استثنا کا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ.

''میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، مگر جسے اللہ چاہے۔''

امام جورقانی رحمہ اللہ (543ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا اسْتِثْنَاءٌ مَوْضُوعٌ بَاطِلٌ لَّا أَصْلَ لَهٗ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ وَّلَا حُمَيْدٍ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ مَّوْضُوعَاتِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ الشَّامِيِّ، الْمَصْلُوبِ فِي الزَّنْدَقَةِ، وَكَانَ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَضَّاعًا كَذَّابًا، فَوَضَعَ هٰذَا الِاسْتِثْنَاءَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، وَدَعَا النَّاسَ إِلَيْهِ، حَدَّثَهُمْ بِهٖ لِيُوقِعَ فِي قُلُوبِهِمُ الشَّكَّ، وَهٰذَا الِاسْتِثْنَاءُ عِنْدَ الْمُسْلِمِينَ كُفْرٌ وَّإِلْحَادٌ وَّزَنْدَقَةٌ.

''یہ استثنا من گھڑت ہے، سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے یا حمید طویل رحمہ اللہ کی حدیث سے اس کی کوئی اصل موجود نہیں، یہ محمد بن سعید شامی کی من گھڑت روایات میں سے ہے، محمد بن سعید وضاع اور کذاب تھا، اسے زندیقیت کی پاداش میں پھانسی دی گئی تھی، اس پر اللہ کی لعنت ہو، اس نے یہ استثناء گھڑ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں اس کی تبلیغ شروع کردی، مقصد ان کے دلوں میں تشکیک کے بیج بونا تھا، مسلمان اس استثناء کو کفر، الحاد اور زندیقیت سے تعبیر کرتے ہیں۔"

(الأباطيل والمناكير والصّحاح والمشاهير : 261/1)

امام حاکم رحمہ اللہ (405ھ) فرماتے ہیں:

وَضَعَ هٰذَا الِاسْتِثْنَاءَ لِمَا كَانَ يَدْعُوا إِلَيْهِ مِنَ الْإِلْحَادِ وَالزَّنَادِقَةِ وَالدَّعْوَةِ إِلَى الْمُتَنَبِّي .

"یہ ایک ایک جھوٹے نبی کا متبع اور ملحد و زندیق تھا، اس لئے اس نے یہ استثناء گھڑ لیا۔" (المَدخَل إلى كتاب الإكليل، ص 52)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (748ھ) لکھتے ہیں:

مِمَّا وَضَعَ الْمَصْلُوبُ عَلٰى حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ : لَا نَبِيَّ بَعْدِي إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ .

"حمید عن انس کی سند سے "مصلوب" کی موضوعات میں یہ روایت بھی شامل ہے کہ "میرے بعد کوئی نبی نہیں، مگر جسے اللہ چاہے۔"

(المُغني في الضّعفاء : 5553)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (597ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا الِاسْتِثْنَاءُ مَوْضُوعٌ وَّضَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ .

"یہ استثنا من گھڑت ہے، جسے محمد بن سعید نے گھڑ لیا ہے۔"

(المَوضُوعات :1/279)

حافظ ابوزرعہ، ابن العراقی رحمہ اللہ (826ھ) لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا كَوْنُ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، فَهُوَ مَنْصُوصٌ عَلَيْهِ فِي التَّنْزِيلِ، وَقَالَ هُوَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَهُوَ ثَابِتٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ، وَفِي تَهْذِيبِ الْآثَارِ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرِ الطَّبَرِيِّ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ مَوْضُوعَةٌ، وَضَعَهَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَصْلُوبُ كَمَا قَالَهُ الْحَاكِمُ فِي الْإِكْلِيلِ، وَلَوْ صَحَّتْ لَكَانَ هٰذَا الِاسْتِثْنَاءُ لِأَجْلِ عِيسٰى، فَإِنَّ نُبُوَّتَهُ لَمْ تَنْقُطْ، وإِنْ كَانَتْ شَرِيعَتُهُ قَدْ نُسِخَتْ، وَتَأَوَّلَهَا ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي التَّمْهِيدِ عَلَى الرُّؤْيَا؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَبْقَ بَعْدَهُ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ غَيْرِهَا.

''رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت منصوص من اللہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں''، یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث ہے، محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ کی ''تہذیب الآثار'' میں ایک روایت کے الفاظ ہیں: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں، مگر جسے اللہ چاہے۔'' یہ اضافہ من گھڑت ہے، جسے محمد بن سعید مصلوب نے گھڑا ہے، اس کی وضاحت امام حاکم رحمہ اللہ نے ''اکلیل'' میں کر دی ہے۔ اگر یہ اضافہ صحیح ہوتا، تو بھی اس استثنا کا تعلق نزول عیسی علیہ السلام سے ہوتا، کیوں کہ وہ نبی ہی ہیں، گو کہ ان کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ نے ''التمہید'' میں ان الفاظ کا معنی خواب کیا ہے، کیوں کہ آپ ﷺ کے بعد اجزائے نبوت سے صرف خواب ہی باقی ہیں۔''

(الغيث الهامع شرح جمع الجوامع، ص 765)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

عاقب کا معنی

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمَاحِي، وَالْخَاتَمُ، وَالْعَاقِبُ.

''میں محمد، احمد، حاشر، ماحی، خاتم اور عاقب (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔''

(مسند الإمام أحمد: 4/81، المعجم الكبير للطّبراني: 1563، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ (2/ 604) نے اس حدیث کو امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ، الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ، الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

''میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، جس کے ذریعے اللہ نے کفر کو مٹایا، میں حاشر ہوں، میرے بعد حشر قائم ہوگا، میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني: 1523، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْعَاقِبُ وَالْمَاحِي وَالْحَاشِرُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِي، وَالْعَاقِبُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.

''میرے کئی نام ہیں، میں محمد، احمد، عاقب، ماحی، حاشر (ﷺ) ہوں، حاشر اسے کہتے ہیں، جس کے بعد حشر قائم ہو اور عاقب کا معنیٰ آخری نبی ہے۔''

(مسند البزّار: 3413، وسندهٗ صحيحٌ)

امام بزار رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

تنبیہ:

بعض احادیث میں اَلْعَاقِبُ، الَّذِي لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ کے الفاظ ہیں، جن کے بارے میں بعض علما کا کہنا ہے کہ یہ امام زہری رحمہ اللہ کا ادراج ہے۔

درست بات یہی ہے کہ عاقب کی تفسیر مرفوعا بھی ثابت ہے اور شاگرد کے پوچھنے پر امام زہری رحمہ اللہ نے بھی کردی ہے، کیوں کہ مذکورہ بالا حدیث میں صراحت موجود ہے کہ یہ الفاظ مرفوع ہیں۔

مذکوہ بالا احادیث میں نبی کریم ﷺ کا ایک نام عاقب بیان ہوا ہے، اس کا معنیٰ کیا ہے، ملاحظہ ہو:

امام نافع بن جبیر رحمہ اللہ (99ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْعَاقِبُ فَإِنَّهٗ عَقِبَ الْأَنْبِيَاءَ.

''عاقب تمام انبیا کے بعد آنے والے کو کہتے ہیں۔''

(طبقات ابن سعد: 105/1، المعرفة والتّاريخ للفسوي: 266/3، الشّريعة للآجرّي: 1014، شرح مشكل الآثار للطّحاوي: 1151، وسندهٗ صحيحٌ)

امام زہری رحمہ اللہ (125ھ) عاقب کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

www.KitaboSunnat.com

”جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“

(مسند الإمام أحمد : 80/4، وسندهٗ صحيحٌ)

امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ (206ھ) کہتے ہیں:

سَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنِ الْعَاقِبِ؟ فَقَالَ : آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ .

”میں نے امام سفیان بن حسین رحمہ اللہ سے عاقب کا معنی پوچھا، تو کہنے لگے: آخری نبی۔“ (غريب الحديث لأبي عبيد : 243/1، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابوعبید رحمہ اللہ (224ھ) لکھتے ہیں:

كَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ خَلَفَ بَعْدَ شَيْءٍ، فَهُوَ عَاقِبٌ لَّهٗ .

”دو چیزوں میں سے بعد میں آنے والی پہلی کی عاقب ہوتی ہے۔“

(غريب الحديث : 243/1)

مشہور لغوی امام، ابن درید رحمہ اللہ (321ھ) لکھتے ہیں:

اَلْعَاقِبُ : الَّذِي يَجِيءُ فِي أَثَرِ صَاحِبِهٖ، وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا الْعَاقِبُ لِأَنَّهٗ خَتَمَ الْأَنْبِيَاءَ .

”عاقب کا معنی ہے: جو اپنے ساتھی کے بعد آئے، فرمان نبوی ہے: ”میں عاقب ہوں۔“ کیوں کہ آپ ﷺ نے انبیا کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔“

(جمهرة اللغة : 346/1)

امام اللغہ، ابومنصور ازہری رحمہ اللہ (370ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ أَسْمَائِهِ الْعَاقِبُ أَيْضًا، مَعْنَاهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ .

”رسول اللہ ﷺ کا نام عاقب بھی ہے، یعنی آخری نبی۔“

(تهذيب اللغة : 138/7)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام اللغہ، ابونصر جوہری رحمہ اللہ (393ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا الْعَاقِبُ، يَعْنِي آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ، وَكُلُّ مَنْ خَلَفَ بَعْدَ شَيْءٍ، فَهُوَ عَاقِبُهُ.

''فرمان نبوی: ''میں عاقب ہوں۔'' کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ دو چیزوں میں سے بعد میں آنے والی پہلی کی عاقب کہلاتی ہے۔''

(الصّحاح تاج اللّغة : 184/1)

لغوی امام، ابن فارسی رحمہ اللہ (395ھ) لکھتے ہیں:

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاقِبُ؛ لِأَنَّهُ عَقِبَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

''رسول اللہ ﷺ عاقب ہیں، یعنی پہلے انبیا کے بعد دنیا میں تشریف لائے۔''

(مُجمَل اللّغة : 395)

مشہور لغوی امام، ابن سیدہ رحمہ اللہ (458ھ) لکھتے ہیں:

اَلْعَاقِبُ : الْآخِرُ، وَفِي الْحَدِيثِ : أَنَا الْعَاقِبُ، أَيْ آخِرُ الرُّسُلِ.

''عاقب کا معنی ہے آخری، حدیث میں جو أَنَا الْعَاقِبُ آیا ہے، اس کا معنی ہے: میں آخری نبی ہوں۔'' (المُحكم :239/1)

قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

أَنَا الْعَاقِبُ جَاءَ مُفَسَّرًا فِي الْحَدِيثِ : الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي أَنَّهُ جَاءَ آخِرَهُمْ، قَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ : الْعَاقِبُ هُوَ الَّذِي يَخْلُفُ مَنْ قَبْلَهُ فِي الْخَيْرِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”لفظ عاقب نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے، جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، یعنی آپ ﷺ انبیا کے آخر میں تشریف لائے ہیں۔ ابن الاعرابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عاقب نام ہے اس کا، جو خیر میں پہلے کے بعد آتا ہے۔“

(مَشارق الأنوار : 98/2)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (597ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ أَسْمَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ الْعَاقِبُ، وَهُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّهُ خَلَفَ مَنْ قَبْلَهُ وَجَاءَ بَعْدَهُمْ.

”رسول اللہ ﷺ کا ایک نام عاقب بھی ہے، جس کا معنی آخری نبی ہے، کیوں کہ آپ اپنے سے پہلے والے انبیا کے بعد تشریف لائے۔“

(غريب الحديث : 111/2)

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ (606ھ) لکھتے ہیں:

فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاقِبُ هُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَالْعَاقِبُ وَالْعَقُوبُ الَّذِي يَخْلُفُ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ فِي الْخَيْرِ.

”نبی کریم ﷺ کا ایک نام عاقب بھی ہے، معنی اس کا آخری نبی ہے۔ عاقب اور عقوب اسے کہتے ہیں، جو خیر میں پہلوں کے بعد آئے۔“

(النّهاية في غريب الحديث : 268/3)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ بِنُزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْتَفِعُ التَّكْلِيفُ،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِئَلَّا يَكُونَ رَسُولًا إِلٰى أَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، يَأْمُرُهُمْ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَنْهَاهُمْ، وَهٰذَا أَمْرٌ مَّرْدُودٌ بِالْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَبِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، وَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «لَا نَبِيَّ بَعْدِي»، وَقَوْلِهٖ: «وَأَنَا الْعَاقِبُ» (صحيح البخاري: 3532، صحيح مسلم: 2354)، يُرِيدُ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَخَاتِمَهُمْ، وَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوزُ أَنْ يُّتَوَهَّمَ أَنَّ عِيسٰى يَنْزِلُ نَبِيًّا بِشَرِيعَةٍ مُّتَجَدِّدَةٍ، وَغَيْرِ شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَلْ إِذَا نَزَلَ؛ فَإِنَّهٗ يَكُونُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ أَتْبَاعِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”بعض لوگ کہتے ہیں عیسی علیہ السلام کی آمد کے بعد لوگ شریعت کے مکلّف نہیں رہیں گے، اس زمانے کے لوگ شریعت پر عمل کریں گے تو اس سے لازم آئے گا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام ان کی طرف مبعوث کیے گئے ہیں اور انہیں اللہ کے اوامر و نواہی سے خبردار کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایک مردود اور باطل نظریہ ہے، عیسی علیہ السلام کو ایک نئی شریعت کا پیشرو سمجھنا ہی غلط ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پڑھیں، اللہ کا فرمان ملاحظہ ہو: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ نیز فرمایا ”میں سب سے آخر میں آنے والا نبی ہوں۔“ ان احادیث کے ہوتے یہ خیال ہی نہیں کیا جاسکتا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کوئی نئی شریعت لے کر نازل ہوں گے، بلکہ وہ تو محمد

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے پیروکار بن کر نازل ہوں گے۔''

(التّذكِرة بأحوال الموتٰى وأمور الآخرة : 792/2)

امام اللغہ، ابن منظور افریقی رحمہ اللہ (711ھ) لکھتے ہیں:

الْعَاقِبُ أَيْضًا، وَمَعْنَاهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ .

''عاقب کا معنی آخری نبی ہے۔'' (لِسان العَرَب : 165/12)

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (795ھ) لکھتے ہیں:

اَلْعَاقِبُ : الَّذِي جَاءَ عَقِيبَ الْأَنْبِيَاءِ كُلِّهِمْ، وَلَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ، فَكَانَ إِرْسَالُهٗ مِنْ عَلَامَاتِ السَّاعَةِ .

''عاقب اسے کہتے ہیں، جو تمام انبیا کے بعد آئے، اس کے بعد کوئی نبی نہ ہو، آپ ﷺ کا تشریف لانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 336/4)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقفی کا معنی

نبی کریم ﷺ کا ایک نام مقفی بھی ہے، یہ عاقب کا ہم معنی لفظ ہے، علمائے لغت و محدثین کرام رحمہم اللہ کی تصریحات ملاحظہ ہوں۔

ابو منصور ازہری رحمہ اللہ (370ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ شَمِرٌ : الْمُقَفِّي نَحْوَ الْعَاقِبِ، وَهُوَ الْمُوَلِّي الذَّاهِبُ؛ يُقَالُ : قَفّٰى عَلَيْهِ، أَيْ : ذَهَبَ بِهِ، فَكَأَنَّ الْمَعْنٰى أَنَّهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا قَفّٰى فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، قَالَ : وَالْمُقَفِّي : الْمُتَّبِعُ لِلنَّبِيِّينَ .

”(امام اللغۃ) شمر (بن حمدویہ: م 255ھ) کہتے ہیں کہ مقفی عاقب کا ہم معنی لفظ ہے، اس کا معنی ختم کرنے والا ہے، عرب میں قَفّٰى عَلَيْهِ کا معنی ہے: فلاں نے فلاں چیز کو ختم کر دیا، تو مقفی کا معنی یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپ سب انبیا کے بعد تشریف لائے۔“

(تهذيب اللّغة : 247/9)

علامہ زمخشری (538ھ) لکھتے ہیں:

أَنَا الْمُقَفِّي ، عَقَبَهُ وَقَفَّاهُ : بِمَعْنٰى : إِذَا أَتٰى بَعْدَهُ يَعْنِي أَنَّهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

”مقفی کا معنی ہے کہ نبی کریم ﷺ انبیا کے بعد آئے، انبیا کے بعد آنے کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔"

(الفائق في غريب الحديث : 10/3)

قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

أَنَا الْمُقَفِّي، فَمَعْنَاهُ مَعْنَى الْعَاقِبِ، قَالَ شَمِرٌ : هُمَا بِمَعْنًى، يُقَالُ : قَفَّى عَلَيْهِ، أَيْ ذَهَبَ بِهِ، فَكَانَ مَعْنَاهُ : أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيِّ : الْمُقَفِّي الْمُتَّبِعُ لِلنَّبِيِّينَ.

"میں مقفی ہوں، یہ عاقب کا ہم معنی لفظ ہے۔ (امام اللغۃ) شمر کہتے ہیں: مقفی عاقب کا ہم معنی لفظ ہے، اس کا معنی ختم کرنے والا ہے، عرب میں قَفَّى عَلَيْهِ کا معنی ہے: فلاں نے فلاں چیز کو ختم کر دیا۔ تو مقفی کا معنی یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، ابن الاعرابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: آپ ﷺ سب انبیا کے بعد تشریف لائے۔"

(إكمال المُعلِم : 322/7)

علامہ ابن قرقول رحمہ اللہ (569ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَأَنَا الْمُقَفِّي، هُوَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ، وَقِيلَ : الْمُتَّبِعُ آثَارَ مَنْ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ مُفَسَّرًا : الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں مقفی ہوں۔" مقفی اسے کہتے ہیں، جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ مقفی کا معنی یہ بھی کیا گیا ہے کہ جو پہلے انبیا کے بعد آنے والا ہو، حدیث میں اس لفظ کی تفسیر و تشریح آئی ہے: الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (مَطالع الأنوار : 393/5)

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ (606ھ) لکھتے ہیں:

فِي أَسْمَائِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْمُقَفِّي، هُوَ الْمُوَلِّي الذَّاهِبُ، وَقَدْ قَفَّى يُقَفِّي فَهُوَ مُقَفٍّ، يَعْنِي أَنَّهُ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ الْمُتَّبِعُ لَهُمْ، فَإِذَا قَفَّى، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام مقفی ہے، اس کا معنی ہے، ختم کرنے والا۔ یہ باب تفعیل سے اسم فاعل ہے، یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (النّهاية في غريب الحديث : 94/4)

حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ : مَعْنَاهُمَا يُحْشَرُونَ عَلَى أَثَرِي وَزَمَانِ نُبُوَّتِي وَرِسَالَتِي وَلَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ.

''علما کے ہاں ان دونوں الفاظ (عاقب، مقفی) کا معنی یہ ہے کہ حشر میری نبوت اور رسالت ہی میں ہوگا، کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(شرح النّووي : 105/15)

علامہ طیبی رحمہ اللہ (743ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمُقَفِّي، قِيلَ : هُوَ عَلَى صِيغَةِ الْفَاعِلِ، الْمُوَلِّي الذَّاهِبُ، يُقَالُ : قَفَّى عَلَيْهِ أَيْ ذَهَبَ بِهِ، وَكَأَنَّ الْمَعْنَى : هُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا فَنِيَ، فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ، فَمَعْنَى الْمُقَفِّي وَالْعَاقِبِ وَاحِدٌ، لِأَنَّهُ تَبَعَ الْأَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَهُوَ الْمُقَفِّي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِأَنَّهُ الْمُتَّبِعُ لِلنَّبِيِّينَ، وَكُلُّ شَيْءٍ يَتَّبِعُ شَيْئًا، فَقَدْ قَفَّاهُ، يُقَالُ: هُوَ يَقْفُو أَثَرَ فُلَانٍ أَيْ يَتْبَعُهُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى:﴿ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا ﴾(الحديد: 25) وَسُمِّيَتْ قَافِيَةُ الْبَيْتِ بِهَا لِأَنَّهَا كَلِمَةٌ تَتَّبِعُ سَائِرَ الْكَلِمَاتِ وَسُمِّيَ الْقَفَا لِأَنَّهُ خَلْفَ الْوَجْهِ، هٰذَا أَحَدُ الْوَجْهَيْنِ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَفِّيَ.

''مقفی کو فاعل کا صیغہ پڑھا گیا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا۔ عرب میں کہا جاتا ہے: قَفّٰى عَلَيْهِ، مطلب ہوتا ہے کہ فلاں نے فلاں چیز کو ختم کر دیا۔ جب آپ ﷺ وفات پا گئے، تو آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مقفی اور عاقب ہم معنی الفاظ ہیں، رسول اللہ ﷺ سب انبیا کے آخر میں آئے ہیں، ہر چیز جو کسی کے بعد آئے، وہ پہلی کے آخر میں ہوتی ہے۔ عربی میں کہا جاتا ہے: يَقْفُو أَثَرَ فُلَانٍ یعنی وہ فلاں کے پیچھے آیا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا ﴾ (الحديد: 25) ''پھر ہم نے ان کے بعد اپنے رسول بھیجے۔'' نظم کے آخری شعر کو قافیہ اس لئے کہا جاتا ہے، کہ وہ نظم کے آخر میں آتا ہے، گدی کو قفا اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ چہرے کی پچھلی جانب ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ کا نام مقفی رکھنے کی ایک یہ وجہ بھی ہے۔'' (شرح الطيبي: 3684/12)

علامہ فیومی رحمہ اللہ (770ھ) لکھتے ہیں:

سُمِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاقِبَ لِأَنَّهُ عَقَبَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أَيْ جَاءَ بَعْدَهُمْ.

''رسول اللہ ﷺ کا نام عاقب رکھا گیا ہے، کیوں کہ آپ ﷺ پہلے انبیا کے بعد آئے ہیں۔'' (المِصباح المُنير: 419/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمُقَفِّي أَيْ جِئْتُ فِي أَثَرِ الْأَنْبِيَاءِ أَخِيرًا.

''مقفی کا معنی ہے کہ میں تمام انبیا کے آخر میں آیا ہوں۔''

(هدى السّاري ص 175)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری اینٹ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا، فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهٖ وَيُعْجِبُونَ لَهٗ، وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

”کسی نے ایک حسین وجمیل گھر بنایا، لیکن ایک کھدرے میں اینٹ بھر جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے اردگرد گھومتے، اس کی عمدگی پر حیرت کا اظہار کرتے اور کہتے کہ اینٹ کی جگہ پُر کیوں نہ کر دی گئی؟ یہی مثال قصر نبوت کی ہے، اس کی آخری اینٹ میں ہوں اور پہلی اینٹیں سابقہ انبیا ہیں، میرے بعد نبوت کا سلسلہ ختم اور میں خاتم النبیین ہوں۔“

(صحيح البخاري: 3535، صحيح مسلم: 22/2286)

اس حدیث کا ختم نبوت سے گہرا تعلق ہے، یہاں قَبْلِي فرما کر آپ ﷺ نے واضح کر دیا کہ جتنے بھی انبیا آئے ہیں، آپ ﷺ سے پہلے آئے ہیں، حدیث کے آخر میں آپ ﷺ نے بتایا کہ اب میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ تو یہ تمثیل مطلق قصر نبوت کے لئے ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ کی آمد سے نبوت کی عمارت مکمل ہوگئی ہے، اب کسی نئے نبی کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

فُسِّرَ فِي الْحَدِيثِ الْمُرَادُ بِهٰذَا الْمَثَلِ، وَأَنَّ الْأَمْرَ بِهٖ تَمَّ وَالْإِنْذَارُ بِهٖ خُتِمَ.

''حدیث میں مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ نبوت کا سلسلہ رسول اللہ ﷺ کے بعد مکمل ہو چکا، آپ کے بعد ڈرانے والا کوئی نہیں آئے گا۔''

(إکمال المُعلِم: 7/255)

علامہ ابن ہبیرہ رحمہ اللہ (560ھ) لکھتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَّمَ النَّقَائِصَ وَسَدَّ الثُّلَمَ، وَكَمَّلَ الْعَوَزَ، وَلَيْسَ هٰذَا مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ مُشَبَّهٌ فِي صِغَرِ الْبُنْيَانِ بِمَوْضِعِ اللَّبِنَةِ مِنْ ذٰلِكَ الْبُنْيَانِ؛ وَلٰكِنَّهٗ شُبِّهَ بِأَنَّ الْبُنْيَانَ تُمِّمَ بِهٖ، وَكُمِلَ بِشَرِيعَتِهٖ، فَلَمْ يَبْقَ بَعْدَهٗ إِعْوَازٌ، وَلَا وَرَاءَهٗ نَبِيٌّ، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كُتِبَ لَهٗ تَكْمِلَةُ الْأَعْمَالِ كُلِّهَا.

''یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قصر نبوت کی خالی جگہ پر کر دی، دراڑیں ختم کر دیں اور ضرورت پوری کر دی۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کو ایک اینٹ کی خالی جگہ کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ (نبوت کی) عمارت میں آپ کا حصہ چھوٹا سا ہے، بلکہ آپ ﷺ کو تشبیہ دی گئی ہے کہ (نبوت کی) عمارت آپ کے ذریعہ تمام ہو گئی اور آپ کی شریعت سے مکمل ہو گئی، لہٰذا اب کوئی ضرورت باقی نہ رہی، نہ آپ کے بعد کوئی نبی ہو گا۔ آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے تمام اعمال مکمل کر دیے گئے۔“

(الإفصاح عن معاني الصّحاح : 407/6)

حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ فَضِيلَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

”اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔“

(شرح صحيح مسلم : 51/15)

علامہ برماوی رحمہ اللہ (831ھ) لکھتے ہیں:

(لَوْلَا مَوْضِعُ) رُوِيَ بِرَفْعِ (مَوْضِعِ) عَلَى الِابْتِدَاءِ، أَوِ الْخَبَرِ مَحْذُوفٌ، نَحْوُ : لَوْلَا زَيْدٌ لَّكَانَ كَذَا، وَ (لَوْلَا) تَحْضِيضِيَّةٌ، لَا امْتِنَاعِيَّةٌ، وَالْفِعْلُ مَحْذُوفٌ، أَيْ لَوْلَا تُرِكَ، أَوْ سُوِّيَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ، وَبِالنَّصَبِ، أَيْ لَوْلَا تَرَكْتَ مَوْضِعَ، فَإِنْ قِيلَ : الْمُشَبَّهُ بِهِ وَاحِدٌ، وَالْمُشَبَّهُ مُتَعَدِّدٌ، قِيلَ : لِأَنَّ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ كَوَاحِدٍ فِيمَا قُصِدَ فِي التَّشْبِيهِ، وَهُوَ أَنَّ الْمَقْصُودَ مِنْ تَعْيِينِهِمْ مَا تَمَّ إِلَّا بِاعْتِبَارِ الْكُلِّ، كَالدَّارِ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِجَمِيعِ اللَّبِنَاتِ، أَوْ أَنَّ التَّشْبِيهَ لَيْسَ مِنْ بَابِ تَشْبِيهِ الْمُفْرَدِ بِالْمُفْرَدِ، بَلْ تَشْبِيهٌ تَمْثِيلِيٌّ، فَيُؤْخَذُ وَصْفٌ مِّنْ جَمِيعِ أَحْوَالِ الْمُشَبَّهِ، وَيُشَبَّهُ بِمِثْلِهِ مِنْ أَحْوَالِ الْمُشَبَّهِ بِهٖ، فَيُقَالُ : شُبِّهَ الْأَنْبِيَاءُ وَمَا بُعِثُوا بِهٖ مِنْ إِرْشَادِ النَّاسِ إِلٰى مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ بِدَارٍ أُسِّسَ عَلٰى قَوَاعِدِهٖ،

www.KitaboSunnat.com

وَرُفِعَ بُنْيَانُهُ، وَبَقِيَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَنَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَ لِتَتْمِيمِ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ، كَأَنَّهُ هُوَ تِلْكَ اللَّبِنَةُ الَّتِي بِهَا إِصْلَاحُ مَا بَقِيَ مِنَ الدَّارِ.

"لَوْلَا مبتدا ہے یا مبتدا محذوف کی خبر ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: زید نہ ہوتا، تو یوں ہو جاتا۔ یہاں لَوْلَا تحضیضیہ ہے، امتناعیہ نہیں ہے اور اس کا فعل محذوف ہے۔ معنی یہ ہے کہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑی گئی، یا اینٹ کی جگہ پر کیوں نہ کر دی گئی۔ اگر کہا جائے کہ اس کا مشبہ بہ ایک اور مشبہ کئی ہیں، تو جواب یہ ہوگا کہ تشبیہ میں تمام انبیا فرد واحد کی طرح ہیں، انبیا کے تعین سے مقصود یہ تھا کہ محل کی تکمیل تمام انبیا سے ہوئی ہے، جیسے ایک گھر اینٹوں سے مل کر بنتا ہے۔ یا پھر جواب یہ ہے کہ یہاں مفرد کو مفرد سے تشبیہ نہیں دی گئی، بلکہ یہاں تشبیہ تمثیلی ہے، پس مشبہ کے تمام افراد کے ایک وصف کو مشبہ بہ کے اسی طرح کے وصف سے تشبیہ دے دی، لہٰذا کہا جائے گا کہ انبیائے کرام اور ان کے عمدہ اخلاق کی طرف راہنمائی کو ایک گھر کے ساتھ تشبیہ دی گئی، جو اپنی بنیادوں پر قائم ہے اور اس کی عمارت بلند ہے، لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ باقی ہے، پس ہمارے نبی ﷺ مبعوث ہوئے، تاکہ عمدہ اخلاقی اقدار کی تکمیل کر دیں، گویا کہ آپ ﷺ ہی وہ اینٹ ہیں، جس سے گھر کی بقیہ تعمیر مکمل ہوگئی۔"

(اللّامع الصّبیح بشرح الجامع الصّحیح : 120/10)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) لکھتے ہیں:

فِي الْحَدِيثِ ضَرْبُ الْأَمْثَالِ لِلتَّقْرِيبِ لِلْأَفْهَامِ وَفَضْلُ النَّبِيِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَأَنَّ اللّٰهَ خَتَمَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ وَأَكْمَلَ بِهٖ شَرَائِعَ الدِّينِ .

''حدیث میں سمجھانے کے لئے مثال بیان کی گئی ہے اور نبی کریم ﷺ کی تمام انبیا پر فضیلت بیان کی گئی ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد اللہ نے انبیا کا سلسلہ ختم کردیا ہے اور دین کے احکام و شرائع مکمل کردیے ہیں۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 559/6

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر صدی میں مجدد

ہر صدی میں ایک مجدد آنے کا مطلب ہے کہ اب رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، کیوں کہ انبیا والا کام تو ایک مجدد کرے گا، پھر نبی کی کیا ضرورت؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا.

”اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال بعد ایک مجددِ دین ضرور بھیجے گا۔“

(سنن أبي داود :4291، وسندهٗ حسنٌ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر نبوت

مہر نبوت ختم نبوت پر دلیل ہے، ملاحظہ ہو:

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نَظَرْتُ إِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ .

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، وہ کبوتر کے انڈے کی طرح تھی۔“

(صحيح البخاري :5670، صحيح مسلم : 2345)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ أَحْسَنِ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ دِحْيَةَ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَغَيْرُهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ قَبْلَهُ فِي الْحِكْمَةِ فِي كَوْنِ الْخَاتَمِ كَانَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ إِشَارَةً إِلٰى أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ يَأْتِي مِنْ وَّرَائِكَ .

”ابن دحیہ رحمہ اللہ اور ان سے پہلے دیگر علما نے بہت پیاری بات کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔“

(البداية والنّهاية : 438/8)

علامہ ابن ہبیرہ رحمہ اللہ (560ھ) لکھتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُ خُصَّ بِالْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ إِشَارَةً إِلَى أَنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَلِذٰلِكَ كَانَ مِنْ وَرَائِهِ؛ لِأَنَّهُمْ خُتِمُوا بِهِ، فَلَمْ يَبْقَ وَرَاءَهُ غَيْرُهُ.

”کندھوں کے درمیان مہر نبوت نبی کریم ﷺ کا خاصہ ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اسی لئے مہر نبوت آپ ﷺ کی پچھلی جانب تھی، آپ ﷺ کے ذریعہ انبیا کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ لہٰذا آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی باقی نہیں رہا۔“ (الإفصاح عن معاني الصّحاح : 407/6)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ ختم نبوت پر وارد اعتراضات کا جائزہ

ہر مسلمان کا ختم نبوت پر ایمان ہے، جو ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا، وہ مسلمان نہیں ہے، یہ عقیدہ نصوص صریحہ اور اجماع امت سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے، اس میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں ہے، مگر اس عقیدے پر سوال اٹھائے جاتے ہیں، اس لئے مناسب جانا گیا کہ اعتراضات ذکر کر کے ان کا علمی جائزہ پیش کر دیا جائے، تا کہ مسلمان شکوک وشبہات سے نکل کر ختم نبوت کے حیات آفریں عقیدے کی چھاؤں میں جئیں:

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا نبی ہونا:

1 سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ لَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ، لَبُعِثَ عُمَرُ.

"میری بعثت نہ ہوتی، تو عمر بن خطاب مبعوث ہوتے۔"

(الكامل لابن عدي :175/4، اللّآلي المصنوعة للسّيوطي : 277/1)

روایت جھوٹی ہے۔

1 زکریا بن یحییٰ الوقار ابو یحییٰ مصری سخت مجروح ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيثَ. "احادیث وضع کرتا تھا۔"

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 174/4)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، مَتْرُوكٌ.

''متروک، منکر الحدیث ہے۔'' (سنن الدّارقطني :333/1)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ مَشَايِخَ أَهْلِ مِصْرَ يُثْنُونَ عَلَيْهِ فِي بَابِ الْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ وَالْفَضْلِ وَلَهُ حَدِيثٌ كَثِيرٌ بَعْضُهَا مُسْتَقِيمَةٌ وَّبَعْضُهَا مَا ذَكَرْتُ وَغَيْرُ مَا ذَكَرْتُ مَوْضُوعَاتٌ وَّكَانَ يُتَّهَمُ الْوَقَارُ بِوَضْعِهَا لِأَنَّهُ يَرْوِي عَنْ قَوْمٍ ثِقَاتٍ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَاتٍ وَّالصَّالِحُونَ قَدْ رُسِمُوا بِهٰذَا الرَّسْمِ إِنْ يَّرْوُوا فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ مَوْضُوعَةً بَوَاطِيلَ وَيُتَّهَمُ جَمَاعَةٌ مِّنْهُمْ بِوَضْعِهَا.

''میں نے مصر کے شیوخ کو دیکھا، وہ اس کی عبادت، ریاضت اور فضل کی تعریف کرتے تھے، اس نے بہت سی احادیث بیان کی ہیں، بعض سچی ہیں، بعض موضوع ہیں، جن میں سے کچھ کا تذکرہ میں نے کیا ہے اور کچھ کا نہیں کیا، یہ احادیث گھڑنے کا الزام وقار نامی راوی پر رکھا جاتا ہے، یہ ثقہ راویوں سے موضوع روایات بیان کرتا تھا۔ صالحین فضائل اعمال میں موضوع اور باطل روایات بیان کرنے میں مشہور ہیں، ان کی ایک جماعت پر وضع حدیث کا الزام لگا ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 176/4)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے (الثقات:254/8) میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

يُخْطِئُ وَيُخَالِفُ.

''غلطی کھاتا ہے اور ثقات کی مخالفت کرتا ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ، ضَعَّفَهُ أَبُو سَعِيدِ بْنُ يُونُسَ .

''حدیث میں قوی نہیں ہے، اسے ابن یونس نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(تاريخ الإسلام : 84/6)

نیز ''کذاب'' کہا ہے۔(ديوان الضّعفاء : 145)

۲ ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم غسانی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر نے ضعیف کہا ہے۔(تقريب التّهذيب : 7974)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَيْسَ حَدِيثُهُ بِصَحِيحٍ، ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ لِكَثْرَةِ حَدِيثِهِ .

''اس کی حدیث صحیح نہیں ہے، امام احمد وغیرہ نے کثرت سے (منکر) روایات بیان کرنے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔'' (ديوان الضّعفاء : 463)

اس روایت کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا عَنْ بِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَّإِنَّمَا يُرْوٰى هٰذَا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّبِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ هٰذَا مَا قَلَبَ مَتْنَهُ لِأَنَّ الرِّوَايَةَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَّكَانَ عُمَرُ .

''سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ سند غیر محفوظ ہے، یہ روایت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے، جس کا متن محفوظ ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 176/4)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

''نبی کریم ﷺ سے یہ روایت ثابت نہیں۔'' (الموضوعات :320/1)

② سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَوْ لَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ لَبُعِثَ فِيكُمْ عُمَرُ.

''اگر میں آپ میں مبعوث نہ ہوتا، تو عمر بن خطاب مبعوث ہوتے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال لابن عدي : 334/5)

روایت جھوٹی ہے۔

① عبداللہ بن واقد ابوقتادہ حرانی جمہور کے نزدیک ضعیف اور متروک ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔ (الكنٰى : 696/2)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے ''ضعیف الحدیث'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 192/5)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِطُ فِي الْحَدِيثِ.

''اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ یہ حدیث میں اختلاط کا شکار ہے۔''

(تاريخ ابن مَعين برواية الدّوري : 383/4)

امام بخاری رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔ (التّاريخ الكبير : 219/5)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَكَلَّمُوا فِيهِ، مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَذَهَبَ حَدِيثُهُ.

''اس پر محدثین نے جرح کی ہے، منکر الحدیث ہے، اس کی حدیث ضعیف ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 192/5)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نسائی رحمہ اللہ نے "متروک الحدیث" کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروکین: 337)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو قَتَادَةَ مِنْ عُبَّادِ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ وَقُرَّائِهِمْ مِمَّنْ غَلَبَ عَلَيْهِ الصَّلَاحُ حَتّٰى غَفَلَ عَنِ الْإِتْقَانِ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَلَى التَّوَهُّمِ فَيَرْفَعُ الْمَنَاكِيرَ فِي أَخْبَارِهِ وَالْمَقْلُوبَاتِ فِيمَا يَرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ حَتّٰى لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ وَإِنِ اعْتُبِرَ بِمَا وَافَقَ الثِّقَاتِ مِنَ الْأَحَادِيثِ مُعْتَبَرٌ.

"ابوقتادہ اہل جزیرہ کے عابدوں اور قاریوں میں سے تھا، اس پر نیکی کا رنگ غالب تھا، لیکن بیان حدیث میں غفلت برتنے لگا تھا، وہم کا شکار تھا، منکر روایات کو مرفوع بیان کر دیتا اور ثقات سے بیان کرتے ہوئے مقلوب روایات کو بھی مرفوع بیان کر دیتا تھا، اس کی روایت قابل حجت نہیں، البتہ اگر ثقات سے موافق ہو، تو معتبر ہے۔" (کتاب المجروحین: 29/2)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے "ضعیف" کہا ہے۔

(العِلَل، نقلا عن موسوعة أقوال الدّارقطني: 382/2)

حافظ ابن سعد رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيثِ بِذَاكَ.

"یہ حدیث میں کچھ بھی نہیں تھا۔" (طبقات ابن سعد: 486/7)

حافظ بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَكُنْ بِالْحَافِظِ ... وَكَانَ يَغْلَطُ فَيُلَقَّنُ الصَّوَابَ فَلَا يَرْجِعُ.
''حافظ نہیں تھا... غلطی کر جاتا، تلقین کی جاتی تو رجوع نہیں کرتا تھا۔''

(مسند البزّار : 4855)

امام ابوعروبہ حرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
كَانَ يَتَّكِلُ عَلٰى حِفْظِهٖ، فَيَغْلِطُ.
''اپنے حافظے پر بھروسہ کرتا تھا اور غلطی کھا جاتا تھا۔''

(تہذیب التّہذیب لابن حجر : 67/6)

امام صالح جزرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
ضَعِيفٌ مَّهِينٌ. ''سخت ضعیف ہے۔''

(تہذیب التّہذیب لابن حجر : 67/6)

امام جریری رحمہ اللہ کہتے ہیں:
غَيْرُهٗ أَوْثَقُ مِنْهُ. ''دوسرے اس سے زیادہ ثقہ ہیں۔''
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:
هٰذِهِ الْعِبَارَةُ، يَقُولُهَا الْجَرِيرِيُّ فِي الَّذِي يَكُونُ شَدِيدَ الضَّعْفِ.
''جریری رحمہ اللہ یہ جملہ سخت ضعیف راوی کے بارے استعمال کرتے ہیں۔''

(تہذیب التّہذیب لابن حجر : 67/6)

حافظ ابواحمد حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
حَدِيثُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ. ''اس کی حدیث حجت نہیں ہے۔''

(تہذیب التّہذیب لابن حجر : 67/6)

حافظ جوزجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَيْرُ مُقْنِعٍ. ''اس کی روایات قابل التفات نہیں۔''

(أحوال الرّجال :308)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَحَدُ الضُّعَفَاءِ. ''ضعیف ہے۔''

(تاریخ الإسلام :104/5)

نیز ''متروک'' بھی کہا ہے۔(تلخیص الموضوعات : 100/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔(تقریب التّھذیب :3687)

نیز فرماتے ہیں:

مُتَّفَقٌ عَلٰی ضَعْفِهٖ. ''اس کے ضعف پر اتفاق ہے۔''

(طبقات المدلّسین : 55)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اس کی توثیق کے بعد فرماتے ہیں:

أَظُنُّهٗ كَانَ يُدَلِّسُ، وَلَعَلَّهٗ كَبِرَ وَاخْتَلَطَ.

''میرا خیال ہے کہ یہ تدلیس بھی کرتا تھا، شاید بڑھاپے کی وجہ سے مختلط ہو گیا ہو۔''

(الجرح والتّعدیل لابن أبي حاتم : 192/5)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ عِنْدِي كَمَا قَالَ فِيهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ.

''میرے نزدیک اس کا درجہ وہی ہے، جو احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بتایا ہے۔''

(الکامل في ضعفاء الرّجال : 325/5)

علامہ معلّمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَوَّلًا مُتَمَاسِكًا، حَتّٰى أَثْنٰى عَلَيْهِ بَعْضُ الْأَئِمَّةِ، ثُمَّ فَسَدَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جِدًّا فَتُرِكَ، فَلَيْسَ بِشَيْءٍ أَلْبَتَّةَ.

''ابتدا میں اس کا معاملہ بہتر تھا، بعض ائمہ نے اس کی تعریف بھی کی، لیکن پھر حافظہ کی شدید خرابی کے باعث متروک قرار پایا، لہٰذا یہ قطعاً ضعیف ہے۔''

(الفوائد، ص 485)

۲ مصعب بن سعید ابوخیثمہ اگرچہ صدوق، حسن الحدیث ہے، لیکن صاحب مناکیر بھی ہے، یہ اس کی منکر روایات میں سے ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُحَدِّثُ عَنِ الثِّقَاتِ بِالْمَنَاكِيرِ، وَيُصَحِّفُ عَلَيْهِمْ ... وَالضُّعْفُ عَلٰى حَدِيثِهِ بَيِّنٌ.

''ثقات سے منکر روایات بیان کرتا ہے اور ان میں تصحیف کر دیتا ہے۔۔۔اس کی حدیث میں ضعف واضح ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 91,89/8)

امام صالح جزرہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَعْقِلُ مَا يَقُولُ.

''اسے اپنے کہے کی سمجھ بھی نہیں ہوتی تھی۔''

(لسان الميزان لابن حجر : 44/6)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رُبَّمَا أَخْطَأَ يُعْتَبَرُ حَدِيثُهُ إِذَا رَوٰى عَنِ الثِّقَاتِ وَبَيَّنَ السَّمَاعَ فِي خَبَرِهِ لِأَنَّهُ كَانَ مُدَلِّسًا وَّقَدْ كُفَّ فِي آخِرِ عُمُرِهِ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”کبھی خطا کھا جاتا تھا، یہ مدلس تھا، آخر عمر میں نابینا ہو گیا تھا، سماع کی تصریح کردے تو اس کی روایت معتبر ہوگی۔“ (الثقات : 175/9)

حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُضَعَّفُ . ”اس کی تضعیف کی گئی ہے۔“

(بيان الوهم والإيهام : 86/2)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ”ضعیف“ کہا ہے۔ (مجمع الزّوائد : 101/3)

امام ابوحاتم رحمہ اللہ نے ”صدوق“ کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 309/8)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ”صدوق“ کہا ہے۔ (المُغني في الضّعفاء : 660/2)

نیز اس کی چند روایات ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

مَا هٰذِهٖ إِلَّا مَنَاكِيرُ وَبَلَايَا .

”یہ روایات منکر اور پریشان کن ہیں۔“

(ميزان الاعتدال في نقد الرّجال : 120/4)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”یہ روایت نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔“ (الموضوعات : 320/1)

۳ عبداللہ بن جبیر حضرمی سے منسوب ہے کہ نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

لَوْ لَمْ أُبْعَثْ لَبُعِثْتَ .

”اگر میں مبعوث نہ ہوتا، تو آپ مبعوث ہوتے۔“

(اللّآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة : 277/1)

روایت جھوٹی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① عبداللہ بن واقد حرانی سخت مجروح، مختلط اور مدلس ہے۔ جیسا کہ گزر چکا۔

② ابوعبداللہ محمد بن عتبہ رملی کی توثیق نہیں ملی۔

نیز روایت مرسل بھی ہے۔

④ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ لَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ لَبُعِثُ عُمَرُ، أَيَّدَ اللّٰهُ عُمَرَ بِمَلَكَيْنِ يُوَفِّقَانِهِ وَيُسَدِّدَانِهِ فَإِذَا أَخْطَأَ صَرَفَاهُ حَتّٰى يَكُونَ صَوَابًا .

''اگر آپ میں میری بعثت نہ ہوتی، تو عمر مبعوث ہوتے، اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی تائید دو فرشتوں سے کی ہے، وہ انہیں حق کی رہنمائی کرتے ہیں، اگر خطا کرنے لگیں، تو انہیں راستی کی طرف پھیر دیتے ہیں۔''

(اللآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة : 277/1)

روایت جھوٹی ہے۔

① اسحاق بن نجیح بالاتفاق دجال، کذاب، متروک اور منکر الحدیث ہے۔

② عطاء خراسانی کی کسی صحابی سے ملاقات یا سماع نہیں، یہ کثیر الارسال ہے۔

③ حسین بن عبدالرحمن بن حمران۔

④ عیسی بن مروان۔

⑤ عبداللہ بن عیسی بن ہارون۔

تینوں کی توثیق درکار ہے۔

⑤ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَوْ لَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ نَبِيًّا لَبُعِثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَبِيًّا .

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”آپ میں میری بعثت نہ ہوتی، تو عمر بن خطاب نبی ہوتے۔“

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 80/4)

سخت ضعیف ہے۔

① ابوبکر محمد بن عبداللہ بن سعید غزی، عرف ابن نوبلی کے حالات نہیں ملے۔

② عبداللہ بن لہیعہ ضعیف مدلس اور مختلط ہے۔

③ رشدین بن سعد جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ : قَلَبَ رِشْدِينُ مَتْنَهُ، إِنَّمَا مَتْنُهُ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ .

”رشدین بن سعد نے اس کے متن کو بدل دیا ہے، اس کا اصل متن یوں ہے:
”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمر بن خطاب ہوتا۔“

(ميزان الاعتدال :50/2)

⑥ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ لَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ .

”میں اگر آپ میں مبعوث نہ ہوتا، تو عمر بن خطاب مبعوث ہوتے۔“

(زوائد فضائل الصّحابة للقطيعي : 676)

اس کی سند میں ایک مبہم راوی ہے، جس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

حافظ ابن عدی رحمہ اللہ نے اسے ”مقلوب“ کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 175/4)

حافظ عراقی رحمہ اللہ نے اسے ”منکر“ کہا ہے اور حدیث: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُمَرُ کو معروف کہا ہے۔ (المُغني عن حمل الأسفار: 1054)

علامہ صغانی رحمہ اللہ (650ھ) نے ''موضوع'' (من گھڑت) کہا ہے۔

(الموضوعات: 77)

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (449ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ فِي لَوْ: إِنَّهَا تَجِيءُ لِامْتِنَاعِ الشَّيْءِ لِامْتِنَاعِ غَيْرِهِ، كَقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ، وَلَا سَبِيلَ أَنْ يَّكُونَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ كَمَا لَا سَبِيلَ أَنْ يَّكُونَ عُمَرُ نَبِيًّا.

''عرب لفظِ لَوْ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ دو چیزیں ایک دوسرے کا لازمہ ہیں، یعنی اگر ایک چیز نہ ہوگی، تو دوسری بھی نہ ہوگی۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمر بن خطاب ہوتے۔'' جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی نبی نہیں، تو کوئی دوسرا بھی نبی نہیں ہو سکتا۔''

(شرح صحيح البخاري: 42/3)

علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (543ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ فِي لَوْ: إِنَّهَا تَجِيءُ لِامْتِنَاعِ الشَّيْءِ بِامْتِنَاعِ غَيْرِهِ، كَقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ، وَلَا سَبِيلَ أَنْ يَّكُونَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ، كَمَا لَا سَبِيلَ أَنْ يَّكُونَ عُمَرُ نَبِيًّا.

''عرب لفظِ لَوْ کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ دو چیزیں ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کا لازمہ ہیں، یعنی اگر یہ چیز نہ ہوگی، تو دوسری بھی نہ ہوگی۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمر بن خطاب ہوتے۔'' جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی نبی نہیں، تو کوئی دوسرا بھی نبی نہیں ہوسکتا۔''

(المَسالك في شرح موطّأ مالك : 293/3)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

قُولُوا: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَلَا تَقُولُوا: لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ.

''خاتم النبیین، کہو، یہ نہ کہو کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 109/9)

قول منقطع (ضعیف) ہے، جریر بن حازم کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ولقا نہیں ہے۔

علما نے اس کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ کوئی نبی شریعت محمدیہ کو منسوخ کرنے والا نہیں آئے گا، بلکہ آپ ﷺ سے پہلے والے نبی سیدنا عیسی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور شریعت محمدیہ پر ہی عمل کریں گے، کوئی نئی شریعت نہیں لائیں گے۔

کیوں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی بعثت کا مطلب ہی یہ ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی نبوت کو منسوخ کر دیا، جس طرح یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا کوئی نبی آسکتا ہے، اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا بھی کفر ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی پیدا ہوسکتا ہے، جو آپ کی شریعت کو منسوخ نہ کرے، بلکہ شریعت محمدیہ کا ہی پیروہو۔

کیا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو نبوت ملنا ممکن تھا؟

امکان نبوت کی بحث میں ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کے متعلق اس حدیث کو لایا جاتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ''ابراہیم اگر زندہ ہوتے، تو نبی ہوتے۔'' اس کا معنی ومفہوم کیا ہے؟ غور کیجئے!

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ بَقِيَ لَكَانَ نَبِيًّا وَّلٰكِنْ لَّمْ يَكُنْ لِّيَبْقٰى لِأَنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ.

''ابراہیم رضی اللہ عنہ اگر زندہ ہوتے، تو نبی ہوتے، لیکن انہیں زندہ رہنا ہی نہیں تھا، کیوں کہ آپ کا نبی آخری نبی ہے۔''

(تاریخ ابن عساکر: 135/3، وسندهٗ حسنٌ)

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ (1138ھ) لکھتے ہیں:

مَعْنَى الْحَدِيثِ عَلٰى هٰذَا أَنَّهٗ لَوْ قَضَى النُّبُوَّةَ لِأَحَدٍ بَّعْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَأَمْكَنَ حَيَاةَ إِبْرَاهِيمَ، لٰكِنْ لَّمَّا لَمْ يَقْضِ لِأَحَدٍ تِلْكَ وَقَدْ قَدَّرَ لِإِبْرَاهِيمَ أَنَّهٗ يَكُونُ نَبِيًّا عَلٰى تَقْدِيرِ حَيَاتِهٖ لَزِمَ أَنْ لَّا يَعِيشَ وَيَحْتَمِلُ أَنَّهٗ بَيَانٌ لِّفَضْلِ إِبْرَاهِيمَ وَحَاصِلُهٗ: لَوْ قُدِّرَ نَبِيٌّ بَّعْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَكَانَ إِبْرَاهِيمُ أَحَقَّ بِذٰلِكَ، فَتَعَيَّنَ أَنْ يَّعِيشَ حِينَئِذٍ إِلٰى أَنْ يُّبْعَثَ نَبِيًّا لٰكِنْ مَّا قُدِّرَ بَعْدَهٗ فَلِذٰلِكَ مَا لَزِمَ أَنْ يَّعِيشَ وَعَلَى الْمَعْنَيَيْنِ فَلَيْسَ مَبْنَى الْحَدِيثِ عَلٰى أَنَّ وَلَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْزَمُ أَنْ يَّكُونَ نَبِيًّا حَتّٰى يُقَالُ: إِنَّهٗ غَيْرُ لَازِمٍ، وَإِلَّا لَكَانَ كُلُّنَا أَنْبِيَاءَ لِكَوْنِنَا مِنْ أَوْلَادِ آدَمَ وَنُوحٍ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”حدیث کا معنی یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لئے نبوت کا فیصلہ ہوتا، تو ابراہیم رضی اللہ عنہ کا زندہ رہنا ممکن ہوتا، لیکن نبوت کسی کو نہیں ملنی۔ ابراہیم کے زندہ رہنے کو ان کی نبوت سے مشروط کرنے کا مطلب ہے کہ انہیں زندہ رہنا ہی نہیں تھا۔ اس سے مراد ابراہیم رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان بھی ہو سکتا ہے، مطلب یہ کہ اگر رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کو نبی ہونا ہوتا، تو ابراہیم رضی اللہ عنہ اس کے زیادہ حق دار تھے، لیکن نبی کریم ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنی ہی نہیں تھی اس لئے وہ زندہ نہیں رہے، اس کا یہ معنی نہیں کہ ہر نبی کے بیٹے کا نبی ہونا لازم ہے، اگر ایسا ہوتا، تو ہم سب نبی ہوتے، کیوں کہ ہم سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدنا نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں۔“ (حاشية السّندهي على ابن ماجه : 459/1)

نبی کریم ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی مثال:

نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اپنی مثال سیدنا ہارون اور سیدنا موسی علیہما السلام سے بیان کی ہے، سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ : أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُّوسٰى؟ غَيْرَ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

”غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (مدینہ میں) اپنا جانشین مقرر کیا، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ میرے ساتھ آپ کی وہی نسبت ہو، جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

(صحيح البخاري :3706، صحيح مسلم : 2404، واللّفظ لهٔ)

صحیح مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''میرے بعد کوئی نبوت نہیں۔''

قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) اس کا معنی بیان کرتے ہیں:

قَوْلُهٗ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُّوسٰی، يُرِيدُ فِي تَقْدِيمِهٖ عَلٰی مَنْ يُّخَلِّفُهٗ، اسْتَثْنٰی مِنْ حَالِ هَارُونَ بَعْضَ صِفَاتِهٖ، وَهِيَ النُّبُوَّةُ، لِأَنَّ هَارُونَ كَانَ نَبِيًّا، وَقَدْ أَعْلَمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، وَمَعْنَاهُ مُنْذُ بُعِثَ، أَيْ بَعْدَ مَبْعَثِهٖ انْقَطَعَتِ النُّبُوَّةُ، فَلَا نَبِيَّ حَتّٰی تَقُومَ السَّاعَةُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''آپ کی اور میری مثال وہی ہے، جو ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کی ہے۔'' اس حدیث سے مقصود سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے چھوڑے گئے لوگوں پر فضیلت دینا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تشبیہ سے ہارون علیہ السلام کی صفت نبوت کو مستثنیٰ کر دیا، کیوں کہ ہارون علیہ السلام تو نبی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' کا معنی یہ ہے کہ آپ کی بعثت کے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (إكمال المُعلِم 7/413)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (597ھ) لکھتے ہیں:

لَمَّا شَبَّهَهُ فِي تَخْلِيفِهِ إِيَّاهُ بِهَارُونَ حِينَ خَلَّفَهُ مُوسٰى، خَافَ أَنْ يَتَأَوَّلَ مُتَأَوِّلٌ فَيَدَّعِيَ النُّبُوَّةَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَإِنَّمَا كَانَتْ خِلَافَةُ هَارُونَ فِي وَقْتٍ خَاصٍّ فِي حَيَاةِ مُوسٰى.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنانے کی تشبیہ سیدنا موسی علیہ السلام کے سیدنا ہارون علیہ السلام کو قائم مقام بنانے سے دی، تو یہ شبہ پیدا ہوا کہ کوئی اس فرمان سے دلیل لے کر نبوت کا دعوی ہی نہ کر دے، تو فرمایا کہ ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ہارون علیہ السلام کی خلافت موسی علیہ السلام کی زندگی کے ایک خاص حصے میں تھی۔'' (کشف المُشکِل:236/1)

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

اس حدیث کے معنی میں ایک شبہ وارد کیا گیا ہے، ملاحظہ ہو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي كَهَارُونَ مِنْ مُّوسٰى غَيْرَ أَنَّكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ؟ قَالَ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنَّهُ كَذٰلِكَ.

''علی! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ میری اور آپ کی مثال موسی و ہارون علیہما السلام والی ہو؟ البتہ آپ نبی نہیں ہیں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہا: اللہ کے رسول! آپ نے سچ فرمایا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بات ہی یہ ہے۔''

(طبقات ابن سعد : 25/3)

www.KitaboSunnat.com

یہاں شبہ اٹھایا جاتا ہے کہ اس روایت نے حدیث: لَا نَبِيَّ بَعْدِي کا مطلب واضح کر دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کی نفی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے، آپ ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی نہیں بن سکتے، یہ مراد نہیں کہ کوئی اور بھی نہیں بن سکتا۔

یہ استدلال و شبہ منطقی، عقلی اور اصولی دلائل کے اعتبار سے بالکل بے جان ہے، اس سے کسی بھی طور ثابت نہیں ہوتا کہ یہ روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے، بلکہ یہ عمومی قاعدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا اور اس عموم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، اس میں ان کی کوئی خصوصیت نہیں، مثلا: میں کسی سے کہتا ہوں کہ آپ اللہ کے شریک نہیں ہیں، تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ دوسرے لوگ اللہ کے شریک ہیں، بلکہ عمومی قاعدہ ہے کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں، اب جس سے بھی کہا جائے گا کہ آپ اللہ کے شریک نہیں ہیں، تو عموم کا فرد ہونے کے ناطے کہا جائے گا، اس حدیث سے بھی یہی مراد ہے،

دوسرے یہ کہ یہ روایت ضعیف ہے، کیوں کہ

میمون ابوعبداللہ کندی ''ضعیف'' ہے۔

(تقریب التّھذیب لابن حجر: 7051)

آخر الانبیا:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

''میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (نبوی) آخری مسجد ہے۔''

(صحیح مسلم: 507/1394)

اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد آخری مسجد ہے، اعتراض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مساجد تو اس کے بعد بھی بنائی گئی ہیں، یہ آخری کیسے ہوئی؟

امام ابن حبان رحمہ اللہ (354ھ) لکھتے ہیں:

قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ، يُرِيدُ بِهِ آخِرُ الْمَسَاجِدِ لِلْأَنْبِيَاءِ، لَا أَنَّ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ آخِرُ مَسْجِدٍ بُنِيَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا .

''آخری مسجد سے مراد انبیا کی آخری مسجد ہے، نہ کہ دنیا میں بنائی جانے والی آخری مسجد ہے۔'' (صحیح ابن حبّان : 502/4)

علامہ سندھی حنفی رحمہ اللہ (1138ھ) لکھتے ہیں:

آخِرُ الْمَسَاجِدِ أَيْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ الْمَشْهُودِ لَهَا بِالْفَضْلِ أَوْ آخِرُ مَسَاجِدِ الْأَنْبِيَاءِ أَوْ أَنَّهُ يَبْقٰى آخِرَ الْمَسَاجِدِ وَيَتَأَخَّرُ عَنِ الْمَسَاجِدِ الْآخِرِ فِي الْفَنَاءِ أَيْ فَكَمَا أَنَّهُ تَعَالٰى شَرَّفَ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ شَرَّفَ كَذٰلِكَ مَسْجِدَهُ الَّذِي هُوَ آخِرُ الْمَسَاجِدِ بِأَنْ جَعَلَ الصَّلَاةَ فِيهِ كَأَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

''آخری مسجد سے مراد فضیلت والی تین مسجدوں میں آخری مسجد ہے، یا اس سے مراد انبیا کی آخری مسجد ہے، یا پھر مراد یہ ہے کہ یہ مسجد تب تک ختم نہیں ہو گی، جب تک کہ باقی تمام مساجد ختم نہ ہو جائیں، یعنی جس طرح اللہ نے آخری نبی کو شرف بخشا ہے، اسی طرح آپ ﷺ کی مسجد کو بھی شرف بخشا ہے، جو کہ آخری مسجد ہے۔ اس میں ایک نماز کا ثواب دوسری مساجد میں ہزار نماز

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے برابر رکھا ہے، سوائے مسجد حرام کے۔''

(حاشية السّندي على النّسائي : 35/2)

علامہ زمخشری (538ھ) لکھتے ہیں:

مَعْنٰی كَوْنِهٖ آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنَّهٗ لَا يُنَبَّأُ أَحَدٌ بَعْدَهٗ، وَعِيسٰی مِمَّنْ نُبِّئَ قَبْلَهٗ، وَحِينَ يَنْزِلُ يَنْزِلُ عَامِلًا عَلٰی شَرِيعَةِ مُحَمَّدٍ، مُصَلِّيًا إِلٰی قِبْلَتِهٖ، كَأَنَّهٗ بَعْضُ أُمَّتِهٖ.

''نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی، جب کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت آپ ﷺ سے پہلے ہی مل چکی ہے، جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، تو شریعت محمدیہ کے پیرو بن کر نازل ہوں گے، آپ ﷺ کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کریں گے، گویا کہ آپ ﷺ کے امتی ہوں۔'' (تفسير الزّمخشري : 3/544_545)

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ :

فرمان نبوی ہے:

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ.

''فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔''

(صحيح البخاري : 2825)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

اِنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں مکہ فتح ہوا، تو ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔“

(صحيح البخاري :3080)

یہاں ہجرت سے مراد مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت ہے، کیوں کہ فتح مکہ کے بعد مکہ سے کہیں بھی ہجرت نہیں ہے، کیوں کہ مکہ دارالاسلام ہے، دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت تا قیامت باقی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) لکھتے ہیں:

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَإِنَّمَا كَانَ كَذٰلِكَ لِأَنَّ مَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ صَارَتْ دَارَ إِسْلَامٍ فَالَّذِي يُهَاجِرُ مِنْهَا لِلْمَدِينَةِ إِنَّمَا يُهَاجِرُ لِطَلَبِ الْعِلْمِ أَوِ الْجِهَادِ لَا لِلْفِرَارِ بِدِينِهِ بِخِلَافِ مَا قَبْلَ الْفَتْحِ .

”فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، فتح کے بعد مکہ دارالاسلام بن گیا ہے، تو اب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت طلب علم یا جہاد کے لئے ہوگی، نہ کہ دین بچانے کے لئے، جیسا کہ فتح مکہ سے پہلے تھی۔“

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 185/10)

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی ہجرت کے ساتھ ختم نبوت کا موازنہ:

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اِسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِجْرَةِ، فَقَالَ لَهُ : يَا عَمِّ، أَقِمْ مَكَانَكَ الَّذِي أَنْتَ بِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَخْتِمُ بِكَ الْهِجْرَةَ كَمَا خَتَمَ بِيَ النُّبُوَّةَ .

”سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ہجرت کی اجازت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: چچا! جہاں آپ ہیں، وہیں رہیے، اللہ نے آپ کے بعد ہجرت ختم کر دی ہے، جیسا کہ میرے بعد نبوت ختم کر دی ہے۔''

(مسند أبي يعلى : 2646، فضائل الصّحابة لأحمد بن حنبل : 1812، المعجم الكبير للطّبراني : 154/6، مسند الرّوياني : 61/10)

روایت جھوٹی ہے۔

① اسماعیل بن قیس ابومصعب مدنی ''منکر الحدیث'' ہے۔

اسے امام بخاری رحمہ اللہ (التاریخ الکبیر: 370/1) اور امام مسلم رحمہ اللہ (الکنی والاسماء: 788/2) نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُ بِالْمَنَاكِيرِ لَا أَعْلَمُ لَهُ حَدِيثًا قَائِمًا.

''ضعیف اور منکر الحدیث ہے، منکر حدیثیں بیان کرتا ہے، مجھے اس کی بیان کردہ کوئی صحیح حدیث نہیں ملی۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 193/2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ مُنْكَرٌ.

''اس کی بیان کردہ اکثر روایات منکر ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 491/1)

امام نسائی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔ (الضّعفاء والمتروكون : 41)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي حَدِيثِهِ مِنَ الْمَنَاكِيرِ وَالْمَقْلُوبَاتِ الَّتِي يَعْرِفُهَا مَنْ لَّيْسَ الْحَدِيثُ صِنَاعَتَهُ .

''اس کی احادیث میں ایسی منکر اور مقلوب روایات ہیں، جنہیں وہ بھی پہچان سکتا ہے، جس کا فن حدیث سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔''

(كتاب المَجروحين :127/1)

تنبیہ:

امام حاکم رحمہ اللہ (234/2) نے اس کی ایک روایت کی سند کو صحیح کہا، تو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے تعاقب کرتے ہوئے لکھا:

ضَعَّفُوهُ . ''اسماعیل بن قیس کو محدثین نے ضعیف کہا ہے۔''

امام بزار نے ''صالح الحدیث'' کہا ہے۔

(كشف الأستار عن زوائد مسند البزّار : 79/2، ح : 1247)

یہ امام صاحب کا تساہل ہے، راجح بات جمہور ائمہ حدیث کی ہے۔ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ وَّإِسْمَاعِيلُ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ .

''یہ حدیث موضوع ہے اور اسماعیل منکر الحدیث ہے۔''

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم : 368/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

إِسْنَادُهُ وَاهٍ .... وَيُرْوٰي نَحْوُهُ مِنْ مَّرَاسِيلِ الزُّهْرِيِّ .

''اس کی سند سخت ضعیف ہے ... اسی طرح زہری سے مرسل روایت بھی مروی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔" (سِيَر أعلام النُّبلاء : 84/2)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ أَبُو يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ وَفِيهِ أَبُو مُصْعَبٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ.

"یہ روایت امام ابویعلی اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے، اس کا راوی ابو مصعب اسماعیل بن قیس متروک ہے۔" (مَجمع الزّوائد : 269/9)

یہ روایت تاریخ ابن عساکر (297/26) میں مرسل بھی آتی ہے۔ یہ سند بھی جھوٹی ہے۔ عثمان بن ابی عثمان عثمانی ضعیف ہے۔ احمد بن محمد لیثی کون ہے؟ معلوم نہیں۔

إِلَّا أَنْ يَّكُونَ نَبِيٌّ :

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ إِلَّا أَنْ يَّكُونَ نَبِيٌّ .

"سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ انبیا کے علاوہ تمام لوگوں سے بہتر ہیں۔"

(الكامل في ضعفاء الرّجال لابن عدي : 484/6، الغرائب الملتقطة من مسند الفردوس لابن حجر : 241، المُتّفق والمفترق للخطيب : 368/1، تاريخ أصبهان لأبي نُعيم : 85/2، تاریخ ابن عساکر : 212/30)

سند سخت ضعیف ہے:

① اسماعیل بن زیاد ابلی متروک وکذاب ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مَتْرُوكٌ كَذَّبُوهُ.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”متروک ہے، محدثین نے اسے کذاب قرار دیا ہے۔“

(تقريب التهذيب : 446)

یہ روایت مسند عبد بن حمید (212) اور فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل (508) میں بھی آتی ہے، اُس کی سند بھی ضعیف ہے۔ ابو سعید بکری کے حالات زندگی نہیں ملے۔ نیز عطاء بن ابی رباح کا سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ اسی طرح یہ روایت من حدیث خیثمہ بن سلیمان (132) اور تاریخ ابن عساکر (123/30) میں آتی ہے، اس کی سند بھی ضعیف ہے، صدقہ قرشی ابو محمد کی امام ابن حبان رحمہ اللہ (467/6) کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی، لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔ نیز سلیمان بن یسار تابعی براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا روایت مرسل ہے۔

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے اسے من گھڑت قرار دیا ہے۔

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم : 2663)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ اسے موضوع (من گھڑت) قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

مَعَ أَنَّ مَعْنَى الْحَدِيثِ حَقٌّ .

”حدیث کا معنی بہر حال درست ہے۔“ (ميزان الاعتدال :231/1)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ .

میرا تعلق ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ ہے، انبیا علاتی بھائی ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں۔‘‘

(صحيح البخاري : 3442، صحيح مسلم : 2365)

صحیح مسلم کے الفاظ ہیں:

لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسٰى نَبِيٌّ .

’’میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں۔‘‘

فائدہ: درمیانی وقفے سے مراد؟

اس حدیث کا تعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے درمیانی وقفے سے ہے، اس دوران کوئی نبی نہیں آیا، جس روایت میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نبی کا ذکر ہے، وہ ضعیف ہے۔

بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور نزول مسیح کے درمیان کوئی نبی نہیں، لیکن یہ بات درست نہیں، کوئی دلیل اس پر دلالت نہیں کرتی، امت کا اجماع اس مفہوم کے مخالف ہے۔ بالفرض ہم مان لیں کہ اس حدیث کا تعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے لے کر مسیح موعود علیہ السلام کے نزول تک ہے، تب بھی اس سے مسئلہ ختم نبوت پر کوئی حرف نہیں آتا، کیوں کہ

① حدیث میں وضاحت موجود ہے کہ مسیح موعود سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں، لہٰذا ان کے نزول سے پہلے کسی کا دعویٰ نبوت مبنی بر جھوٹ ہوگا۔

② عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا قرب قیامت آسمان سے نزول حق ہے۔

یہی بات قرآن، متواتر احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

③ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ روز قیامت شفاعت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبریٰ کے لیے جہاں دیگر انبیا علیہم السلام کے پاس جائیں گے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی جائیں گے اور کہیں گے: عیسیٰ! اپنے رب کے ہاں ہمارے فیصلے کی سفارش کیجیے، وہ فرمائیں گے کہ اس وقت میں آپ کے کام نہیں آسکتا، ایسا کریں کہ

لٰكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں، وہ آخری نبی ہیں۔“

وہ آج موجود ہیں، ان کے پہلے اور بعد کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: بھلا آپ مجھے یہ بتائیں کہ اگر کسی برتن میں سامان رکھ کر مہر لگا دی گئی ہو، تو کیا مہر توڑے بغیر اس سامان تک رسائی ممکن ہے؟ لوگ کہیں گے: نہیں، تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے:

إِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

”یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔“

(مسند الإمام أحمد :248/3، وسندهٗ صحیحٌ)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بڑی پیاری مثال دے کر بات سمجھائی ہے کہ جس طرح مہر توڑے بغیر سامان کا حصول ناممکن ہے، اسی طرح اس کام کے لیے مہر والی ہستی کے پاس جانا ہوگا، جو کہ آخری نبی ہیں۔

بعض صوفیا اور فلاسفہ کا مذہب:

ابن عربی (638ھ) نے لکھا ہے:

يَتَضَمَّنُ هٰذَا الْبَابُ الْمَسَائِلَ الَّتِي لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا الْأَكَابِرُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِينَ هُمْ فِي زَمَانِهِمْ بِمَنْزِلَةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي زَمَانِ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ النُّبُوَّةُ الْعَامَّةُ فَإِنَّ النُّبُوَّةَ الَّتِي انْقَطَعَتْ بِوُجُودِ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيعِ لَا مُقَامُهَا فَلَا شَرْعَ يَكُونُ نَاسِخًا لِّشَرْعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يَزِيدُ فِي حُكْمِهٖ شَرْعًا آخَرَ، وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ انْقَطَعَتْ، فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ، أَيْ لَا نَبِيَّ بَعْدِي يَكُونُ عَلٰى شَرْعٍ يَّكُونُ مُخَالِفًا لِّشَرْعِي، بَلْ إِذَا كَانَ، يَكُونُ تَحْتَ حُكْمِ شَرِيعَتِي ... فَهٰذَا هُوَ الَّذِي انْقَطَعَ وَسَدَّ بَابَهٗ، لَا مَقَامَ النُّبُوَّةِ.

”اس باب میں ایسے مسائل ہیں، جن کا علم سوائے اللہ والوں کے کسی کو نہیں، اللہ والے ہمارے زمانے میں انبیا کی طرح ہیں اوران کی نبوت عامہ ہے۔ جو نبوت رسول اللہ ﷺ کے بعد منقطع ہوئی ہے، وہ تشریعی نبوت ہے، آپ ﷺ کی نبوت کو منسوخ کرنے والی کوئی شریعت نہیں آئے گی اور آپ کی شریعت کے کسی حکم میں اضافہ نہیں کرے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ اس کا معنی یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا، جو میری شریعت کے خلاف کوئی شریعت لائے۔ بلکہ جب کوئی نبی آئے گا، میری شریعت کا تابع ہو کر آئے گا۔ یہ نبوت منقطع ہوئی ہے، مطلقا مقام نبوت کا انقطاع نہیں ہوا۔“ (الفُتوحات المكيّة : 3/2)

ابن عربی ایک ملحد و بے دین صوفی ہے، قرآن کریم، نصوص سنت اور اجماع امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مخالف ہے، قرآن کریم میں سیدنا موسی علیہ السلام کا قول نقل ہوا ہے:

﴿فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا﴾ (الشّعراء : 26)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ نے مجھے علم نبوت عطا کیا۔"

اس آیت میں واضح کر دیا گیا ہے کہ نبوت اور علم نبوت وہبی ہوتا ہے، کسبی نہیں ہوتا، کسبی نبوت کا اسلام میں وجود تو کجا تصور تک نہیں ہے، بلکہ پہلی شریعتوں میں بھی اس کا وجود نہیں ہے۔ علامہ زرکشی (794ھ) لکھتے ہیں:

لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، وَفِي الصَّحِيحَيْنِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَالْإِجْمَاعِ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَمْ يُخَالِفْ مِنْهُ إِلَّا فِرْقَةٌ مِّنَ الْفَلَاسِفَةِ زَعَمُوا أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ، وَفِي هٰذَا الْقَوْلِ مِنَ الشَّنَاعَةِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْمِلَّةِ مَا يُكَفَّرُ قَائِلُهٗ.

"فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ اور صحیح بخاری وصحیح مسلم کی حدیث: "میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" اور اجماع امت اسی پر دلالت کناں ہے۔ اس پر کوئی دوسری رائے نہیں، فلاسفہ کا ایک گروہ کہتا ہے کہ نبوت کسبی ہوتی ہے ان کی یہ بات بدبختی اور ملت محمدیہ ﷺ سے خروج یعنی کفر پر جا ٹھہرتی ہے۔"

(تشنيف المسامع بجمع الجوامع: 764/4)

امام ابن حبان رحمہ اللہ اور عقیدہ ختم نبوت:

محمد بن محمد بن صالح ہروی کا کہنا ہے:

أَنْكَرُوا عَلٰى أَبِي حَاتِمِ ابْنِ حِبَّانَ قَوْلَهٗ: النُّبُوَّةُ الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ، فَحَكَمُوا عَلَيْهِ بِالزَّنْدَقَةِ، وَهُجِرَ، وَكُتِبَ فِيهِ إِلَى الْخَلِيفَةِ فَكَتَبَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِقَتْلِهِ وَسَمِعْتُ غَيْرَهُ يَقُولُ: لِذٰلِكَ خَرَجَ إِلٰى سَمَرْقَنْدَ.

''لوگوں نے امام ابن حبان رحمہ اللہ پر زندیقیت کا فتوی لگایا تھا اور ان سے بائیکاٹ کر دیا تھا۔ ان کے بقول ابن حبان رحمہ اللہ کہتے تھے کہ نبوت علم اور عمل کا نام ہے، خلیفہ کو ان کا یہ فتوی بتایا گیا، تو اس نے ابن حبان رحمہ اللہ کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسی فتوی کی وجہ سے انہیں سمرقند جانا پڑا۔''

(تاریخ دِمَشق لابن عساکر: 253/52)

جھوٹی داستان ہے۔

عبدالصمد بن محمد بن صالح اور اس کے باپ کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

حافظ ابوزرعہ، ابن العراقی رحمہ اللہ (826) لکھتے ہیں:

فِرْقَةٌ مِّنَ الْفَلَاسِفَةِ قَالُوا: إِنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ. وَفِي «ذَمِّ الْكَلَامِ» لِلْهَرْوِيِّ: أَنْكَرُوا عَلَى ابْنِ حِبَّانَ قَوْلَهُ: النُّبُوَّةُ الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ، وَحَكَمُوا عَلَيْهِ بِالزَّنْدَقَةِ، وهُجِرَ، وَكُتِبَ فِيهِ إِلَى الْخَلِيفَةِ، فَأُخْرِجَ إِلٰى سَمَرْقَنْدَ. قُلْتُ: وَمَا أَظُنُّ ابْنَ حِبَّانَ يَقُولُ: إِنَّ مَنْ حَصَلَ لَهُ الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ صَارَ نَبِيًّا، ولٰكِنَّ الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ آلَةٌ لِّلنُّبُوَّةِ، ثُمَّ قَدْ يُؤْتِي اللّٰهُ الْعَالِمَ الْعَامِلَ النُّبُوَّةَ وَقَدْ لَا يُؤْتِيهِ اللّٰهُ إِيَّاهَا: ﴿اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾، وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، أَمَّا الْآنَ فَقَدْ عُلِمَ بِالدَّلِيلِ الْقَطْعِيِّ انْتِفَاءُ ذٰلِكَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَأَمَّا كَوْنُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَبْعُوثًا إِلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، فَالْمُرَادُ الْمُكَلَّفُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ، وَهٰذَا يَتَنَاوَلُ الْإِنْسَ وَالْجِنَّ وَالْمَلَائِكَةَ، فَأَمَّا الْأَوَّلَانِ فَبِالْإِجْمَاعِ .

''فلسفیوں کا ایک گروہ نبوت کو کسبی قرار دیتا ہے۔ ہروی کی کتاب ''ذم الکلام'' میں لکھا ہے کہ لوگوں نے امام ابن حبان رحمہ اللہ پر زندیقیت کا فتوی لگایا تھا اور ان کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ ان کے بقول ابن حبان رحمہ اللہ کہتے تھے کہ نبوت علم اور عمل کا نام ہے، خلیفہ کو ان کا یہ فتوی بتایا گیا، تو انہیں سمرقند کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔'' میں نہیں مانتا کہ ابن حبان رحمہ اللہ نے یہ بات کہی ہوگی کہ جس کو علم اور عمل حاصل ہو جائے، وہ نبی بن سکتا ہے، علم اور عمل تو نبوت کا آلہ ہیں، اللہ کبھی عالم و عامل کو نبوت عطا کر دیتے ہیں اور کبھی نہیں کرتے۔ (اللہ زیادہ جانتا ہے کہ اس نے کسے رسول بنانا ہے۔) اور نبوت کا عطا کیا جانا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کی بات ہے۔ اب تو دلیل قطعی سے معلوم ہو چکا کہ نبوت منقطع ہے۔ واللہ اعلم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، مطلب یہ کہ جو شریعت کی مکلف مخلوقات ہیں، جن، انسان اور فرشتے۔ انسانوں اور جنوں کا مکلف ہونا تو اتفاقی مسئلہ ہے۔'' (الغيث الهامع شرح جمع الجوامع : 765،766)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (748ھ) لکھتے ہیں:

قُلْتُ : وَلِقَوْلِهِ هٰذَا مَحْمَلٌ سَائِغٌ إِنْ كَانَ عَنَاهُ، أَيْ عِمَادَ النُّبُوَّةِ الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ، لِأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُؤْتِ النُّبُوَّةَ وَالْوَحْيَ إِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذَيْنِ النَّعْتَيْنِ، وَذٰلِكَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِيرُ بِالْوَحْيِ عَالِمًا، وَيَلْزَمُ مِنْ وُجُودِ الْعِلْمِ الْإِلٰهِيِّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَمَلُ الصَّالِحُ، فَصَدَقَ بِهٰذَا الِاعْتِبَارِ قَوْلُهُ : النُّبُوَّةُ الْعِلْمُ اللَّدُنِّيُّ وَالْعَمَلُ الْمُقَرِّبُ إِلَى اللّٰهِ، فَالنُّبُوَّةُ إِذَا تُفَسَّرُ بِوُجُودِ هٰذَيْنِ الْوَصْفَيْنِ الْكَامِلَيْنِ، وَلَا سَبِيلَ إِلٰى تَحْصِيلِ هٰذَيْنِ الْوَصْفَيْنِ بِكَمَالِهِمَا إِلَّا بِالْوَحْيِ الْإِلٰهِيِّ، وَهُوَ عِلْمٌ يَّقِينِيٌّ مَّا فِيهِ ظَنٌّ، وَعِلْمُ غَيْرِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْهُ يَقِينِيٌّ وَّأَكْثَرُهُ ظَنِّيٌّ ثُمَّ النُّبُوَّةُ مُلَازِمَةٌ لِّلْعِصْمَةِ وَلَا عِصْمَةَ لِغَيْرِهِمْ، وَلَوْ بَلَغَ فِي الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ مَا بَلَغَ وَالْخَبَرُ عَنِ الشَّيْءِ يُصَدَّقُ بِبَعْضِ أَرْكَانِهٖ وَأَهَمِّ مَقَاصِدِهٖ، غَيْرَ أَنَّا لَا نُسَوِّغُ لِأَحَدٍ إِطْلَاقُ هٰذَا إِلَّا بِقَرِينَةٍ، كَقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : الْحَجُّ عَرَفَةٌ، وَإِنْ كَانَ عَنَى الْحَصْرَ، أَيْ لَيْسَ شَيْءٌ إِلَّا الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ، فَهٰذِهٖ زَنْدَقَةٌ وَّفَلْسَفَةٌ.

''ان کی اس بات میں ایک جائز احتمال موجود ہے، اگر انہوں نے وہ مراد لیا ہو تو درست ہے، مطلب یہ کہ علم اور عمل نبوت کے ستون ہیں۔ اللہ جسے نبوت دیتا ہے، اسے علم و عمل بھی دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ وحی کے ساتھ عالم ہو گئے تھے اور علم الٰہی کے وجود کا لازمہ عمل صالح ہے۔ اس معنی کے اعتبار سے امام ابن حبان رحمہ اللہ کی یہ بات سچ ہو گی کہ نبوت علم لدنی اور قرب الٰہی کا ذریعہ بننے والے عمل کا نام ہے۔ نبوت ان دو اوصاف کے کامل ہونے کا نام ہے اور ان دونوں اوصاف کا کمال صرف وحی الٰہی سے ملتا ہے۔ وحی علم یقینی ہے، ظنی نہیں اور غیر نبی کا علم بعض دفعہ یقینی بھی ہوتا ہے، لیکن اکثر ظنی ہوتا ہے۔ پھر نبوت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصمت لازم ہے، غیر نبی معصوم نہیں ہوتا، بھلے وہ بہت سارا علم حاصل کر لے۔ بسا اوقات کسی چیز کی خبر کا اطلاق اس کے بعض ارکان اور اہم مقاصد پر بھی ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”حج (وقوفِ) عرفہ کا نام ہے۔“ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اگر حصر مراد لیا ہے، یعنی نبوت صرف علم و عمل سے حاصل ہوتی ہے، تو یقیناً یہ زندیقیت اور فلسفہ ہے۔“

(میزان الاعتدال :508/3)

مزید لکھتے ہیں:

قُلْتُ : هٰذِهِ حِكَايَةٌ غَرِيبَةٌ، وَابنُ حِبَّانَ فَمِنْ كِبَارِ الْأَئِمَّةِ، وَلَسْنَا نَدَّعِي فِيهِ الْعِصْمَةَ مِنَ الْخَطَإِ، لٰكِنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ الَّتِي أَطْلَقَهَا، قَدْ يُطْلِقُهَا الْمُسْلِمُ، وَيُطْلِقُهَا الزِّنْدِيقُ الْفَيْلَسُوفُ، فَإِطْلَاقُ الْمُسْلِمِ لَهَا لَا يَنْبَغِي، لٰكِنْ يُعْتَذَرُ عَنْهُ، فَنَقُولُ : لَمْ يُرِدْ حَصْرَ الْمُبْتَدَءِ فِي الْخَبَرِ، وَنَظِيرُ ذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : الْحَجُّ عَرَفَةٌ، وَمَعْلُومٌ أَنَّ الْحَاجَّ لَا يَصِيرُ بِمُجَرَّدِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةِ حَاجًّا، بَلْ بَقِيَ عَلَيْهِ فُرُوضٌ وَّوَاجِبَاتٌ، وَّإِنَّمَا ذَكَرَ مُهِمَّ الْحَجِّ وَكَذَا هٰذَا ذَكَرَ مُهِمَّ النُّبُوَّةِ، إِذْ مِنْ أَكْمَلِ صِفَاتِ النَّبِيِّ كَمَالُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، فَلَا يَكُونُ أَحَدٌ نَّبِيًّا إِلَّا بِوُجُودِهِمَا، وَلَيْسَ كُلُّ مَنْ بَرَّزَ فِيهِمَا نَبِيًّا، لِأَنَّ النُّبُوَّةَ مَوْهَبَةٌ مِّنَ الْحَقِّ تَعَالٰى، لَا حِيلَةَ لِلْعَبْدِ فِي اكْتِسَابِهَا، بَلْ بِهَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتَوَلَّدُ الْعِلْمُ اللَّدُنِّيُّ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ وَأَمَّا الْفَيْلَسُوفُ فَيَقُولُ: النُّبُوَّةُ مُكْتَسَبَةٌ يُنْتِجُهَا الْعِلْمُ وَالْعَمَلُ، فَهٰذَا كُفْرٌ، وَلَا يُرِيدُهُ أَبُو حَاتِمٍ أَصْلًا، وَحَاشَاهُ.

''یہ عجیب وغریب حکایت ہے، ابن حبان رحمہ اللہ ایک بڑے امام ہیں، ہم ان کی عصمت کا دعوی نہیں کرتے، لیکن یہ جملہ ایک مسلمان بھی استعمال کر لیتا ہے اور ایک فلسفی اور زندیق بھی۔ مسلمان کے لئے بھی یہ کلمہ استعمال کرنا درست نہیں، اگر کوئی کرے تو اس کا معنی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ مبتدا کا معنی صرف خبر کے لفظوں پر منحصر نہیں ہوتا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حج (وقوفِ) عرفہ کا نام ہے۔'' لیکن ہم جانتے ہیں کہ صرف عرفہ میں وقوف کرنے سے حج ادا نہیں ہوتا، بلکہ دوسرے فرائض و واجبات بھی موجود ہیں، یہاں حج کے اہم رکن کا ذکر ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسی طرح نبوت کے اہم جزو کا ذکر کیا ہے، کیوں کہ یہ نبوت کے اہم اجزا ہیں، ایسا نہیں کہ جس کے پاس علم و عمل ہو، وہ نبی بن جائے، نبوت تو وہبی ہے، اللہ جسے چاہے دے۔ اس کے حاصل کرنے کا کوئی طریقہ نہیں، ہاں نبوت ملنے کے ساتھ علم لدنی اور عمل صالح مل جاتا ہے۔ جبکہ فلسفیوں کا کہنا ہے کہ نبوت کسبی ہے، علم اور عمل سے مل جاتی ہے۔ یہ کفر ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے یہ معنی مراد نہیں لیا، وحاشاہ۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء : 96/16)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ حَاوَلَ بَعْضُهُمُ الْكَلَامَ فِيهِ مِنْ جِهَةِ مُعْتَقَدِهٖ، وَنَسَبَهٗ إِلَى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقَوْلِ بِأَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ، وَهِيَ نَزْعَةٌ فَلْسَفِيَّةٌ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِصِحَّتِهَا عَنْهُ.

''بعض لوگوں نے ان کے عقیدہ پر کلام کیا ہے اور ان کی طرف منسوب کیا ہے کہ وہ نبوت کو کسبی سمجھتے تھے، یہ فلسفیانہ جھگڑا ہے، اللہ جانتا ہے کہ امام ابن حبان رحمہ اللہ سے یہ بات ثابت ہے یا نہیں؟'' (البداية والنهاية : 281/15)

علامہ غزالی رحمہ اللہ اور ختم نبوت:

علامہ عبدالروف مناوی رحمہ اللہ (1031ھ) فرماتے ہیں:

هٰذِهٖ قَاعِدَةٌ لَّا يَحْتَاجُ فِي إِثْبَاتِهَا إِلٰى شَيْءٍ لِّانْعِقَادِ الْإِجْمَاعِ عَلَيْهَا، وَلَا الْتِفَاتَ إِلٰى مَا زَعَمَهٗ بَعْضُ فِرَقِ الضَّلَالِ؛ مِنْ أَنَّ النُّبُوَّةَ بَاقِيَةٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَبَنَوْا ذٰلِكَ عَلٰى قَاعِدَةِ الْأَوَائِلِ أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ، وَرُمِيَ بِذٰلِكَ جَمْعٌ مِّنْ عُظَمَاءِ الصُّوفِيَةِ كَالْإِمَامِ الْغَزَالِيِّ، اِفْتَرَاهُ عَلَيْهِ الْحَسَدَةُ، وَقَدْ تَبَرَّأَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنَ الْقَوْلِ بِهٖ، وَتَنَصَّلَ مِنْهُ فِي كُتُبِهٖ، وَأَمَّا عِيسٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ؛ فَقَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى نُزُولِهٖ نَبِيًّا لٰكِنَّهٗ بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ.

''یہ ایسا قاعدہ ہے، جس کے اثبات کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس پر اجماع ہو چکا ہے۔ بعض گمراہ فرقوں نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ نبوت قیامت تک باقی رہے گی، ناقابل التفات ہے۔ ان کی بنیاد پہلے فلسفیوں کے

www.KitaboSunnat.com

اس قول پر ہے کہ نبوت کسبی چیز ہے۔ کبار صوفیوں کے ایک گروہ پر اس نظریے کو اپنانے کا الزام لگا تھا۔ امام غزالی بھی انہی میں سے ہیں، ان کے حاسدوں نے ان پر یہ جھوٹا الزام لگایا تھا، لیکن انہوں نے اس سے براءت کا اظہار کر دیا اور اپنی کتابوں میں اس سے بیزاری ظاہر کی۔ رہے عیسیٰ علیہ السلام، تو امت کا اس پر اجماع ہے کہ وہ بوقت نزول نبی ہی ہوں گے، لیکن ہمارے نبی ﷺ کی شریعت کے متبع ہوں گے۔"

(فیض القدیر : 341/2، التّیسیر بشرح الجامع الصّغیر : 236/1)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (671ھ) لکھتے ہیں:

مَا ذَكَرَهُ الْغَزَالِيُّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ، وَهٰذَا الْمَعْنٰى فِي كِتَابِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِالْاِقْتِصَادِ، إِلْحَادٌ عِنْدِي، وَتَطَرُّقٌ خَبِيثٌ إِلٰى تَشْوِيشِ عَقِيدَةِ الْمُسْلِمِينَ فِي خَتْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّبُوَّةَ، فَالْحَذَرَ الْحَذَرَ مِنْهُ! وَاللّٰهُ الْهَادِي بِرَحْمَتِهٖ.

"علامہ غزالی نے اس آیت کے تحت اپنی "اقتصاد" نامی کتاب میں جو کہا ہے، میں اسے الحاد سمجھتا ہوں، یہ عقیدہ ختم نبوت میں شک کے بیج بونے کی سازش ہے، اس سے بچ جائیں، اللہ آپ کو اپنی رحمت میں لپیٹ لے۔"

(تفسیر القرطبي : 197/14)

ابوحیان اندلسی رحمہ اللہ (745ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَا تَنْقَطِعُ، أَوْ إِلٰى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ، فَهُوَ زِنْدِيقٌ يَجِبُ قَتْلُهٗ، وَقَدِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَاسٌ، فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ عَلٰی ذٰلِكَ، وَكَانَ فِي عَصْرِنَا شَخْصٌ مِّنَ الْفُقَرَاءِ ادَّعَی النُّبُوَّةَ بِمَدِينَةِ مَالِقَةَ، فَقَتَلَهُ السُّلْطَانُ بْنُ الْأَحْمَرِ، مَلِكُ الْأَنْدَلُسِ بِغَرْنَاطَةَ، وَصُلِبَ إِلٰی أَنْ تَنَاثَرَ لَحْمُهُ.

''جو یہ کہتے ہیں کہ نبوت کسبی ہے، منقطع نہیں ہوتی، یا سمجھتے ہیں کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے، وہ زندیق ہیں، انہیں قتل کرنا واجب ہے۔ جب بھی کسی نے نبوت کا دعوی کیا، مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا۔ ہمارے زمانے میں مالقہ نامی شہر کے ایک فقیر نے نبوت کا دعوی کیا، تو اندلس کے بادشاہ سلطان بن احمر نے اسے غرناطہ میں قتل کروا دیا اور اسے پھانسی دے دی، یہاں تک کہ اس کا گوشت بکھر گیا۔'' (البحر المُحيط : 485/8)

ملا علی قاری رحمہ اللہ اور عقیدہ ختم نبوت:

علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (449ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ فِي لَوْ: إِنَّهَا تَجِيءُ لِامْتِنَاعِ الشَّيْءِ لِامْتِنَاعِ غَيْرِهٖ، كَقَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَّكَانَ عُمَرُ، وَلَا سَبِيلَ أَنْ يَّكُونَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ كَمَا لَا سَبِيلَ أَنْ يَّكُونَ عُمَرُ نَبِيًّا.

''لغت عرب کے مطابق لفظِ لَوْ یہ ظاہر کرتا ہے کہ دو چیزیں ایک دوسرے کا لازمہ ہیں، یعنی اگر ایک چیز نہ ہو گی، تو دوسری بھی نہ ہو گی۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمر بن خطاب

www.KitaboSunnat.com

ہوتے۔'' جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہی نبی نہیں، تو کوئی دوسرا بھی نبی نہیں ہو سکتا۔''

(شرح صحيح البخاري : 42/3)

یہ قضیہ سمجھ لینے کے بعد اب ملا علی قاری رحمہ اللہ کی ایک عبارت کو سمجھنا آسان ہو جائے گا، ختم نبوت کے حوالے سے ملا علی قاری رحمہ اللہ کا وہی موقف ہے، جو تمام امت کا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا، آپ کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے گا، کافر و مرتد ہوگا، تاہم ان کی ایک عبارت سے بعض لوگوں نے ایسا معنی کشید کرنے کی کوشش کی ہے، جو ملا علی قاری رحمہ اللہ کی مراد نہیں تھا۔

انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ایک حدیث: لَوْ عَاشَ لَكَانَ نَبِيًّا ''ابراہیم زندہ ہوتے، تو نبی ہوتے۔'' پر بحث کی ہے۔

وہ اس حدیث پر علما مثلاً حافظ ابن عبد البر اور حافظ نووی رحمہما اللہ کے اقوال نقل کرتے ہیں، جن کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے، مگر ملا علی قاری رحمہ اللہ اس حدیث کو صحیح مانتے ہیں اور اس کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إِنَّهُ يُومِئُ إِلَيْهِ بِأَنَّهُ لَمْ يَعِشْ لَهُ وَلَدٌ يَّصِلُ إِلٰى مَبْلَغِ الرِّجَالِ فَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ صُلْبِهٖ يَقْتَضِي أَنْ يَّكُونَ لُبَّ قَلْبِهٖ كَمَا يُقَالُ : الْوَلَدُ سِرُّ أَبِيهِ وَلَوْ عَاشَ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ وَصَارَ نَبِيًّا لَّزِمَ أَنْ لَّا يَكُونَ نَبِيُّنَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ .

''اس میں اشارہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا اس عمر تک زندہ نہیں رہے گا کہ حد بلوغ کو پہنچ جائے، کیوں کہ صلبی اولاد دل کا جوہر ہوتی ہے، محاورہ ہے کہ بیٹا باپ کا جوہر ہوتا ہے، تو اگر ابراہیم ابن رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہتے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیس برس کی عمر کو پہنچ جاتے اور نبی بن جاتے، تو لازم تھا کہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین نہ رہتے۔''

وہ یہاں ایک بات فرض کر رہے ہیں کہ اگر یوں ہوتا، تو یوں ہوتا، مگر چوں کہ یہ سب کچھ نہیں ہوا، لہٰذا صرف سمجھانے کی غرض سے یہ بات فرض کر لی گئی ہے۔

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الأنبياء : 22)

''اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کئی الٰہ ہوتے، تو ان میں فساد ہوتا۔''

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اور الٰہ ہیں، بلکہ یہ مطلب ہے کہ اگر ہوتے، تو یوں ہوتا، مگر اور الٰہ موجود ہی نہیں ہیں، لہٰذا ایسا نہیں ہے۔ ملا علی قاری اسی سیاق میں لکھتے ہیں:

لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ وَصَارَ نَبِيًّا وَّكَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَا مِنْ أَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَعِيسٰى وَالْخَضِرِ وَإِلْيَاسَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَلَا يُنَاقِضُ قَوْلَهُ تَعَالٰى:﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ إِذِ الْمَعْنٰى أَنَّهُ لَا يَأْتِي نَبِيٌّ بَعْدَهُ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ.

''ابراہیم یا عمر رضی اللہ عنہما اگر نبی بن جاتے، تب بھی وہ آپ ﷺ کے متبع ہوتے، جیسا کہ عیسی علیہ السلام، خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام ہیں۔ تب بھی یہ اللہ کے فرمان ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ کے منافی نہ ہوتا، تب اس کا معنی یہ کیا جاتا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا، جو ان کی نبوت کو منسوخ کر دے اور ان کی امت سے نہ ہو۔''

اب یہاں کلمہ لَوْ ہے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے یا عمر نبی ہوتے، تو معنی یوں ہوتا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصورت دیگر معنی وہی رہے گا کہ کوئی بھی نبی، رسول اللہ ﷺ کے بعد نہیں آئے گا، اب کسی نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی ہے۔

اس سے پچھلی عبارت میں وہ خود کہہ چکے ہیں کہ ابراہیم کا زندہ رہ کر نبی ہونا ہی ختم نبوت کے منافی تھا، لیکن بالفرض والمحال ایسا ہو جاتا، تو آیت کا معنی یوں کر لیا جاتا۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ کی دوسری عبارات ملاحظہ ہوں، لکھتے ہیں:

دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا كُفْرٌ بِالْإِجْمَاعِ.

''نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی بالاجماع کفر ہے۔''

(شرح الفقه الأكبر، ص 380)

نیز لکھتے ہیں:

الْمَعْنٰى أَنَّهٗ لَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ لِأَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ السَّابِقِينَ، وَفِيهِ إِيمَاءٌ إِلٰى أَنَّهٗ لَوْ كَانَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ لَّكَانَ عَلِيًّا، وَهُوَ لَا يُنَافِي مَا وَرَدَ فِي حَقِّ عُمَرَ صَرِيحًا، لِأَنَّ الْحُكْمَ فَرْضِيٌّ وَّتَقْدِيرِيٌّ، فَكَأَنَّهٗ قَالَ: لَوْ تُصُوِّرَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَّكَانَ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَنْبِيَاءَ، وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدِي.

''معنی یہ کہ آپ ﷺ کے بعد نبی پیدا ہی نہیں ہوگا، کیوں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، اس حدیث میں اشارہ ہے کہ اگر کوئی نبی ہوتا، تو علی ہوتے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ایسا ہی فرمان ہے، یہ حکم تقدیری اور فرضی ہے، گویا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: میرے بعد نبوت کا تصور ہوتا، تو میرے صحابہ کی ایک جماعت کو نبی بنایا جاتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح : 3932/9)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز لکھتے ہیں:

(وَأَنَا الْعَاقِبُ) أَيِ الْآتِي عَقِبَ الْأَنْبِيَاءِ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ، فَفِي الصِّحَاحِ الْعَاقِبُ يَعْنِي آخِرَ الْأَنْبِيَاءِ وَكُلُّ مَنْ خَلَفَ بَعْدَ شَيْءٍ فَهُوَ عَاقِبَةٌ.

''میں عاقب ہوں، یعنی انبیا کے بعد آیا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ''صحاح'' میں ہے کہ عاقب کا معنی آخری نبی ہے۔ ہر چیز جو کسی کے بعد آئے، عاقب کہلاتی ہے۔'' (شرح الشّفا : 490/1)

نیز مقفی کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الْمَعْنٰى أَنَّهُ آخِرُ النَّبِيِّينَ فَإِذَا قَفّٰى فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ.

''معنی یہ کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں، جب آپ آخری ہیں، تو یقیناً آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (شرح الشّفا : 495/1)

مزید لکھتے ہیں:

إِنَّهٗ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ الْآتِي عَلٰى أَثَرِهِمْ، لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ.

''نبی ﷺ انبیا کے بعد آخر میں آنے والے ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(مِرقاۃ المَفاتِیح : 3697/9)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے نبی اور اس کی تصدیق کرنے والے کا حکم؟

نبی کریم ﷺ کے بعد کسی بھی معنی اور تشریح میں دعویٰ نبوت کفر وارتداد ہے۔اس پر کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کا اجماع بھی ہے۔

علامہ حلیمی رحمہ اللہ (404ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ تَمَنّٰى فِي زَمَانِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدِهٖ أَنْ لَّوْ كَانَ نَبِيًّا ... وَهٰذَا كُفْرٌ .

”اگر کوئی عہد نبوی میں یا اس کے بعد نبی ہونے کی تمنا کرے...تو یہ کفر ہے۔“

(المنهاج في شعب الإيمان : 3/106)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ مُسَيْلِمَةَ بَعَثَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا ابْنُ أُثَالِ بْنِ حُجْرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَتَشْهَدَانِ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ؟، قَالَا : نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ، لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَّفْدًا قَتَلْتُكُمَا .

”مسیلمہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دو آدمی بھیجے، ایک اثال بن حجر تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: محمد ﷺ کو اللہ کا رسول مانتے ہو؟ کہنے لگے: ہم مسیلمہ کو اللہ کا رسول مانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں، اگر میں قاصدوں کا قتل روا رکھتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔" (مسند أبي يعلى : 5097، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو "حسن" کہا ہے۔

(مجمع الزّوائد : 314/5)

سیدنا نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ، قَالَ لِلرَّسُولَيْنِ : فَمَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا؟ قَالَا : نَقُولُ كَمَا قَالَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا .

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسیلمہ کا خط پڑھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاصدوں سے پوچھا: آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ کہنے لگے: وہی جو خط میں لکھا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر قاصدوں کو قتل نہ کرنے کا قانون نہ ہوتا، تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔"

(مسند الإمام أحمد :487/3، سنن أبي داود : 2761، وسندهٗ حسنٌ)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کو "حسن" کہا ہے۔

(العلل الكبير للترمذي : 715)

امام حاکم رحمہ اللہ (143/2، 52/3) نے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر "صحیح" کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

صحیح بخاری (4379) میں ہے کہ اسود عنسی کو بھی قتل کر دیا گیا تھا۔

سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: آنْتَ وَحْشِيٌّ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْزَةَ قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا بَلَغَكَ، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي قَالَ: فَخَرَجْتُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ، قُلْتُ: لَأَخْرُجَنَّ إِلٰى مُسَيْلِمَةَ، لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأُكَافِئَ بِهِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ: فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلْمَةِ جِدَارٍ، كَأَنَّهُ جَمَلٌ أَوْرَقُ ثَائِرُ الرَّأْسِ، قَالَ: فَرَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتّٰى خَرَجَتْ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى هَامَتِهِ.

"میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، تو آپ نے پوچھا: آپ وحشی ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا: حمزہ کو قتل آپ نے کیا تھا؟ عرض کیا: جی! آپ کو صحیح خبر پہنچی ہے۔ فرمایا: آپ میرے سامنے آنے سے اجتناب کیجئے گا، میں وہاں سے چلا آیا، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب کے فتنہ نے زور پکڑا، تو دل میں خیال آیا کہ مسیلمہ کو میں قتل کروں گا، تاکہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا بوجھ میرے سر سے اتر جائے۔ میں اس سے جنگ کرنے والے لشکر میں شامل ہو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دیوار کے شگاف میں کھڑا ہے، جو خاکستری اونٹ کی طرح گندم گوں تھا اور اس کے بال پراگندہ تھے۔ میں نے اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا، تو اپنا نیزہ اس کے سینے میں پیوست کر دیا اور اس کا سینہ پیٹھ تک چر گیا، پھر ایک انصاری نے تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا۔“

(صحيح البخاري :4072)

① امام سحنون رحمہ اللہ (240ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ تَنَبَّأَ وَزَعَمَ أَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْهِ اسْتُتِيبَ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ .

”جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے، اس سے توبہ کروائی جائے گی، اگر کر لے تو (بہتر) ورنہ قتل کر دیا جائے۔“

(النّوادر والزّيادات لأبي زيد قيرواني : 532/14)

② علامہ عبدالقاہر بغدادی رحمہ اللہ (429ھ) لکھتے ہیں:

قَالُوا بِتَكْفِيرِ كُلِّ مُتَنَبِّئٍ سَوَاءً كَانَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ كَزَرَادَشْتَ وَيَوَذَاسَفْ وَمَانِي وَدِيصَانَ وَمَرْقِيُورَ وَمَزْدَكَ أَوْ بَعْدَهُ كَمُسَيْلَمَةَ وَسَجَاحِ وَالْأَسْوَدَ ثُمَّ يَزِيدَ الْعَنْسِيِّ وَسَائِرِ مَنْ كَانَ بَعْدَهُمْ مِنَ الْمُتَنَبِّينَ .

”اہل سنت ہر مدعی نبوت کو کافر کہتے ہیں، وہ اسلام سے پہلے ہو، جیسا کہ زرادشت، یوداسف، مانی، دیصان، مرقیور اور مزدک ہیں یا اسلام کے بعد ہو جیسا مسیلمہ، سجاح، اسود اور یزید عنسی اور ان کے بعد جتنے بھی متنبی پیدا ہوئے۔“

(الفَرق بين الفِرَق ، ص 302)

③ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (456ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا مَنْ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ فُلَانٌ لِإِنْسَانٍ بِعَيْنِهِ أَوْ إِنَّ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ تَعَالٰی یَحِلُّ فِي جِسْمٍ مِّنْ أَجْسَامِ خَلْقِهٖ أَوْ إِنَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا غَيْرَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهٗ لَا يَخْتَلِفُ اثْنَانِ فِي تَكْفِيرِهٖ لِصِحَّةِ قِيَامِ الْحُجَّةِ بِكُلِّ هٰذَا عَلٰى كُلِّ أَحَدٍ.

''جو کہے کہ اللہ فلاں شخص کے روپ میں ہے یا کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے یا کہے کہ محمد ﷺ کے بعد سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور نبی بھی آ سکتا ہے، تو اس کے کفر میں (اہل اسلام میں سے) دو انسانوں کا بھی اختلاف نہیں، کیوں کہ ان میں سے ہر چیز کی دلیل ہر شخص پر قائم ہو چکی ہے۔'' (الفِصَل في المِلَل والأهواء والنِّحَل : 139/3)

(۴) قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

كَذٰلِكَ مَنِ ادَّعٰى نُبُوَّةَ أَحَدٍ مَّعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰه عَلَيْه وَسَلَّم أَوْ بَعْدَهٗ كَالْعِيسَوِيَّةِ مِنَ الْيَهُودِ الْقَائِلِينَ بِتَخْصِيصِ رِسَالَتِهٖ إِلَى الْعَرَبِ وَكَالْخُرَّمِيَّةِ الْقَائِلِينَ بِتَوَاتُرِ الرُّسُلِ وَكَأَكْثَرِ الرَّافِضَةِ الْقَائِلِينَ بِمُشَارَكَةِ عَلِيٍّ فِي الرِّسَالَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَهٗ فَكَذٰلِكَ كُلُّ إِمَامٍ عِنْدَ هٰؤُلَاءِ يَقُومُ مَقَامَهٗ فِي النُّبُوَّةِ وَالْحُجَّةِ وَكَالْبَزِيغِيَّةِ وَالْبَيَانِيَّةِ مِنْهُمُ الْقَائِلِينَ بِنُبُوَّةِ بَزِيغٍ وَبَيَانٍ وَأَشْبَاهِ هٰؤُلَاءِ أَوْ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ لِنَفْسِهٖ أَوْ جَوَّزَ اكْتِسَابَهَا وَالْبُلُوغَ بِصَفَاءِ الْقَلْبِ إِلٰى مَرْتَبَتِهَا كَالْفَلَاسِفَةِ وَغُلَاةِ الْمُتَصَوِّفَةِ وَكَذٰلِكَ مَنِ ادَّعٰى مِنْهُم أَنَّهٗ يُوحٰى إِلَيْهِ وَإِنْ لَّمْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَدَّعِ النُّبُوَّةَ أَوْ أَنَّهُ يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَيُعَانِقُ الْحُورَ الْعِيْنِ فَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُم كُفَّارٌ مُكَذِّبُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ أَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَأَخْبَرَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَأَنَّهُ أُرْسِلَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ وَأَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى حَمْلِ هٰذَا الْكَلَامِ عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَأَنَّ مَفْهُومَهُ الْمُرَادَ بِهٖ دُونَ تَأْوِيلٍ وَّلَا تَخْصِيصٍ فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِ هٰؤُلَاءِ الطَّوَائِفِ كُلِّهَا قَطْعًا إِجْمَاعًا وَّسَمْعًا.

”اسی طرح جو شخص نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں یا اس کے بعد نبوت میں کسی کو شریک قرار دے، وہ کافر ہے۔ یہود کا عیسویہ فرقہ کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت خطۂ عرب کے ساتھ خاص ہے۔ فرقہ خرمیہ کہتا ہے کہ رسول متواتر آتے رہیں گے۔ روافض کی اکثریت کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ کی رسالت میں شریک ہیں، اسی طرح ان کے نزدیک ان کا ہر امام نبوت وحجت میں نبی کریم ﷺ کے قائم مقام ہے۔ بزیغیہ اور بیانیہ فرقے بزیغ اور بیان نامی اشخاص کی نبوت کے قائل ہیں یہ سب لوگ کافر ہیں۔ اسی طرح وہ بھی کافر ہے جس نے خود نبوت کا دعوی کیا یا فلاسفہ اور غالی صوفیوں کی طرح دل کی صفائی سے نبوت کے اکتساب اور نبوت کے مرتبہ تک پہنچنے کو جائز سمجھا، وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے جو نبوت کا مدعی نہ ہو مگر خود پر وحی کے نزول کا دعوی کرتا ہو، یا کہتا ہو کہ وہ آسمان پر چڑھتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، جنت میں داخل ہوتا ہے اور اس کے پھل کھاتا ہے اور حور عین سے معانقہ کرتا ہے، اس قسم کے نظریات رکھنے والے تمام لوگ کافر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں، حدیث میں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ پوری انسانیت کی طرف مبعوث ہیں۔ یہ کلام اپنے ظاہری معنی پر محمول ہوگا، اس پر امت کا اجماع ہے۔ اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص کی گنجائش نہیں۔ پس مذکورہ بالا فرقوں کے کفر میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ اجماع اور قرآن وسنت کے دلائل سے یہ لوگ دائرہ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔“

(الشِّفا بتعريف حقوق المُصطفٰی : 2/285، 286)

۵ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (620ھ) لکھتے ہیں:

مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ، أَوْ صَدَّقَ مَنِ ادَّعَاهُ، فَقَدِ ارْتَدَّ؛ لِأَنَّ مُسَيْلِمَةَ لَمَّا ادَّعَى النُّبُوَّةَ، فَصَدَّقَهُ قَوْمُهُ، صَارُوا بِذٰلِكَ مُرْتَدِّينَ، وَكَذٰلِكَ طُلَيْحَةُ الْأَسَدِيُّ وَمُصَدِّقُوهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ .

”جو نبوت کا دعوی کرتا ہے یا مدعی نبوت کی تصدیق کرتا ہے، وہ مرتد ہے، مسیلمہ نے جب نبوت کا دعوی کیا، تو اس کی قوم نے اس کی تصدیق کی اور وہ مرتد قرار پائے، اسی طرح طلیحہ اسدی اور اس کی تصدیق کرنے والے بھی مرتد ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک کہ تیس کذاب نہیں آجاتے، ان میں سے ہر ایک نبوت کا دعوی کرے گا۔“

(المُغني : 9/28)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٦) حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

أَوِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ صَدَّقَ مُدَّعِيًا لَّهَا، ... فَكُلُّ هٰذَا كُفْرٌ.

''جو رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرے یا نبوت کے مدعی کی تصدیق کرے، وہ کافر ہے۔'' (روضة الطّالبين : 65/10)

(٧) علامہ قرافی رحمہ اللہ (684ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ تَنَبَّأَ وَزَعَمَ أَنَّهُ يُوحٰى إِلَيْهِ قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ : هُوَ مُرْتَدٌّ لِّكُفْرِهٖ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

''جو نبوت کا دعوی کرے اور کہے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے، ابن قاسم رحمہ اللہ اسے مرتد کہتے ہیں، اللہ نے رسول ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے۔''

(الذّخيرة : 13/12)

(٨) شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) لکھتے ہیں:

إِنْ كَانَ الْمُدَّعِي لِلنُّبُوَّةِ كَاذِبًا فَهُوَ مِنْ أَكْفَرِ خَلْقِ اللّٰهِ، وَشَرِّهِمْ.

''نبوت کا مدعی اگر جھوٹا ہو، تو اللہ کی مخلوق میں سب سے بڑا کافر اور بدترین انسان ہوتا ہے۔'' (الجواب الصّحيح لمن بدّل دينَ المسيح : 127/1)

مزید لکھتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ قَطُّ أَحَدٌ ادَّعَى النُّبُوَّةَ وَهُوَ كَاذِبٌ إِلَّا قَطَعَ اللّٰهُ دَابِرَهٗ وَأَذَلَّهٗ وَأَظْهَرَ كَذِبَهٗ وَفُجُورَهٗ.

''ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی جھوٹے نے نبوت کا دعوی کیا ہو اور اللہ نے اسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیست ونابود اور ذلیل ورسوا نہ کر دیا ہو اور اس کا کذب وفسق ظاہر نہ کیا ہو۔''

(الجواب الصّحیح لمن بدّل دینَ المسیح : 410/1)

نیز رقم طراز ہیں:

مَنْ أَثْبَتَ نَبِیًّا بَعْدَ مُحَمَّدٍ فَهُوَ شَبِیهٌ بِأَتْبَاعِ مُسَیْلِمَةَ الْكَذَّابِ وَأَمْثَالِهِ مِنَ الْمُتَنَبِّئِینَ .

''جو محمد ﷺ کے بعد کسی نبی کا اثبات کرتا ہے، وہ مسیلمہ کذاب اور اس جیسے دوسرے جھوٹے مدعیانِ نبوت کے پیروکاروں کے حکم میں ہے۔''

(منهاج السّنّة : 187/6)

ایک جگہ فرمایا:

مَعْلُومٌ أَنَّ مُدَّعِي الرِّسَالَةِ إِمَّا أَنْ یَكُونَ مِنْ أَفْضَلِ الْخَلْقِ وَأَكْمَلِهِمْ وَإِمَّا أَنْ یَكُونَ مِنْ أَنْقَصِ الْخَلْقِ وَأَرْذَلِهِمْ، وَلِهٰذَا قَالَ أَحَدُ أَكَابِرِ ثَقِیفٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَّغَهُمُ الرِّسَالَةَ وَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ: وَاللّٰهِ لَا أَقُولُ لَكَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً، إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَنْتَ أَجَلُّ فِي عَیْنِي مِنْ أَنْ أَرُدَّ عَلَیْكَ، وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَأَنْتَ أَحْقَرُ مِنْ أَنْ أَرُدَّ عَلَیْكَ، فَكَیْفَ یَشْتَبِهُ أَفْضَلُ الْخَلْقِ وَأَكْمَلُهُمْ بِأَنْقَصِ الْخَلْقِ وَأَرْذَلِهِمْ، وَمَا أَحْسَنَ قَوْلَ حَسَّانَ :

لَوْ لَمْ تَكُنْ فِیهِ آیَاتٌ مُّبَیِّنَةٌ كَانَتْ بَدِیهَتُهٗ تَأْتِیكَ بِالْخَبَرِ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ ادَّعَى النُّبُوَّةَ مِنَ الْكَذَّابِینَ إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ عَلَیْهِ مِنَ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْجَهْلِ وَالْكَذِبِ وَالْفُجُورِ وَاسْتِحْوَاذِ الشَّيَاطِينِ عَلَيْهِ مَا ظَهَرَ لِمَنْ لَهُ أَدْنٰى تَمْيِيزٍ.

وَمَا مِنْ أَحَدٍ ادَّعَى النُّبُوَّةَ مِنَ الصَّادِقِينَ إِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ عَلَيْهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالصِّدْقِ وَالْبِرِّ وَأَنْوَاعِ الْخَيْرَاتِ مَا ظَهَرَ لِمَنْ لَهُ أَدْنٰى تَمْيِيزٍ.

''ظاہر ہے کہ مدعی نبوت یا تو مخلوق میں سب سے افضل اور اکمل ہو یا سب سے ناقص اور رذیل ہو۔ اسی لئے قبیلہ ثقیف کے ایک بزرگ کو جب نبی کریم ﷺ کی دعوت پہنچی، تو اس نے کہا تھا: ''میں آپ کے متعلق ایک بھی جملہ نہیں بولوں گا، اگر آپ سچے ہیں، تو آپ اس سے بلند ہیں کہ میں آپ کی دعوت رد کروں اور اگر آپ جھوٹے ہیں، تو آپ اس سے حقیر ہیں کہ میں آپ کا رد کروں۔'' تو مخلوق کا اکمل وافضل شخص مخلوق کے ناقص ترین اور رذیل ترین شخص جیسا کیسے ہوسکتا ہے؟ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی یہ بات کیا خوب ہے: ''اگر نبی کریم ﷺ میں واضح نشانیاں نہ بھی ہوتیں، تب بھی آپ ﷺ کی شخصیت نبوت کی خبر دینے کے لیے کافی تھی۔'' کذابین میں سے جس نے بھی نبوت کا دعوی کیا، اس پر جہالت، کذب، فجور اور شیطانی بہکاوے غالب آگئے، اسی طرح جب کسی سچے آدمی نے نبوت کا دعوی کیا، اس پر علم، صدق، نیکی اور دوسری اچھائیاں غالب ہوگئیں، یہ باتیں ادنی تمیز دار آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔'' (شرح العقيدة الأصفهانية، ص 138)

مزید فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعْلُومٌ أَنَّ مَنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ بِأَنْ زَعَمَ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ أَوْ نَبِيُّهُ أَوْ أَخْبَرَ عَنِ اللّٰهِ خَبَرًا كَذَبَ فِيهِ كَمُسَيْلَمَةَ وَالْعَنْسِيِّ وَنَحْوِهِمَا مِنَ الْمُتَنَبِّئِينَ، فَإِنَّهُ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ.

”جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور خود کو نبی و رسول باور کروائے، یا اللہ کی طرف سے جھوٹی خبر دے، وہ کافر ہے، اس کا خون حلال ہے، جیسا کہ مسیلمہ، عنسی اور ان جیسے دیگر متنبّی ہیں۔“

(الصّارم المَسلول على شاتم الرّسول ، ص 171)

⑨ علامہ سبکی رحمہ اللہ (756ھ) لکھتے ہیں:

مَنِ ادَّعَى الْإِلَهِيَّةَ أَوِ الرِّسَالَةَ أَوِ النُّبُوَّةَ أَوْ أَنْكَرَ أَنْ يَّكُونَ اللّٰهُ خَالِقَهُ أَوْ رَبَّهُ فَلَا خِلَافَ فِي كُفْرِهِ.

”جو الٰہ ہونے یا نبی و رسول ہونے کا دعوی کرے، یا اللہ کو خالق ماننے سے انکاری ہو، اس کے کفر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔“

(فتاوى السّبكي :578/2)

⑩ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (792ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ النُّبُوَّةَ إِنَّمَا يَدَّعِيهَا أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ أَوْ أَكْذَبُ الْكَاذِبِينَ، وَلَا يَلْتَبِسُ هٰذَا بِهٰذَا إِلَّا عَلَى أَجْهَلِ الْجَاهِلِينَ، بَلْ قَرَائِنُ أَحْوَالِهِمَا تُعْرِبُ عَنْهُمَا، وَتُعَرِّفُ بِهِمَا وَالتَّمْيِيزُ بَيْنَ الصَّادِقِ وَالْكَاذِبِ لَهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ فِيمَا دُونَ دَعْوَى النُّبُوَّةِ، فَكَيْفَ بِدَعْوَةِ النُّبُوَّةِ؟.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"نبوت کا دعویدار یا تو صدق کا پیکر ہوگا یا جھوٹا ترین انسان ہوگا اور کوئی جاہل ہی ایسا ہوگا، جو جھوٹے اور سچے کی تمیز نہ کر سکے۔ لوگوں کے احوال ان کی شخصیات کو کھول دیتے ہیں، سچے اور جھوٹے کی پہچان نبوت کے دعوی کے بغیر بھی بہت طریقوں سے ہو جاتی ہے، تو نبوت کے دعوی پر کیوں نہیں ہو سکتی؟"

(شرح العقيدة الطّحاوية ، ص 150)

مزید لکھتے ہیں:

لَمَّا ثَبَتَ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، عُلِمَ أَنَّ مَنِ ادَّعٰى بَعْدَهُ النُّبُوَّةَ، فَهُوَ كَاذِبٌ، وَلَا يُقَالُ : فَلَوْ جَاءَ الْمُدَّعِي لِلنُّبُوَّةِ بِالْمُعْجِزَاتِ الْخَارِقَةِ وَالْبَرَاهِينِ الصَّادِقَةِ كَيْفَ يُقَالُ بِتَكْذِيبِهٖ؟ لِأَنَّا نَقُولُ : هٰذَا لَا يُتَصَوَّرُ أَنْ يُّوجَدَ، وَهُوَ مِنْ بَّابِ فَرْضِ الْمُحَالِ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا أَخْبَرَ أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، فَمِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَّأْتِيَ مُدَّعٍ يَدَّعِي النُّبُوَّةَ وَلَا يُظْهِرُ إِمَارَةَ كَذِبِهٖ فِي دَعْوَاهُ ... أَنَّ تِلْكَ الدَّعْوٰى بِسَبَبِ هَوَى النَّفْسِ، لَا عَنْ دَلِيلٍ، فَتَكُونُ بَاطِلَةً .

"جب یہ ثابت ہو چکا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، تو ظاہر ہے کہ آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا جھوٹا ہوگا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اگر بعد میں آنے والا معجزات اور خارق عادت چیزیں دکھائے اور سچے براہین لے کر آئے، تو اس کی تکذیب کیسے کی جائے گی؟، ہم کہتے ہیں کہ ایسے کسی وجود کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ناممکن ہے، اللہ نے جب خبر دے دی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، تو ایسا ناممکن ہے کہ کوئی نبوت کا مدعی آئے اور اس کے دعوؤں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جھوٹ ظاہر نہ ہو.... یہ تمام دعوے خواہشات نفسانی کے سبب ہیں، کسی دلیل کی وجہ سے نہیں، لہٰذا یہ دعوے باطل ہیں۔"

(شرح العقيدة الطّحاوية ، ص 166)

۱۱ حافظ عراقی رحمہ اللہ (806ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ مَنْ يَنْتَسِبُ إِلَى الصُّوفِيَّةِ مِنْ أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ وَأَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَتَّخِذَ اللّٰهُ بَعْدَ نَبِيِّنَا نَبِيًّا آخَرَ فَهٰذَا قَوْلٌ مُنَابِذٌ لِلشَّرِيعَةِ وَمُخَالِفٌ لِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ، وَالْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْمُشْتَهِرَةِ، وَقَائِلُ هٰذَا يَبْعُدُ أَنْ يُعَدَّ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَإِنَّمَا هُمْ زَنَادِقَةٌ.

"بعض صوفیا کا کہنا کہ نبوت کسبی ہوتی ہے اور ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی نبی کا ہونا ممکن ہے، تو یہ قول شریعت، اجماع اور مشہور احادیث کے مخالف ہے، ایسی بات کرنے والا امت محمدیہ کا فرد نہیں ہو سکتا، بلکہ زندیق ہوتا ہے۔"

(طرح التّثريب : 112/2)

۱۲ علامہ قلقشندی رحمہ اللہ (821ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُمْ يَقُولُونَ : إِنَّ النُّبُوَّاتِ غَيْرُ مُتَنَاهِيَةٍ وَإِنَّهَا مُكْتَسَبَةٌ يَنَالُهَا الْعَبْدُ بِالرِّيَاضَاتِ، وَهَاتَانِ الْمَقَالَتَانِ مِنْ جُمْلَةِ مَا كَفَرُوا بِهِ بِتَجْوِيزِ النُّبُوَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَخْبَرَ تَعَالَى أَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَقَوْلِهِمْ : إِنَّهَا تُنَالُ بِالْكَسْبِ.

"لوگ کہتے ہیں کہ نبوت غیر متناہی ہے، یہ کسبی چیز ہے، جسے کوئی بھی شخص

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریاضت کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے، یہ لوگ کافر ہیں اور ان کی تکفیر دو وجہوں سے کی گئی ہے۔ ① نبی ﷺ کو اللہ نے خاتم النبیین فرمایا ہے اور یہ لوگ آپ کے بعد نبوت کے جواز کے قائل ہیں۔ ② یہ لوگ نبوت کو کسبی چیز سمجھتے ہیں۔“

(صُبح الأعشى في صناعة الإنشاء : 13/306)

⑬ علامہ احمد قسطلانی رحمہ اللہ (923ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ تَشْرِيفِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَتْمَ الْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ بِهٖ، وَإِكْمَالِ الدِّينِ الْحَنِيفِ لَهٗ، وَقَدْ أَخْبَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ، وَرَسُولُهٗ فِي السُّنَّةِ الْمُتَوَاتِرَةِ عَنْهُ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، لِيَعْلَمُوا أَنَّ كُلَّ مَنِ ادَّعٰى هٰذَا الْمُقَامَ بَعْدَهٗ؛ فَهُوَ كَذَّابٌ، أَفَّاكٌ، دَجَّالٌ، ضَالٌّ، مُضِلٌّ، وَلَوْ تَحَذَّقَ وَتَشَعْبَذَ، وَأَتٰى بِأَنْوَاعِ السِّحْرِ وَالطَّلَاسِمِ وَالنِّيرَنْجِيَاتِ، فَكُلُّهَا مُحَالٌ وَّضَلَالَةٌ عِنْدَ أُولِي الْأَلْبَابِ، وَلَا يَقْدَحُ فِي هٰذَا نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَهٗ، لِأَنَّهٗ إِذَا نَزَلَ كَانَ عَلٰى دِينِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهَاجِهٖ، مَعَ أَنَّ الْمُرَادَ أَنَّهٗ آخِرُ مَنْ نُّبِّئَ، قَالَ أَبُو حَيَّانَ: وَمَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ النُّبُوَّةَ مُكْتَسَبَةٌ لَّا تَنْقَطِعُ، أَوْ إِلٰى أَنَّ الْوَلِيَّ أَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّ؛ فَهُوَ زِنْدِيقٌ يَّجِبُ قَتْلُهٗ.

”اللہ نے آپ ﷺ کو خاتم النبیین بنایا، یہ اللہ کی طرف سے آپ کے لئے اعزاز ہے اور دین حنیف کی تکمیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور رسول اللہ ﷺ نے متواتر احادیث میں بتلایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد ہمیں یہ سمجھانا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا، جھوٹا، مفتری اور دجال ہے، وہ خود گمراہ ہے اور دوسروں کو گمراہ کرتا ہے۔ اب وہ ہزار شعبدہ بازیاں کرے، قسم ہا قسم کے جادو، طلسم اور جھاڑ پھونک کرے، اسے کذاب ودجال ہی سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اہل عقل وخرد کے نزدیک محمد ﷺ کے بعد نبوت کا وجود ناممکن ہے۔ ختم نبوت کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخری انسان ہیں جن پر وحی نازل ہوئی۔ اور ہاں! سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول سے ختم نبوت کے عقیدے پر زد نہیں آتی، کیوں کہ وہ آپ ﷺ کے دین اور منہج پر نازل ہوں گے۔ ابو حیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو شخص نبوت کو ایک کسبی امر قرار دے کر جاری سمجھتا ہے یا ولی کو نبی سے افضل سمجھتا ہے، وہ زندیق واجب القتل ہے، واللہ اعلم۔"

(المواهب اللّدنيّة بالمِنَح المحمّديّة : 546/2)

﴿۱۴﴾ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (970ھ) لکھتے ہیں:

إِذَا لَمْ يَعْرِفْ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ؛ لِأَنَّهُ مِنَ الضَّرُورِيَّاتِ .

"جو یہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں، وہ مسلمان نہیں ہے، کیوں کہ یہ بات ضروریات دین میں سے ہے۔" (الأشباه والنّظائر، ص 222)

﴿۱۵﴾ علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (974ھ) لکھتے ہیں:

مَنِ اعْتَقَدَ وَحْيًا مِّنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَافِرًا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

"جو رسول اللہ ﷺ کے بعد وحی کا اعتقاد رکھتا ہے، اس کے کافر ہونے پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کا اجماع ہے۔'' (الفتاوى الفقهية الكبرى : 194/4)

﴿۱۶﴾ علامہ شربینی رحمہ اللہ (977ھ) لکھتے ہیں:

أَوْ نَفَى الرُّسُلَ بِأَنْ قَالَ : لَمْ يُرْسِلْهُمُ اللّٰهُ، أَوْ نَفَى نُبُوَّةَ نَبِيٍّ، أَوِ ادَّعٰى نُبُوَّةً بَعْدَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ صَدَّقَ مُدَّعِيهَا أَوْ قَالَ : النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ أَوْ أَمْرَدُ أَوْ غَيْرُ قُرَشِيٍّ، أَوْ قَالَ : النُّبُوَّةُ مُكْتَسَبَةٌ أَوْ تُنَالُ رُتْبَتُهَا بِصَفَاءِ الْقُلُوبِ أَوْ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يَدَّعِ نُبُوَّةً أَوْ كَذَّبَ رَسُولًا أَوْ نَبِيًّا أَوْ سَبَّهُ أَوِ اسْتَخَفَّ بِهٖ أَوْ بِاسْمِهٖ أَوْ بِاسْمِ اللّٰهِ .

''جو انبیا کا انکار کرے اور کہے کہ اللہ نے انہیں مبعوث نہیں کیا، یا کسی نبی کی نبوت کا انکار کرے، یا محمد ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرے، یا مدعی نبوت کی تصدیق کرے یا کہے کہ نبی ﷺ کالے یا بے ریش یا غیر قرشی ہیں، یا کہے کہ نبوت کسبی ہوتی ہے اور دل کی صفائی سے نبوت کا رتبہ پایا جا سکتا ہے یا وہ کہے کہ مجھے وحی کی جاتی ہے، لیکن نبوت کا دعوی نہ کرے۔ یا وہ کسی رسول و نبی کی تکذیب کرے، یا کسی نبی کو گالی دے، اس کی تنقیص شان کرے، یا اس کے نام کی یا اللہ کے نام کی تخفیف کرے، وہ کافر ہے۔''

(مُغني المحتاج : 429/5)

﴿۱۷﴾ علامہ رملی رحمہ اللہ (1004ھ) لکھتے ہیں:

تَمَنِّي النُّبُوَّةِ بَعْدَ وُجُودِ نَبِيِّنَا أَيْ أَوِ ادِّعَائِهَا فِيمَا يَظْهَرُ لِلْقَطْعِ بِكَذِبِهٖ بِنَصِّ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : ﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾

محكم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہمارے رسول ﷺ کے بعد نبوت کی تمنا یا نبوت کا دعوی قطعا جھوٹ ہے، اللہ کا فرمان ہے:'' آپ ﷺ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔''

(نهاية المحتاج إلى شرح المِنهاج : 425/7)

۱۸ ملا علی قاری رحمہ اللہ (1014ھ) لکھتے ہیں:

دَعْوَى النُّبُوَّةِ بَعْدَ نَبِيِّنَا كُفْرٌ بِالْإِجْمَاعِ.

''نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی بالاجماع کفر ہے۔''

(شرح الفقه الأكبر، ص 380)

۱۹ علامہ بہوتی رحمہ اللہ (1051ھ) لکھتے ہیں:

مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ أَوْ صَدَّقَ مَنِ ادَّعَاهَا كَفَرَ، لِأَنَّهُ مُكَذِّبٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب:40) وَلِحَدِيثِ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

''جس نے نبوت کا دعوی کیا یا دعوی کرنے والے کی تصدیق کی، وہ کافر ہے، کیوں کہ اس نے فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ ''آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔'' اور فرمان نبوی: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' کی تکذیب کی ہے۔'' (شرح منتهي الإرادات : 394/3)

۲۰ شیخی زادہ حنفی رحمہ اللہ (1078ھ) لکھتے ہیں:

فِي الْبَزَّازِيَّةِ: يَجِبُ الْإِيمَانُ بِالْأَنْبِيَاءِ بَعْدَ مَعْرِفَةِ مَعْنَى النَّبِيِّ وَهُوَ الْمُخْبِرُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِأَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ وَتَصْدِيقِهِ بِكُلِّ مَا أَخْبَرَ

www.KitaboSunnat.com

عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَأَمَّا الْإِيمَانُ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَيَجِبُ بِأَنَّهُ رَسُولُنَا فِي الْحَالِ وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ فَإِذَا آمَنَ بِأَنَّهُ رَسُولٌ وَّلَمْ يُؤْمِنْ بِأَنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَكُونُ مُؤْمِنًا .

''بزازیہ میں ہے کہ نبی کے معنی کی معرفت کے بعد انبیا پر ایمان لانا واجب ہے، نبی کی تعریف یہ ہے کہ وہ اللہ کے اوامر ونواہی کی خبر دیتا ہے، اس کی اللہ کے متعلق دی ہوئی خبروں پر ایمان لازم ہے، رہے ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ، تو اس بات پر ایمان لانا واجب ہے کہ آپ ﷺ اب ہمارے رسول اور خاتم الانبیا والرسل ہیں، جو آپ کی نبوت پر تو ایمان لائے، لیکن آپ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان نہ لائے، وہ مومن نہیں ہے۔''

(مَجمع الأنهر في شرح مَجمع الأبحر : 691/1)

(۲۱) خادمی حنفی رحمہ اللہ (1156ھ) لکھتے ہیں:

يَجِبُ إِكْفَارُ الْيَزِيدِيَّةِ فِرْقَةٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ أَصْحَابُ يَزِيدَ بْنِ أُنَيْسَةَ فِي انْتِظَارِ نَبِيٍّ مِّنَ الْعَجَمِ يَنْسَخُ مِلَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ يَّنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ جُمْلَةً وَّاحِدَةً عَلٰى دِينِ الصَّابِئَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي الْقُرْآنِ وَجْهُ الْكُفْرِ وَاضِحٌ إِذْ كَوْنُهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَبَقَاءُ شَرِيعَتِهٖ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثَابِتٌ بِأَدِلَّةٍ قَطْعِيَّةٍ بَلْ مِنَ الضَّرُورَاتِ الدِّينِيَّةِ .

''یزید بن انیسہ کے مقلدین، خوارج کے فرقہ یزیدیہ کی تکفیر لازم ہے، کیوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ عجم کے ایک ایسے نبی کے انتظار میں ہیں، جو محمد ﷺ کی ملت کو منسوخ کر دے گا۔ آسمان سے اترنے والی کتاب قرآن مجید بیک جنبش اس گروہ کو کافر قرار دیتی ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اور آپ کی شریعت کا قیامت تک باقی رہنا قطعی دلائل سے ثابت ہے، بلکہ ضروریات دین میں سے ہے۔'' (بريقة محمودية : 272/1)

۲۲ علامہ بعلی رحمہ اللہ (1192ھ) لکھتے ہیں:

مَتَى ادَّعَى النُّبُوَّةَ أَوْ صَدَّقَ مَنِ ادَّعَاهَا كَفَرَ، لِأَنَّهُ يُكَذِّبُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي قَوْلِهٖ: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ وَلِحَدِيثِ: لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

''جس نے نبوت کا دعوی کیا یا نبی ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت کی تصدیق کی، وہ کافر ہے، کیوں وہ فرمان الٰہی: ﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ ''آپ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔'' اور فرمان نبوی: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' کی تکذیب کا مرتکب ہے۔'' (كشف المخدرات : 777/2)

۲۳ فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے:

إِذَا لَمْ يَعْرِفِ الرَّجُلُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى نَبِيِّنَا السَّلَامُ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ ... وَكَذٰلِكَ لَوْ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، أَوْ قَالَ بِالْفَارِسِيَّةِ مِنْ بِيغَمْبَرَمْ يُرِيدُ بِهٖ مِنْ بِيغَامْ مِي بُرَمْ يَكْفُرُ.

''جو یہ نہیں جانتا کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں، وہ مسلمان نہیں ہے۔...اسی طرح

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ کہے کہ میں رسول ہوں یا فارسی میں کہے کہ میں پیغمبر ہوں، کافر ہے۔“

(فتاویٰ عالمگیری:263/2)

﴿۲۴﴾ علامہ آلوسی حنفی رحمہ اللہ (1270ھ) لکھتے ہیں:

كَوْنُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ مِمَّا نَطَقَ بِهِ الْكِتَابُ وَصَدَعَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَأَجْمَعَتْ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ، فَيُكَفَّرُ مُدَّعِي خِلَافِهِ وَيُقْتَلُ إِنْ أَصَرَّ .

”آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا ان عقائد میں سے ہے، جنہیں قرآن نے صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے، سنت نے واشگاف کیا ہے اور امت نے اس پر اتفاق کیا ہے، لہٰذا اس کے خلاف دعوی کرنے والا کافر قرار دیا جائے گا اور اگر اس دعوے پر اصرار کرے، تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔“

(رُوح المَعاني : 22/32، 39)

﴿۲۵﴾ علامہ ابن باز رحمہ اللہ (1420ھ) فرماتے ہیں:

لَمَّا كَانَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ رَسُولًا عَامًّا إِلٰى جَمِيعِ الثَّقَلَيْنِ اقْتَضَتْ حِكْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ أَنْ تَكُونَ شَرِيعَتُهُ أَوْفَى الشَّرَائِعِ وَأَكْمَلَهَا وَأَتَمَّهَا انْتِظَامًا لِّمَصَالِحِ الْعِبَادِ فِي الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ، فَهُوَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، كَمَا قَالَ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾، وَتَوَاتَرَتِ الْأَحَادِيثُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِأَنَّهُ خَاتَمُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيِّينَ، وَهٰذَا أَمْرٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ وَمَعْلُومٌ بِالضَّرُورَةِ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ، وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهٗ فَهُوَ كَافِرٌ كَاذِبٌ يُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ كَافِرًا.

''چونکہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور تمام جن وانس کی طرف رسول ہیں، اس لیے حکمت الٰہی کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی شریعت انسانوں کی معاشی واقتصادی مصلحتوں کی تنظیم میں تمام شرائع سے کامل ترین ہو۔ محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں، اللہ فرماتے ہیں: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ ''محمد (ﷺ) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔'' اسی طرح آپ کا خاتم النبیین ہونا، متواتر احادیث سے ثابت ہے، الحمد اللہ یہ اجماعی مسئلہ ہے اور ضروریات دین میں سے ہے۔ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا کافر اور جھوٹا ہے، اس سے توبہ کروائی جائے گی، توبہ کر لے تو ٹھیک، ورنہ اس کافر کو قتل کر دیا جائے گا۔''

(مجموع فتاوی ابن باز: 2/222۔223)

﴿۲۶﴾ علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (1421ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ: وَإِنَّهٗ سَيَكُونُ مِنْ أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، حَصَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَدَدٍ، وَكُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَهُمْ كَذَّابُونَ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ، فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ نَبِيٌّ بَعْدَ الرَّسُولِ صَلَّى

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ فَهُوَ كَاذِبٌ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ، وَمَنْ صَدَّقَهُ فِي ذٰلِكَ؛ فَهُوَ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ، وَلَيْسَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنْ مُحَمَّدٍ، وَأَنَّهُ يَتَلَقَّى مِنَ اللّٰهِ مُبَاشَرَةً وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّى مِنْهُ بِوَاسِطَةِ الْمَلَكِ؛ فَهُوَ كَاذِبٌ كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ وَالْمَالِ.

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میری امت میں تیس جھوٹے آئیں گے۔'' آپ ﷺ نے ان کی تعداد بیان کی ہے، سب کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہیں اور ان کی طرف وحی ہوتی ہے، حالاں کہ سب جھوٹے ہوں گے۔ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعوی کرے، وہ کافر اور جھوٹا ہے، اس کا خون اور مال حلال ہے، نیز جس نے مدعی نبوت کی تصدیق کی وہ بھی کافر ہے، اس کا مال وجان بھی حلال ہے، ایسا شخص نہ مسلمان ہے اور نہ امت محمدیہ میں داخل ہے۔ جس نے دعوی کیا کہ وہ محمد کریم ﷺ سے افضل ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست ملتا ہے، جب کہ محمد ﷺ فرشتے کے واسطے سے ملتے ہیں، وہ کافر ہے، اس کا مال وجان حلال ہے۔'' (مجموع ورسائل العثیمین: 9/478)

﴿۲۷﴾ علامہ محمد امین ہروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا مِنْ أَوْضَحِ الْأَدِلَّةِ عَلٰى أَنَّ النُّبُوَّةَ قَدِ انْتَهَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَفْيُ جِنْسِ النُّبُوَّةِ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُمُّ كُلَّ نَوْعٍ مِّنْ أَنْوَاعِ النُّبُوَّةِ سَوَاءٌ كَانَتْ بِشَرِيعَةٍ جَدِيدَةٍ أَوْ لَا، وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنَّ مَنِ ادَّعَى النُّبُوَّةَ بَعْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّهُ كَافِرٌ كَذَّابٌ.

''یہ حدیث اس بات پر واضح دلالت کر رہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ اور نبوت کی جنس ختم ہے۔ یہ نبوت کی تمام انواع کو شامل ہے، بھلے نئی شریعت ہو یا نہ ہو۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ جو نبی کریم ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرے، وہ کذاب اور کافر ہے۔''

(الکوکب الوهّاج شرح صحیح مسلم : 71/20)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاتم الاولیا ہیں؟

نبی کریم ﷺ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خاتم الاولیا یا خاتم الاوصیا کہنا ثابت نہیں۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، كَذٰلِكَ عَلِيٌّ وَذُرِّيَّتُهُ يَخْتِمُونَ الْأَوْصِيَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

''میں خاتم النبیین ہوں، اسی طرح علی اور اس کی اولاد قیامت تک کے لئے خاتم الاوصیا ہیں۔''

(الأباطيل والمناكير للجوزقاني : 262، الموضوعات لابن الجوزي :1/377)

موضوع و مکذوب روایت ہے۔

① حسن بن محمد بن یحییٰ علوی ''کذاب'' ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متہم'' قرار دیا ہے۔(میزان الاعتدال :1/521)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَانِ دَالَّانِ عَلٰى كِذْبِهٖ وَعَلٰى رِفْضِهٖ.

''یہ دونوں روایتیں اس کی کذب بیانی اور رافضیت پر دلالت کناں ہیں۔''

(میزان الاعتدال :1/521)

② ابراہیم بن عبداللہ بن ہمام صنعانی کذاب اور وضاع ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذَّابٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ .

”جھوٹا تھا حدیثیں گھڑتا تھا۔“ (الضّعفاء والمتروكون :21)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے منکر الحدیث کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 273/1)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمَقْلُوبَاتِ الْكَثِيرَةِ الَّتِي لَا يَجُوزُ الْاحْتِجَاجُ لِمَنْ يَرْوِيهَا لِكَثْرَتِهَا .

”امام عبد الرزاق رحمہ اللہ سے بکثرت ایسی الٹ پلٹ روایتیں بیان کرتا ہے، جن سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔“

(كتاب المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين : 118/1)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (الموضوعات:1 /377) نے اسے من گھڑت کہا ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَوْضُوعٌ الْعَلَوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ رَافِضِيٌّ وَّإِبْرَاهِيمُ مَتْرُوكٌ .

”من گھڑت ہے، اس میں حسن بن محمد بن یحییٰ علوی منکر الحدیث رافضی ہے اور ابراہیم بن عبد اللہ بن ہمام صنعانی متروک ہے۔“

(اللآلي المصنوعة : 329/1)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ .

”اے علی! میں خاتم الانبیا ہوں اور آپ خاتم الاولیا ہیں۔“

(تاريخ بغداد للخطيب : 78/12، تاريخ ابن عساكر : 254/44)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت روایت ہے۔

حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ مِّنْ عَمَلِ الْقُصَّاصِ، وَضَعَهُ عُمَرُ بْنُ وَاصِلٍ، أَوْ وُضِعَ عَلَيْهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''یہ حدیث قصہ گو لوگوں کی گھڑنتل ہے۔ اسے عمر بن واصل نے خود گھڑا ہے یا اس پر گھڑی گئی ہے، واللہ اعلم!''

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے ''الموضوعات'' (1/398) میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے مکذوب ''جھوٹی'' کہا ہے۔

(المُغني في الضّعفاء : 2/475)

① عمر بن واصل صوفی کی توثیق ثابت نہیں۔

② محمد بن سوار بصری کی توثیق درکار ہے۔

③ عبید اللہ بن لولو کی توثیق درکار ہے۔

④ حسن بصری رحمہ اللہ کثیر التدلیس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

أَنْتَ خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ كَمَا أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

''آپ خاتم الاولیا ہیں، جیسے میں خاتم النبین ہوں۔''

جھوٹ ہے، اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔ یہ ہمارے دور کی گھڑنتل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف قرآن اور عقیدہ ختم نبوت

قرآن کریم کا ہم سے مطالبہ ہے کہ ہم اس کو اسی طرح مانیں جس طرح کہ محمد ﷺ نے بتایا ہے، قرآن کا معنی ومفہوم وہی ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے سمجھا دیا، امت کے اجماع نے سمجھ لیا، اب قرآن کا کوئی ایسا معنی سمجھنا جو سلف نے نہ سمجھا ہو، گمراہی اور قرآن کی تحریف ہے، ذیل میں آیات پیش جا رہی ہیں، جن سے بعض لوگ ایسا معنی لیتے ہیں، جو نہ تو عقل کے موافق ہے، نہ لغت کے نہ ائمہ سلف اور نہ خود قرآن ہی کے موافق ہے، قرآن کا دوٹوک اصول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اب قرآن کی دوسری آیات سے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کی بعثت کشید کرنا خود قرآن کے خلاف ہے، جس سے قرآن میں اختلاف لازم آتا ہے، جب کہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا﴾

(النّساء : 82)

”قرآن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا، تو لوگ اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔“

اختلاف کا نہ ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور قرآن سے ختم نبوت کے خلاف معنی کشید کرنا گویا قرآن میں تضاد کو ثابت کرنا ہے۔

اسی طرح اسلاف امت یعنی صحابہ وتابعین کے اجماع نے قرآن سے یہی سمجھا ہے کہ محمد ﷺ کے بعد کسی ظلی، بروزی وغیرہ نبی کی آمد کا امکان نہیں۔ ملاحظہ کیجیے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ﴾ (الأعراف: 35)

''بنی آدم! اگر آپ کے پاس آپ میں سے رسول آئیں اور آپ پر میری آیات تلاوت کریں۔''

اس آیت میں قیامت تک نسل آدم کو خطاب ہے، مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نبوت ورسالت کا سلسلہ ہر زمانے میں ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَیْسَ بَیْنِي وَبَیْنَ عِیسٰی نَبِيٌّ .

''میرے اور عیسی علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں۔''

اس آیت میں عیسی علیہ السلام سے لے کر رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک کے درمیانے عرصے کے لوگوں کو خطاب کیا گیا ہے، تو کیا کوئی نبی آیا؟

اگر کوئی اس آیت سے یہ قاعدہ استنباط کرے کہ ہر زمانے میں نبی کا آنا ضروری ہے، تو اس درمیانے عرصے میں نبی کیوں نہیں آیا؟ ثابت ہوا کہ یہ قاعدہ اس آیت سے ثابت نہیں ہوتا، بلکہ ایک نبی بعد کے کئی زمانوں کے لئے کافی ہو جاتا ہے، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی نبوت قیامت تک کے لئے کافی ہوگئی ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

(۲) فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ﴾ (الحجّ: 75)

''اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں میں سے جسے چاہتا ہے، رسول منتخب کرتا ہے۔''

اس آیت کریمہ میں بیان ہے کہ نبی اور رسول کا انتخاب اللہ ہی کرتا ہے، یہ بیان نہیں کہ ہر زمانے میں نبی پیدا ہوتا رہے گا، اس نے جب تک چاہا انبیا کا انتخاب کیا، بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں انبیا کا سلسلہ ختم کردیا۔ یہ قرآن کی دیگر آیات، احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

③ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾

(الفاتحة : 6)

"اللہ! ہمیں سیدھی راہ پر چلا، تیرے انعام یافتہ لوگوں کی راہ۔"

بلا شبہ نبوت و رسالت ایک نعمت ہے، لیکن ضروری نہیں کہ ہر نعمت ہر زمانے میں ملتی رہے، جیسا کہ قرآن مجید کا نزول ایک نعمت ہے، لیکن اب اس کا نزول مکمل ہو چکا۔ اسی طرح نبوت ایک نعمت ہے، لیکن اب ختم ہو چکی ہے۔

ختم نبوت کا شرف و کمال نبی کریم ﷺ کے حصے میں آیا، خاتم النبیین کا امتی ہونا بھی ایک نعمت ہے۔

④ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ (النساء : 69)

"جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں، وہ انعام یافتہ لوگوں یعنی انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ ہوں گے، ان کی رفاقت بہت خوب ہے۔"

اس آیت سے یہ استدلال کرنا بالکل غلط ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرنے سے بندہ صالح، صدیق، شہید اور نبی بن سکتا ہے۔

اس آیت میں "ساتھ ہونے" سے مراد جنت کا ساتھ ہے، جیسا کہ آیت کے اگلے حصے میں ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾.

''ان لوگوں کی رفاقت بہت خوب ہے۔''

بعینہ نبی یا ظلی نبی بن جانے کا ذکر نہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا﴾ (النحل : 128)

''اللہ متقین کے ساتھ ہے۔''

تو کیا اس آیت کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ نعوذ باللہ متقی ہے؟ کیوں کہ وہ متقی لوگوں کے ساتھ ہے؟ ثابت ہوا کہ معیت کا معنی عین ہو ہی نہیں سکتا۔

اس سے اگر مراد اطاعت کے ذریعے نبی بن جانا ہو تو ہر شخص نبی بن سکتا ہے، بلکہ خواتین بھی نبی بن سکتی ہیں۔

۵ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (بني إسرائيل : 15)

''جب تک رسول نہ بھیج دیں، ہم کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتے۔''

اعتراض ہے کہ جب عذاب آئے تو اس سے پہلے ضرور کوئی رسول آئے گا، معلوم ہوا کہ نبوت جاری ہے۔

''آیت سے تو اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اگر نبوت و رسالت کا سلسلہ نہ ہوتا، تو اللہ تعالیٰ عذاب نہ کرتے، کیوں کہ بغیر حجت قائم کرنے کے عذاب کرنا، اللہ کی رحمت کے خلاف ہے، یہ مطلب نہیں کہ جب عذاب آئے، تو اس سے متصل ایک رسول ضرور آئے، اصل مقصد بعثت سے چوں کہ حجت قائم کرنا ہے، پس جب ایک رسول کی دعوت دنیا میں موجود ہو، جس کی بنا پہ حجت قائم ہو چکی ہے، تو پہلے رسول کی دعوت ہی عذاب کے لئے کافی ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ محمد رسول

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی بعثت تمام عالم کے لئے اور قیامت تک کے عام لوگوں کے لئے ہے، پس آپ کی آمد سے تمام ان لوگوں پر حجت قائم ہو چکی، جہاں جہاں آپ کی دعوت پہنچی، عمومی دعوت کی ادلہ بیان ہو چکی ہیں، جب آپ کے آنے سے تمام عالم پر حجت پوری ہو چکی تو عذاب آنے کے لئے کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔'' (ختم نبوت از محدث گوندلوی، ص65۔66)

۶ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ﴾ (البقرۃ : 4)

''وہ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔''

اس میں آخرت کا معنی گزشتہ وحی کیا جاتا ہے، جو کہ بالکل غلط اور قرآنی تصریحات، احادیث، اجماع، لغت اور عقل کے خلاف ہے۔

قرآن میں جہاں بھی آخرت کا ذکر ہوا، تو معنی روز قیامت ہی کیا گیا ہے، مثلا

﴿وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ﴾ (العنکبوت : 64)

''آخرت کی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے۔''

۷ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ﴾ (العنکبوت : 28)

''ان کی اولاد میں ہم نے نبوت اور کتاب کو رکھ دیا۔''

اس آیت سے استدلال لیا جاتا ہے کہ نبوت ابراہیم علیہ السلام کی تمام اولاد میں رکھ دی گئی، لہٰذا نبوت جاری ہے۔

یہ استدلال صریح باطل ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہمیشہ نبی آتے رہیں گے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے بعد جتنے بھی نبی آئے وہ ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے تھے۔ نبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ اس سلسلہ کی آخری کڑی ہیں، آپ کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔

اس آیت میں کہیں ذکر نہیں کہ ہمیشہ انبیا آتے رہیں گے، اسی آیت میں نزول کتاب کا ذکر ہے، مطلب یہ ہے کہ جس بھی نبی پر کتاب کا نزول ہوگا، وہ ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے ہوگا، یہ مطلب نہیں کہ تا قیامت کتاب نازل ہوتی رہے گی۔

جو لوگ اس آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ ہمیشہ نبی آتے رہیں گے، وہ اپنے اس استدلال کو آیت کے اگلے حصے پر منطبق کرنے کو تیار نہیں، وہ بھی مانتے ہیں کہ قرآن آخری کتاب ہے۔

﴿٨﴾ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ﴾ (آل عمران : 81)

”اللہ نے جب انبیا سے پختہ وعدہ لیا کہ میں آپ کو کتاب و حکمت عطا کروں گا، پھر آپ کے پاس ایک ایسا رسول آئے گا، جو آپ کی تصدیق کرے گا، تو آپ اس پر ایمان لائیں گے، اس کی نصرت کریں گے، کہا: کیا تم اقرار کرتے اور میرا بھاری عہد قبول کرتے ہو؟ انبیا نے کہا: ہم نے اقرار کیا، کہا: پھر گواہ ہو جائیے اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔“

اس آیت سے استدلال کیا جاتا ہے کہ ہر بعد میں آنے والا نبی چوں کہ اپنے پہلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں کا مصدق ہوتا ہے، لہٰذا خاتم النبیین کا معنی ''مصدق النّبیین'' کیا جائے گا۔

یہ استدلال بھی تحریف قرآن ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ﴾ (البقرة : 89)

''جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایسی کتاب آگئی، جو ان کی کتب کی تصدیق کرتی ہے۔''

تو کیا آخری کتاب سے مراد بھی مصدق الکتب ہوگا؟ اور اس کے بعد نزول کتب کا سلسلہ جاری سمجھا جائے گا؟ جو لوگ خاتم الانبیا کا معنی مصدق الانبیا بتلا کر نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں، قرآن کو وہ بھی آخری مانتے ہیں۔

ان آیات کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے تمام انبیا کی تصدیق کردی، اسی طرح قرآن نے پہلی تمام کتب کی تصدیق کردی۔

پہلے انبیا کی تصدیق کے بعد قرآن نے خبر دی کہ آئندہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ لہٰذا اس آیت کریمہ سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ٥ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ (الجمعة: 2-3)

''وہ اللہ، جس نے امیوں اور ان کے بعد والوں میں ایک رسول کی بعثت فرمائی، رسول ان پر اللہ کی آیات کی تلاوت کرتا ہے، ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں علم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، یقیناً اس سے پہلے یہ لوگ واضح گمراہی میں تھے۔"

اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ نے امیوں میں ایک رسول بھیجا، جو ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے، یہ کتاب وحکمت کی تعلیم ان امیوں کے بعد آنے والوں کے لئے بھی ہے، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ صرف امیوں کی طرف مبعوث نہیں ہوئے، بلکہ آپ پوری انسانیت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (سبأ: 28)

"ہم نے آپ کو ساری انسانیت کے لئے بشیر ونذیر بنا کر مبعوث کیا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔"

پوری انسانیت میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے اور بعد والے سبھی لوگ شامل ہیں، لہٰذا اس آیت کا معنی ہوگا کہ کتاب وحکمت کی تعلیم امیوں اور بعد والوں سب کے لئے ہے۔

اس کا یہ مطلب لینا کہ بعد والوں کے لئے الگ سے نبی مبعوث ہوگا، قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے، اسی طرح خاتم النبیین والی آیت، احادیث رسول ﷺ، اجماع امت اور فطرت کے بھی خلاف ہے، لہٰذا یہ آیت کریمہ ختم نبوت پر زبردست دلیل ہے۔

﴿۱۰﴾ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْتُمْ لَن يَبْعَثَ اللَّهُ مِن بَعْدِهِ رَسُولًا﴾ (المؤمن: 34)

"تم کہتے ہو کہ یوسف علیہ السلام کے بعد اللہ کبھی رسول بھیجے گا ہی نہیں۔"

یہ سمجھنا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام آخری نبی ہیں، واقعی کفریہ عقیدہ ہے، کیوں کہ یہ عقیدہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم نے خود گھڑ لیا تھا۔

جب کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ قرآن کا بیان فرمودہ ہے اور خود رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں، لہٰذا ان دونوں مثالوں میں انتہا کا بعد ہے۔

(۱۱) فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ﴾ (الحاقة : 44-45)

”وہ ہماری طرف کچھ جھوٹ منسوب کر دیتے، تو یقیناً ہم انہیں دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور ان کی رگ جاں کاٹ دیتے۔“

یہ آیت سچے نبی کے متعلق ہے، مراد اس سے یہ ہے کہ سچا نبی اگر اللہ پہ جھوٹ باندھے، تو اللہ اس کی رگ جاں کاٹ دیں، اس آیت کا یہ معنی نہیں کہ جو بھی اللہ پہ جھوٹ باندھے گا، فوری طور پر اس کی رگ جاں کاٹ دی جائے گی، اس کو عذاب تو ہوگا اور اس کی پکڑ بھی ہوگی لیکن ضروری نہیں کہ دنیا ہی میں ہو، آخرت میں بھی ہو سکتی ہے۔

المكتبة الرحمانية
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر........

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ